

بلوچستان صوبائی اسمبلی



مباحثات

(پنج شنبہ ۲۹ جون ۱۹۷۲ء)

صفحہ نمبر	فہرست مضمین	نمبر شمار
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	نشاندہ سوالات اور ائمکی جوابات۔	۲
۳۵	میرانیہ ۳۷-۱۹۷۲ء۔۔۔۔۔ مطالبات زر۔	۳

بلوچستان صوبائی ایمبلی

پہلی بلوچستان صوبائی ایمبلی کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

مشتملہ پنج شنبہ ۲۹ جون ۱۹۷۴ء

ایمبلی کا اجلاس ایمبلی چیئریز - کورٹ
(سابقہ ٹاؤن ہال)

میں زیر صدارت اسپیکر سردار محمد خان باروزی
صبح ۸ بجے منعقد ہوا

تَمَادُتْ قَرَآنِ پاک و ترجمہ از مردمی سید فہد شمس الدین دُبّی پیر کر
لِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَهُ مَنِ في السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا كُنَّ لَهُ وَلَيَنْتَهُنَّ ۝ فَآتَاهُ
وَجْهَكَ لِلْقَوْمِ حَيْثُّا طَفَطَرَتِ اللَّهُو الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا تَبْدِيلَ لِهَنْقِ اللَّهُو طَذِلَكَ الَّذِينَ الْقِيمَةَ وَالْحَكْمَ أَلْتَهَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنْبَدِيَنَ إِلَيْهِ وَالْقُوَّةَ وَأَقْهُوا
الصَّلَوةَ وَلَا تَكُونُنَّوْا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ هَرَقُوا
دِيَنَهُمْ وَكَانُوا مُشْيِعِا طَكُلُ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَيَرْحُمُنَّ

سحر کا دو مر پارہ ۲۱ یعنی

امروں کے اس نام میں ہے اور زندگی میں ہے۔ سب اس کا ہے۔ اور سب اسی کے حکم کے
تابع اور منقاد ہیں۔ تمہارے طرف سے مذکورہ پھریگر المحدث کی طرف رخ گرد۔ یہی خدا کی بنیاد ہے
جس پر انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنیاد ہے میں کبھی تبدیلی ہیں ہو سکتی۔ یہی الدن القیم
(سیدھا اور سچا رین) ہے۔ لیکن اکثر ان کی ایسے ہیں جو نہیں جانتے (دیکھو) اسی ایک
خدا کی طرف متوجہ رہو۔ اس کی نافرمانی سے بچو اور مشکلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ رنجھوں نے
اپنے دیں کر کر لائے ٹھکرے کر دیئے۔ اور گروہ مہذبوں میں بٹ گئے۔ ہرگز رہ کے پاس جو کچھ
ہے وہ اس میں ہوش ہیں:

مسٹر اسپیکر ۔ سوالات

میاں سیف الدین خاں پرچہ ۔ سوال نمبر

جام میر علی خاں دہلی ۔ پوائیٹ اُف آئرڈر۔ شراب الکولی اور دوسروی ٹھام
ستھیات پر جبکہ اس سعترز الوان میں (In Motion)

) پر تشقق فیصلہ ہو چکا ہے۔ عمار دین نے اس چیز کی تصدیق کر دی ہے، کہ شراب جائز ہے۔ اور میرے مہریان دوست نے بھی کہا ہے۔

Mr. Speaker This is no point of Order.

ہمارے پاس وقت کہہ ہے۔ میاں سیف الدین صاحب سوال پوچھیں

۲۔ میاں سیف الدین پرچہ ۔

کیا وزیر ایک ارز و ملکیت راہ مہربانی بتائیں گے کہ

- ۱۔ شراب الکولی ہوئی مشروبات۔ چرس۔ افیون اور بینگ کی کتنی معتدار صوبہ بھیان میں کیم جنوری ۱۹۶۷ء سے ۱۵ ارجمند ملک پہنچی؟
- ۲۔ آیا صوبہ بلوچستان میں مسلمان شراب الکولی ہوئی مشروبات، چرس، افیون اور بینگ استعمال کر سکتے ہیں؟ کیا حکومت اس کے استعمال کو اس صوبے میں ٹوڑ طور پر کم کرنے کے لئے کوئی اتفاق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ایک ارز و ملکیت امیر گل خان پنیرا

۳۔ صوبہ بلوچستان میں شراب کی مختلف اقسام ستھیات کی فریخت از کیم جنوری ۱۹۶۷ء

۱۵ اگری ۹۷۶، رکی تفصیل مذکور ہوں ہے ۔

۱۔ شراب راج پاکستان کی بخاہی شراب مسکی - برازڈی - سرم - جن وغیرہ ۲۵۰
بیٹھیں ۔

- | | | |
|----------------------------|-----|-------|
| ۱۔ پاکستان کی بخاہی بیٹھیں | ۱۹۰ | بولیں |
| ۲۔ دامدشده اگری شراب | ۳۰۳ | م |
| ۳۔ م م بیٹھیں | ۲۱ | م |

۴۔ انکوہلی ملی مونی مشروبات ۔

انکوہلی ملی مونی مشروبات بطور ادویات استعمال ہوئے ہیں ایسے مشروبات جن میں ۲۰ فیصد سے کم کوہلی استعمال کی جاتی ہے ۔ اس پر کوہلی ڈبوئی ناگو نہیں ہے ۔

۵۔ افیوائیت بیکری ۲۹ سیر ۲۰ تو لے

۶۔ بچنگ ام من ۲۱ سیر ۲۹ تو لے

۷۔ پیکس ام را، حمل کے موجودہ قوانین کے تحت پرس پر بالکل پابندی ہے ۔
راب، شراب کے کھلے نہیں استعمال پر پابندی ہے ۔ حکومت نے اسے ممنوع قرار دیکھ صرف پرست رکھنے والوں کو شراب پینے کی اجازت دے رکھا ہے ۔ میز سلم بغیرہ الگری سر شفیکیٹ کے پرست جاہس کر سکتے ہیں ۔ جلد مسلمان ڈاکٹری سر شفیکیٹ پر پرست حاصل کر سکتے ہیں ۔
جنہیں بک اپیڈان اور بچنگ کا لعنتی ہے ۔ یہ اشیاء سرکاری دوکاؤں پر ضرورت کی جاتی ہیں اور دوکاؤں کوہلی بذریعہ سلام ضرورت کیا جانا ہے ۔
جج ۔ حکومت ان کے استعمال کو کم کرنے کے لئے موڑات دام المعاہدگی ۔ اور اس سلسلے میں

حکومت شراب پر بجارتی پیکن لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہر حال اگر اچنگی حکومت اس نام سے
بیٹھیں کرے تو صوبوں پر پابندی لگانے کا کام آسان ہو جائے گا۔ تاکہ عامم کردی این بڑی گروں میں
بڑی سکے نیز انہوں اور اچنگ کے استعمال کو کم کرنے کے لئے بھی حکومت ان کی تیمت بڑھانے
پر خواہ کر رہی ہے۔

مشیر ایمپریوار۔ مطروحہ الصورت انہا سوال پر جوابیں۔
سوال نمبر ۲۸۔ ۲۔ اپوان میں ہیں پرچھے گے۔

جواب۔ مطروحہ الصورت خان اچنگزی ۱۔

کیا وزیر ایمپری ملکیں ملے کرے۔

(و) صوبہ میں شراب سازی کے کتنے کارخانے چل رہے ہیں۔ اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) ان میں سے ہر ایک کس قدر شراب بناتا ہے؟

(ج) اس شراب سازی سے صوبہ کی حکومت کر کتنا کمڈی ہوتی ہے؟

(ز) یہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے۔ کیا اس میں صوبہ کی کوئی پہیہ اور صبوہ
دنیوں بھی استعمال ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کیس قدر؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ایمپری:- (و) اس وقت صرف ایک کارخانہ کو ٹوٹے میں ہے۔ جو کہ کواری روڈ
پر واقع ہے۔ اور دولائسنس سس بیڈ کے لئے سابقہ حکومت نے بجارتی لئے ہیں

(ج) اس کارخانے سے جب ذیل سعتدار بنائی جاتی ہے۔

(ز) شراب = ۲۰۹۵۵، ۲۲، ۷۶، ۵۵ جیلن

(زان) سپریٹ = ۷۶، ۵۵، ۷۶، ۵۵

(ا) پہنچ، ادویات اور رنگ دروغی کے استعمال کھٹے ہے۔

(ج) حکومت کو گذشتہ مالی سال (۱۹۷۰ء۔ ۱۹۷۱ء) میں شراب اور سپریٹ کی کمی اور فریضی غیر

سے تغیر پیدا ہوئے کی آمد فی ہوتی ہے۔

(۱) شراب گل کے شیرے اور انگور سے بنائی جاتی ہے، کیونکہ برصغیر میں چینی کا کوئی کاربون نہیں ہے۔ اس لئے شیرہ باہر سے منگوایا جاتا ہے، البتہ انگور جو کہ صوبہ برصغیر کا ہے۔ باہر سے ہنپی سٹوایا جاتا ہے۔ اور تغیر پیدا ایک نہاد میں سالانہ استعمال ہوتا ہے۔

مسٹر عالم محمد خان اچکزی :- محل ذیر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ہم نے دلی شراب پر پابندی روکا دی ہے۔ کیا میں یہ معلوم کر سکتا ہوں۔ کہ یہ تازہ ذخیرہ و بنیادی جارہا ہے؟

ڈیزیر آپکاری :- یہ جو ڈسٹلری میں شراب بنتی ہے۔ اس کو دلی شراب نہیں کہا جاتا ہے۔ دلی شراب جو کچی بنتی ہے، اس پر پابندی ہے۔

مسٹر عالم محمد خان اچکزی :- دلی شراب سے اپنی مولاد ناجائز شراب تھی۔ آپ کے دیے ہوئے لائنس سے بنی ہوئی شراب دلی ہیں ہے؟

ڈیزیر آپکاری :- کیکر کی پیلوں سے جو شراب بناتے ہیں۔ اس کو بھی دلی شراب کہتے ہیں۔ اور وہ بھی اس ذمر سے میں آتی ہے۔ یعنی جو ڈسٹلری میں بنتی ہے۔ وہ دلی شراب کے ذریعے میں نہیں آتی ہے۔

عالم محمد خان اچکزی :- گریسا کاری شراب پر پابندی ہنپی ہے؟

ڈیزیر آپکاری :- لائنس کے ذریعے اس کی باقاعدہ اجازت دی جاتی ہے۔

۴۳۔ مسٹر الصدیق خان اچکزئی اور کیا وزیر اسلامی بدلائیں گے کہ۔

(ا) صوبہ میں تیار ہونے والی شراب صوبہ میں استعمال ہوتی ہے۔ با صوبہ سے باہر بھی جاتی ہے۔ اگر باہر جاتی ہے تو کس قدر؟ اگر نہ ہے تو کیوں؟

(ب) کیا صوبہ میں باہر سے ملکی دہنر ملکی شراب آتی ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قدر؟ اور ملعونہ ملجمدہ ان کی مستدار اور قیمت کیا ہے؟

وزیر اسلامی۔ (ا) صوبہ بوجستان میں تیار ہونے والی شراب صوبہ میں بنی استعمال ہوتی ہے۔ اور صوبہ سے باہر بھی بھی جاتی ہے۔ لگستہ برس میں ۱۴۔۷ الگین شراب استعمال ہوتی۔ اور ۲۷۸۲ الگین شراب باہر صوبہ سرحد پنجاب سندھ بھولی گئی۔

(ب) صوبہ بوجستان میں دوسرے صوبوں سے ملکی دہنر ملکی شراب آتی ہے۔ لگستہ سال ۱۹۵۲ ۲۲ الگین ملکی اور ۸۹ الگین بیرون ملکی شراب درآمد کی گئی۔ دہنر ملکی اور ملکی شراب کی قیمت فروخت پر حکومت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔

مسٹر الصدیق خان اچکزئی۔ اب متعدد وزیر سے پہلے سوال کے جواب میں کہا کہ ملکی یادی شراب ہم اس کو کہتے ہیں جو جائز طور پر بجاتا ہے۔

وزیر اسلامی۔ جی میں نے یہ نہیں کہا ہے۔ بلکہ ہم نے یہ کہا تھا کہ چوری پہلے بوجستان میں اپنے طریقے سے بناتے ہیں۔ ہم اس کو دیسی شراب کہتے ہیں۔ اور دیسی دی میں جو شراب بنی ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ پرست چارہ ہوتے ہیں۔ یہ دوسرا چیز ہے۔

مسٹر الصدیق خان اچکزئی۔ کیا مگر طریقہ پر شراب بنانا بھی جائز ہے؟

وزیر اکبر کاری :- قطعاً جائز نہیں ہے۔ اس کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

مسٹر عاصم خان اچکنی :- یہ شراب آپ باہر صوبہ سندھ و دہلو میں بیجھتے تھے۔
یہ شراب کہنے کی خاطر خدا ؟

وزیر اکبر کاری :- نہیں جاپ یہ تجارتی بنادوں پر بیجھتے تھے، اور دہلو سے بھی لاٹی جاتی تھی، اور یہ غیر ملکیوں کے لئے لاٹی جاتی تھی۔ یعنی فیصلہ کے لئے لاٹی جاتی تھی۔

۵۲۔ سیر شاہ فوار خان شالیت الی

کیا وزیر اکبر کاری از راہ کرم ہی ان فرماں ملے کے کہ :-

بوجہستان کے تمام صوبوں میں لشہ اور اشیاء یعنی شراب - سینگ - چرس - ایون
یا دیگر کوئی کم کے لشہ اور اشیاء کی فروخت کے لئے سیاستیں ہیں۔ ان میں کمتوں تعداد میں شراب
و دیگر فروخت ہوتی ہے۔ اس کا مصوب کتنا ہوتا ہے۔ اور حکومت کو اس مدد سے سالانہ
کتنی آمدنی ہوتی ہے؟

وزیر اکبر کاری :- صوبہ بوجہستان میں لشہ اور اشیاء شراب - سینگ اور اخیر میں کی
لاکسمن شدہ ددکانوں کی تفصیل مجب ذیل ہے۔

۶۱) شراب کی دو کافیں ؟

آمدی

۱۹-۶۰۔ مقدار جواہر

تفصیل دوکان تعداد کافیت میں فروخت ہوتے

۹

تفصیل دکانی	تعداد دکانات	مقدار جو ۱۹۶۰-۶۱ کی میں فروخت ہوئی	آمدنی
۲ شراب کا پرچم و کافی ۳ شراب کے لائسنس ۴ شراب کے بولی ۵ شراب کے لائسنس ۶ رائٹری فروخت	۱۵ ۱ ۲	۹,۴۹,۶۲۲	۹,۴۹,۶۲۲
سیستان	۱۲	۹,۴۹,۶۲۲	۹,۴۹,۶۲۲

(ب) افیون

دکانات ۱۹۶۰-۶۱ کی مقدار

فرخت

۱۹ ۵ سو ۱۸ سیر

۱۹۶۰-۶۱ کی آمدنی

۲,۲۲,۲۲۰

(ج) بھنگ

دکانات ۱۹۶۰-۶۱ کی مقدار

فرخت

۷۱ ۲۲ سو ۱۸ سیر

۱۹۶۰-۶۱ کی آمدنی

۲۵,۲۲۵/-

یاد رکوک چرس بالکل ممنوع ہے۔ اس نے حکومت اس کے لئے لائسنس جاری نہیں کرنے۔

میر شاہ نواز خان شالیستانی :- شراب کے جو لائسننس بارے گئے پرسادہ کوں دینا
بچے اور کس پالیسی پر دیکھ جاتے ہیں ؟

وزیر آبکاری :- ڈسٹرکٹ میٹریٹ جاری کرتا ہے۔

میر شاہ نواز خان شالیستانی :- کس پالیسی کے تحت جاری کرتا ہے جو رنگ کی پالیسی کے
تحت یا کسی اور کے تحت ؟

وزیر آبکاری :- اسی پالیسی کے تحت جاری کی جاتے ہیں۔ جو پالیسی عرض سے چل رہی ہے۔ اور
جس کا آپ کو بھی علم ہے۔

میر عبید الصمد خان ایجمنی :- شراب کی دو کافون کے لائسنسر مکافون کے یا نیز مکافون
کہیں۔ اور آئندہ کے لئے پالیسی کیا ہے ؟

وزیر آبکاری :- مکافان بھی لائسنر لیتے ہیں۔ ان میں ہندو بھی ہیں۔

۴۲- جام میر علام قادر خان :-

کیا وزیر آبکاری دخولات اڑ رہا کرم فریضی گے ؟
رو، کیا حکومت ملکہ ہے نظم دخولات کوششی انعام کے تحت لائے کا ارادہ رکھتی ہے ؟
دب، کیا صرباً حکومت اس سلطنت میں ایں ہیں ایوان کے سامنے پہنچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبکاری :- رو، ہاں ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) ہاں ارادہ رکھتی ہے۔

۴۳۔ جام سیر غلام قادر خان :-

کیا نذر آنکاری بتائیں گے کہ:-

رذ، صوبہ بلوچستان کو شراب سے کس تدریج میں حاصل ہوتی ہے؟

(ب) آیا اسلامی نقطہ نظر میں یہ دستم جائز ہے۔ یا نہیں؟

(ج) اگر یہ ناجائز ہے تو ذریعہ مختلف اس ناجائز کاروبار کے ساتھ ساتھ شراب اور ہر لشہ اور چیز کو صوبہ میں ممنوع قرار دینے کے لئے اس الوان میں اسلام فرمائیں گے؟

ذریعہ اکابری ۱۔ (و) تصریح ہاڈس لاکھ پڑے

(ب) یہ رقم ناجائز ہے۔

(ج) ہاں الوان میں اسلام کریں گے۔

جام سیر غلام قادر خان :

I don't want to press it.

سٹر اسپیکر ۱۔ سوال نمبر ۴ پوچھیں۔

۱۸۔ یحیاں سیدف الدین خان راجہ ہے :-

کیا ذریعہ قافی از راہ کرم بتائیں گے کہ:-

۱۔ صترد کو وقف اٹاک کی تفصیلات، جو کو کاظم شہر میں داخل ہیں۔ محلہ دخوری۔ خود نمبر اور ان کا رقمہ اور مربع فتوں میں کیا ہیں؟

۲۔ سندھ جہاں اٹاک پر تحریر شدہ رقیہ در مربع فتوں میں ہے؟

۳۔ متذکرہ بالا اٹاک پر تحریر شدہ رقیہ در مربع فتوں میں کیا ہے؟

کاشیت - ۲

(د) مندرجہ بالا قابضین کے نام سے بھایا جاتا ہی کی اور ایسی حکومت کو کرنی ہے؟

وزیر اوقاف اسلامی صلح خدمت

(د) اخیر نمبر کے اصلاح کے لئے یہ تنہ مناسب ہو گا۔ کہ متعدد رعائتیں اپنے ایجادوں کی وجہ سے ملک برادری کے لئے اپنے ایجادوں میں ہے۔ تاہم ہر بھی معلومات دستیاب ہیں۔ اور طلب کی گئی ہیں۔ جب دلیل ہیں۔

نمبر مرکب فٹوں میں	خود نمبر	حصہ و قوام	نمبر
۲	۲	۲	۱
۱۹۲۸	۱۷۴۵	ٹھانڈر روڈ کو روڈ	۱
۲۹۳۵	۱۹۱۰	الیف	۲
۱۷۱۶	۱۷۷۵	زبت سکھ لین	۳
۴۹۰	۲۱۲۲	پانی ناقہ میں	۴
۲،۷۰۸	۲۲۵۵	چھپڑی روڈ	۵
۴۶۲	۲۱۸۰	شارع اقبال	۶
۲۴۵	۲۱۸۰	"	۷
۱۰۲۱	۲۱۶۱	منصفی روڈ	۸
۸۵۸	۲۲۲۲	چھپڑی روڈ	۹
۸۸۶۱	۲۲۶۶	"	۱۰
۲۲۷۰	۲۲۱۴	ناٹھی جناح روڈ	۱۱
۲۰۸	۲۲۱۱	گیخوار روڈ	۱۲
۱۱۶۲	۲۲۲۱	منصفی روڈ	۱۳

P	R	T	C
PPA.	PPPO	PPCPG	W
190	PPPA	PPCP	W
1C.	PPCP	"	W
1d.	PPCP	"	W
PIP	PL4.	"	TA
PIP	PL41	"	TR
1P.	PLCP	"	TP
PIP	PL4.	"	PI
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL4.	"	TP
PIP	PL41	"	TP
PI	PLD1	"	PI
PL	PLD9	"	TP
PA	PLD9	"	TP
PS	PLD9	"	TP

P	R	T	L
٩٠	٢٦٥٩	سجدروڑ	٧٣
٥١	٢٦٥٩	"	٧٤
٢٢٣	٢٦٥٩	"	٧٤
٢٤٦	٢٦٥٩	ناظمجان روڈ	٧٤
٢٨٥	٢٦٥٩	"	٧٤
٢٨٥	٢٢٥٩	گیسوود روڈ	٧٠
١١٤٥	٢٢٥٩	شارع علیافت	٧١
٨٧	٢٤٣٩	"	٧٢
٨٧	٢٤٣٩	"	٧٢
٨٧	٢٤٣٩	"	٧٢
١٤٨	٢٤٣٩	"	٧٣
٢٠٠	٢٤٣٩	"	٧٤
٢٥٨	٢٤٣٩	"	٧٤
١١٠	٢٤٣٩	"	٧٤
١١٠	٢٤٣٩	"	٧٤
٢٨٥.	٢٤٣٩	"	٧٩
١٤٤٩	٢٣٨٩	"	٥٠
١٤٤٩	٢٣٨٩	ناظمجان	٥١
١٤٤٩	٢٣٨٩	"	٥٢
٠٠٢٩	٢٣٨٩	"	٥٢
٢٢٠	٢٣٨٩	سجدروڑ	٥٣
٢٢٠	٢٩٦٩	"	٥٣
	٢٩٦٩/١	"	٥٣

C	R	G	I
٢٩٢	٢٩٢٣/١	سجدة	٥٧
٢٩٣	٢٩٢٨/١	"	٥٦
٢٩٤	٢٩٢٨	"	٥٥
٢٩٥	٢٩٢٦	"	٥٩
٢٩٦	٢٩٢٦	"	٤٦
٢٩٧	٢٨٦٩	نهاية سطيف	٤١
٢٩٨	٢١٤٣	جاجة بحث	٤٧
٢٩٩	٢١٤٣	"	٤٨
٢١١١	٢١٤٣	"	٤٩
٢١١٢	٢١٤٣	"	٥٠
٢١١٣	٢١٤٣	"	٤٤
٢١١٤	٢١٤٣	"	٤٥
٢١١٥	٢١٤٣	"	٤٦
٢١١٦	٢١٤٣	"	٤٧
٢١١٧	٢١٤٣	أربطة كلوروف	٤٨
٢١١٨	٢١٤٣	"	٤٩
٢١١٩	٢١٤٣	شالوك شاهزاد	٤٠
٢١٢٠	٢٢٢٥	"	٤١
٢١٢١	٢٢٢٤	"	٤٢
٢١٢٢	٢٢٢٤	"	٤٣
٢١٢٣	٢٢٢٤	"	٤٤
٢١٢٤	٢٢٢٤	"	٤٥
٢١٢٥	٢٢٢٤	"	٤٦
٢١٢٦	٢٢٢٤	"	٤٧
٢١٢٧	٢٢٢٤	"	٤٨
٢١٢٨	٢٢٢٤	"	٤٩
٢١٢٩	٢٢٢٤	"	٤٩

ر	ر	ر	ر
۱۹۲	۳۳۹۶	"	۶۸
۲۹۴	۳۳۹۸	"	۶۹
۲۹۵	۳۰۲۸	"	۷۰
۲۹۶	۳۰۲۸	شاوک شاہزادہ	۷۱
۲۹۷	۳۰۲۸	"	۷۲
۲۹۸	۳۰۲۸	"	۷۳
۲۹۹	۳۰۲۸	"	۷۴
۳۰۰	۳۰۲۸	"	۷۵
۳۰۱	۳۰۲۸	"	۷۶
۳۰۲	۳۰۲۸	"	۷۷
۳۰۳	۳۰۲۸	"	۷۸
۳۰۴	۳۰۲۸	"	۷۹
۳۰۵	۳۰۲۸	"	۸۰
۳۰۶	۳۰۲۸	"	۸۱
۳۰۷	۳۰۲۸	"	۸۲
۳۰۸	۳۰۲۸	"	۸۳
۳۰۹	۳۰۲۸	"	۸۴
۳۱۰	۳۰۲۸	"	۸۵
۳۱۱	۳۰۲۸	"	۸۶
۳۱۲	۳۰۲۸	"	۸۷
۳۱۳	۳۰۲۸	"	۸۸
۳۱۴	۳۰۲۸	پیش سود	۸۹
۳۱۵	۳۰۲۸	"	۹۰
۳۱۶	۳۰۲۸	"	۹۱
۳۱۷	۳۰۲۸	کیفیتادیعہ	۹۲
۳۱۸	۳۰۲۸	کیفیتادیعہ	۹۳
۳۱۹	۳۰۲۸	کیفیتادیعہ	۹۴
۳۲۰	۳۰۲۸	گواری رود	۹۵
۳۲۱	۳۰۲۸	گواری رود	۹۶
۳۲۲	۳۰۲۸	گواری رود	۹۷
۳۲۳	۳۰۲۸	جنایج رود	۹۸

R	R	R	I
1PA	COP9	33265	99
YDF	COP9	"	100
D..	COP.	"	101
YY.	COP.	"	102
YYD	COP.	"	103
P1-	COP.	"	104
S1P	COP.	"	105
PPP	COP.	"	106
P1.	COP.	"	107
PPP	COP.	"	108
D.C	COP.	"	109
F.P	COP.	"	110
FAT	COP.	"	111
PLN	COP.	"	112
099	COP.	"	113
YDF	COP.	"	114
PLN	COP.	"	115
F1G	COP.	"	116
F4A	COP.	"	117
F5.	COP.	"	118

ر	ز	ف	ت
۷۰۷	۷۰۷-	جلجود	۱۱۹
۷۰۸	۷۰۸-	"	۱۲۰
۷۰۹	۷۰۹-	"	۱۲۱
۷۱۰	۷۱۰-	"	۱۲۲
۷۱۱	۷۱۱-	"	۱۲۳
۷۱۲	۷۱۲-	"	۱۲۴
۷۱۳	۷۱۳-	"	۱۲۵
۷۱۴	۷۱۴-	"	۱۲۶
۷۱۵	۷۱۵-	"	۱۲۷
۷۱۶	۷۱۶-	"	۱۲۸
۷۱۷	۷۱۷-	"	۱۲۹
۷۱۸	۷۱۸-	"	۱۳۰
۷۱۹	۷۱۹-	"	۱۳۱
۷۲۰	۷۲۰-	"	۱۳۲
۷۲۱	۷۲۱-	"	۱۳۳
۷۲۲	۷۲۲-	"	۱۳۴
۷۲۳	۷۲۳-	"	۱۳۵
۷۲۴	۷۲۴-	"	۱۳۶
۷۲۵	۷۲۵-	"	۱۳۷
۷۲۶	۷۲۶-	"	۱۳۸
۷۲۷	۷۲۷-	"	۱۳۹
۷۲۸	۷۲۸-	"	۱۴۰
۷۲۹	۷۲۹-	"	۱۴۱
۷۳۰	۷۳۰-	توغىرود	۱۴۲
۷۳۱	۷۳۱-	"	۱۴۳

C	R	R	i
۵۲۷۰	۴۰۰۳	بی سٹریٹ	۱۰۹
۵۶۲۲	۴۰۰۴	جانشہ روڈ	۱۰۰
۴۷۴	۴۰۰۵		۱۰۱
۴۴۲	۴۰۰۶	"	۱۰۲
۴۴۱	۴۰۰۷	"	۱۰۳
۹۶۹	۴۰۰۸	"	۱۰۸
۱۰۲	۴۰۰۹	"	۱۰۵
۴۲۶	۴۰۱۰	"	۱۰۴
۳۱۰	۴۰۱۱	"	۱۰۶
۱۴۴۲	۴۰۱۲/۴۰۱۴	"	۱۰۷
۹۱۰۹	۵۰۰۱	فیض آباد	۱۰۹
۱۸۹۸	۵۰۰۲	"	۱۰۰
۴۰۰۸	۵۰۰۳	"	۱۰۱
۴۰۰۱	۵۰۰۴	لندن ٹریک	۱۰۲
۱۷۱۴۴	۵۰۰۵	"	۱۰۳
۱۹۱۷	۵۰۰۶	"	۱۰۵
۸۰۴	۵۰۰۷	"	۱۰۶
۱۵۹۰۰	۵۰۰۸	گیفر روڈ	۱۰۴
۰۶۴۶	۵۰۰۹/۵۰۹۶	فاطمہ جناح روڈ	۱۰۶
۳۰۰۳۴۲	۵۰۰۱۰	سید روڈ	۱۰۷
۱۴۰۴	۵۰۰۱۱/۵۰	آرچر روڈ	۱۰۰

۱	۲	۳	۴
۱	۲	۳	۴
۱۰۱۵۰	۱۳۰۸/۳۷۰۳	عبدالستار رود	۱۴۱
۱۱۳۲۹۶	۴۳۶۰	"	۱۴۲
=	۴۱۶۸	کریم رود	۱۴۳
			۱۴۴
۱۸۲۱۶	۵۲۰۵	شادک شاهزاد	۱۴۵
۱۸۹۹	۵۰۹۸	"	۱۴۶
۱۶۹۶۰۰۹۱	۵۶۳۰	گورت سنگر رود	۱۴۷
۲۸۶۴۹۸	۶۹۰۵	کارسندی رود	۱۴۸
۲۳۰۴۸	۴۷۹۹	بوچی سرپل	۱۴۹
-	-	خوار	۱۵۰

(ب) تخلص متعلقة کے پاس کوئی خنہ باہر نہیں، لہذا اپنے املاک کا تعمیر شدہ و قابل مرتع غوشی میں فی الواقع نہیں دیا جاسکتا۔ البته اس بھلی کے آئندہ اجلاس میں بولب دیا جائے گا

(۷۰)

نمبر شمار	موجودہ قابض کا نام	کٹھا ہونے والا املاک کا شعرو
۱	۲	۳
۱	چوکہ بدر کا خور محمد خان۔	۱۰/-
۲	شمس الدین۔	۲۵/-
۳	سید سعید احمد شاہ۔	۵/۶۸
۴	پتو بدر کا محمد علی۔	۳/۴۵
۵	ایمیر محمد۔	۴۰/-
۶	انفضل احمد۔	۴۰/-
۷	حق دار۔	۳۰/-
۸	عبدالواب۔	۱۵/-
۹	صوفی لازم محمد۔	۷۸/-
۱۰	مسافر خان۔	۸۰/-
۱۱	ولی محمد۔	۱۲/-
۱۲	لیثیق احمد۔	۳/-
۱۳	حاجی مشتیح محمد۔	۱۳/-
۱۴	عبد القادر۔	۱۲/-
۱۵	سر ارجمند۔	۱۵/-
۱۶	نفیز حسین شاہ۔	۱۰۵/-

۱	۲	۳
۱۶۰/-	بچہ بول محمد بشیر	۱۶
۱۰/-	فیض سعید	۱۸
۲۰/-	لٹھا بیابی	۱۹
۱۰/-	عبد الغفور	۲۰
۱۰/-	جامی عبد الشکر	۲۱
۱۰/-	بائز عبد الشکر	۲۲
۱۰/-	محمد جیل -	۲۳
۱۰/-	علی محمد	۲۴
۱۰/-	محمد سلیم	۲۵
۱۰/-	سید محمد رضا	۲۶
۲۰/-	مینز احمد -	۲۷
۱۰/-	سید البالی -	۲۸
۱۰/-	محمد کاظم -	۲۹
۱۱۰/-	آریہ سماں -	۳۰
۲۰/-	بچہ بول محمد طفیل -	۳۱
۱۰/-	ایم جیا والٹن	۳۲
۱۰/-	محمد سعیں	۳۳
۱۰/-	بچہ بول سارہ دین	۳۴
۱۰/-	کے این - کوئی -	۳۵
۱۰/-	سردار اللہ دار	۳۶
۱۰/-	محمد ایمن -	

۱	۲	۳
۳۸	مک فقر مدد -	۹/-
۳۹	مک خوش محمد	۹/-
۴۰	عبد الجبار -	۳/-
۴۱	آغا نور الدین -	۱۵/-
۴۲	سید برسی خان -	۱۵/-
۴۳	سید حبیب اللہ -	۲۰/-
۴۴	عبد الرحمن -	۳۰/-
۴۵	سید محمد طارون -	۴۵/-
۴۶	ڈاکٹر سلیمان	۹/-
۴۷	"	۳۶/۵۰
۴۸	محمد اسماعیل	۳۷/۵۰
۴۹	ڈاکٹر سلیمان -	۹/۵۰
۵۰	امیاز الحسن -	۹/۵۰
۵۱	اشتیاق الحسن -	۹/۵۰
۵۲	عبد الشید -	۱۱/۵۰
۵۳	چوہدری ولی خاں	۱۵/-
۵۴	سیاں منظر -	۱۲/-
۵۵	سیاں اودا -	۱۲/-
۵۶	حکیم سید الحق -	۱۲/-
۵۷	حکیم غوث شریش -	۱۲/-
۵۸	اکرم المثل	۲۰/-

۱	۲	۳
۳۸	لک نظر عدید۔	۴/-
۳۹	لک خدا محمد	۴/-
۴۰	عبد الجید۔	۳۰/-
۴۱	آغا نور الفتہ۔	۱۵/-
۴۲	سید رستم خان۔	۱۵/-
۴۳	سید حبیب اللہ۔	۳۰/-
۴۴	عبد الرحمن۔	۳۰/-
۴۵	سید محمد علیون۔	۵۵/-
۴۶	ڈاکٹر سیلان	۹۰/-
۴۷	»	۳۶/۵۰
۴۸	محمد اسماعیل	۳۶/۵۰
۴۹	ڈاکٹر سیلان۔	۹۰/۵۰
۵۰	امیاز الحسن۔	۹/۵۰
۵۱	اشتیاق الحسن۔	۹/۵۰
۵۲	عبدالرشید۔	۱۱/۵۰
۵۳	چوہدری ولی حمد	۱۵/-
۵۴	سیاں سنظر۔	۱۱/-
۵۵	سیاں اودا۔	۱۲/-
۵۶	حکیم سید الحنف۔	۱۲/-
۵۷	حیثم علی بشش۔	۱۲/-
۵۸	اکرم اللہ	۲۰/-

۱	۲	۳
۵۹	عمر الدين -	۱۸/-
۴۰	حکیم کرم الہی -	۱۸/-
۴۱	عبد الجبیر -	۲۵/-
۴۷	ناظر محمد	۴/-
۴۸	سائز خانہ	۱۰۸/-
۴۹	پیرز مشدود	۱۵/-
۴۰	عبدالکریم -	۳۰/-
۴۴	الخوم پند -	۱۵/-
۴۶	جویدری عمر الدین	۵/-
۴۸	تلخی مالی -	۱۰/-
۴۹	راجہ مقبول الحسن -	۲۵/-
۴۰	جبارۃ	۴/-
۴۱	شکر بیگم -	۴/-
۴۲	واحدہ علی -	۴/-
۴۳	احمد زبان	۴/-
۴۴	سارک علی -	۴/-
۴۵	علی محمد	۴/-
۴۶	جویدری عبد الحق -	۳۲/-
۴۶	القرطا -	۸/-
۴۸	اسد شاہ	۵/-
۴۹	محمد اکٹ	۵/-

۴/-	فائدہ شاہر	۸۰
۵/-	اسلام ناز	۸۱
۵/-	رشیفہ	۸۲
۵/-	شام رضا	۸۳
۵/-	سلطان محمد	۸۴
۵/-	سلطان خور	۸۵
۵/-	محمد رفیق	۸۶
۵/-	محمد اسماعیل	۸۷
۵/-	بورڈنگ ساؤنٹ	۸۸
۱۱/۹۶	سین بائی	۸۹
۵/۶۵	محمد حسین	۹۰
۳/۰۲	سردار بابا	۹۱
۳۵۰	شمار حسین	۹۲
۴/۱۰	سید قمر رضا	۹۳
۴/۳۹	سید الطیف	۹۴
۴/۹۸	بکرہری احمد علی	۹۵
۱۱/۱۵	شیر احمد	۹۶
۲/۵۵	محمد رفیق	۹۷
۱۰/-	کمپیویٹر	۹۸
۱۰/-	دین محمد	۹۹
۱۰/-	ایل پشاور	۱۰۰

۱۰/-	بخاری پنڈو.	۱۰۳	
۵/-	شاد بارہ.	۹۰۲	
۵/-	چکور استع ملہر.	۹۰۳	
۵/-	جلیل جمشد.	۹۰۴	
۵/-	عبدالصید.	۹۰۵	
۵/-	سندھیں.	۹۰۶	
۵/-	عبدالصید.	۹۰۷	
۱۰/-	شیخ عزیز.	۹۰۸	
۵/-	بادی.	۹۰۹	
۵/-	سید عباس	۹۱۰	
۵/-	خطیب شریف.	۹۱۱	
۵/-	شاد غلب.	۹۱۲	
۵/-	نامنون.	۹۱۳	
۵/-	شیخ نظر.	۹۱۴	
۵/-	سید حسین عجیش.	۹۱۵	
۵/-	محمد صادق.	۹۱۶	
۵/-	غلام ناظم.	۹۱۷	
۵/-	پیر زد الدین.	۹۱۸	
۵/-	محمد اوریس.	۹۱۹	
۵/-	محمد صادق.	۹۲۰	
۵/-	بشير خان.	۹۲۱	

	٢	٣
٥/-	محمد سعادتى -	١٦٧
٥/-	رسيم بخش	١٦٨
٥/-	الآن الله	١٦٩
٥/-	ابن بخش	١٧٥
٥/-	بُلو -	١٧٤
٥/-	بشير احمد -	١٧٦
١٤/-	حاجي سيد احسان -	١٧٨
٥/-	برهان الدين -	١٧٩
٥/-	الدرقي -	١٨٠
٦/-	عبد الرحيم -	١٨١
٥/-	علي بن ابي -	١٨٢
٥/-	خدي لطيف -	١٨٣
٥/-	محمد سادق -	١٨٤
٥/-	"	١٨٥
٥/-	الفتوت -	١٨٦
٥/-	محمد شعبان	١٨٧
٥/-	عمالدين -	١٨٨
٥/-	دكتور محمد	١٨٩
٤/١-	الله ناصر	١٩٠
١٠/-	زبيدة بيكم	١٩١
٤/-	منشى درين محمد	١٩٢

۳	۲	۱
۵/-	عالم خان -	۱۶۳
۵/-	محمد اقبال -	۱۶۴
۵/-	محمد عثمان -	۱۶۵
۵/-	طالب حسین -	۱۶۶
۱۰/-	شیفع محمد	۱۶۷
۵/-	محمد خان -	۱۶۸
۳/-	پاکت شاہ -	۱۶۹
۸/-	دولاں بیالی -	۱۷۰
۵/-	سید سلطان علی شاہ	۱۷۱
۳/-	"	۱۷۲
۵/-	"	۱۷۳
صفر	زنار سکول -	۱۷۴
۰	"	۱۷۵
۴	"	۱۷۶
۴	"	۱۷۷
۰	"	۱۷۸
۱۱	سنڈ میں سکول -	۱۷۹
۰	زنار سکول -	۱۸۰
۱۱	ابراہ سکول -	۱۸۱
۱۰/۸۱	سلم پر بکھاری سکول	۱۸۲
صفر	اسلامیہ زنار سکول -	۱۸۳

۳	۲	۱
صفر	اسلام پر اسلامی سکول.	۱۴۷
"	سینٹ گریٹ سکول	۱۴۸
۲۵	فاطمہ بخاری سکول.	۱۴۹
صر	نارن زنان سکول	۱۵۰
"	اسپیشل حالت سکول	۱۵۱
"	پرانا سکول	۱۵۲
"	محمد اسلام	۱۵۳

۱۰۹ - جامِ میر غلام قادر خان:-

- کیا وزیر آبکاری بستایں گے۔ ک
 (۱) باہر سے آئے والی شراب پر تھکر اس کو ڈیوی کی شرح کیا ہے؟
 (۲) دلی ی شراب پر اس کو ڈیوی کی شرح کیا ہے؟
 (۳) ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹ کے لئے کیون اخواز کو مشرب فروخت
 کرنے اور بننے کا انسن دراگی؟ وزیر
 (۴) شراب کی آمدی بڑھانے کے لئے کیا کیا جاؤ زیر آبکاری کے زیر خود ہیں؟

وزیر آبکاری :-

- (۱) بیرون ملک سے آئے والی شراب پر ڈیوی مرکزی حکومت کا حکم کشمیر و صوب
 کرتا ہے۔ البتہ دوسرے صوبوں میں اپنی بھرپور شراب جو بلوچستان میں وراثہ ہوتی ہے
 (ا) کما برلن، برہمہ روپیہ نہ۔ ایں پی۔ (ب) لیکن شراب پر احمد بخش، سید و پیغمبر فیضین بیز

بجھ دیکھنی بہر پستان کے عکس ایک ایز کو دھولی پر سے بیٹھی
(۱۶)۔ ویس شرکت کا بڑا ادارہ میں اس نوٹ اسٹریٹ پر ہے۔ بہذا قبولی کی شرخ نہ اسال
اچھا پیدا ہمہنگ رہتا ہے۔

(۱۷) سندر بھر دلی اشخاص کو شرک خرخت کرنے کے لئے لاکھیں جاری کیے گئے

لٹھا۔ ۱۹۴۵ء۔ اس سپتیمبر ایڈ کپنی کو کہہ چھاؤں۔

(۱۸) کینٹن سٹورز روپیہ اٹھنے کو کہہ چھاؤں۔

(۱۹) سوزرا اٹھنے سوونہ کو کہہ شہر۔

(۲۰) الائیڈ لٹرینگ کپنی کو کہہ شہر۔

(۲۱) بھوپہلہ کا طالب الامداد اسروں والی سٹورز کو کہہ شہر۔

(۲۲) سینڈر سٹورز لیڈر کو کہہ چھاؤں۔

(۲۳) بھوپہلی اسٹریٹلی ڈیکس اسٹاف والی سٹورز کو کہہ شہر۔

(۲۴) سیدھا مٹڑی کو کہہ کلب کوٹھے چھاؤں۔

(۲۵) سسر دار خدا اسلام ساتی والی سٹور کو کہہ شہر۔

(۲۶) چیر دین، انار ویں صفائ کامی کو کہہ چھاؤں۔

(۲۷) الیف، اسے نہتہ لودھڑہ بھول کو کہہ چھاؤں۔

(۲۸) سیدھا صدر الدین سیتی شہر۔

(۲۹) سیدھا مٹڑی سٹوں گیس کلب سونا۔

(۳۰) بھر جیا ایڈ کپنی رہاں دن) سیلیڈ بید۔

(۳۱) اسے بی آری ایڈ کپنی اوٹھل۔

لٹھا۔ ۱۹۴۶ء۔ اس سال کے لئے سندر بھر بالا لاکھیں ہیں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مارکی
ایک لاکھیں جو کہ ۱۹۴۶ء کے دوران میسر ایک دیسٹریکٹ کی کپنی کو اور کو جاری
کیا گی۔

شکستہ تھے اسی ساری شری، مزدور چہرالا انسانوں کی بھلیک بارے سالاری نہیں سمجھ لیتے
اسکے علاوہ انسانوں داران کی بھلیکی۔

شراب بہانے کے انسان ۱- میر جام فاقہ خان کا انسان ملکیت، ملکی اور انسانی اور
لکھ دوڑاں پھر زکریا نظری پیدا کوئٹہ کے نام چڑا کر رہا ہے۔ علاقہ دہلیز بھر بہانے
لکھ لے مدد حاصل ہے۔ وہ کوئی انسان خون جان کی کسی کیسے نہیں ہے۔
۲- میر جام فاقہ خان کی پیشی۔ ہبہ
۳- بلوچی ملکہ کو شریعتی مسجد
ان دونوں کمپنیوں سے اب ایک پہنچی بنا لی ہے۔ اور اعلیٰ قیادوں کا انتہاؤ کرنے کا
ان کے تحت تھا ان کسی انسان داری کے نام شروع نہیں کیا۔ سال ۱۹۶۲ء کے
لئے بخوبی دیوبند انسان داران باختہ نہیں کی جائے گی۔
۴- کوئی بخوبی رپر بخوبی نہیں۔

میر جام فاقہ خان

I do & want to press it

مدرسہ فیضیہ ۱۱۲- سوال نمبر

۱۱۲- جام میر غلام فاقہ خان

کیا وزیر اوقاف بنا لیں گے کہ
(۱) اگر قدر مساجد اور مدارس کی دینکھ بھال نہ کرے اوقاف کے ستمانی ہے؟ یا کہ
بسم الله لئے لا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا ملکر اوقاف کو ان سماجed اور مزارات سے کچھ اکد فی ہے؟ اگر ہے تو کس قدر؟
 (ج) کیا ملکر اوقاف صوبے میں مزید درس لگا ہیں اور دینی کاریگ کھوٹنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

وزیر اوقاف اور

(ج) تمام صوبے میں عکس اوقاف نے اب تک کسی مسجد یا مزار کی دیکھ بھال نہیں کیا تھا ہے۔ البتہ آئندہ حکومت حکماء اوقاف میں سماجed اور مزارات پرینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم ریاست ہائے سندھ میں قلات کے وقت سے حکومت ڈورنیں میں ۱۹۴۳ء پیش امام دو خطیب، ایک تبلیغ اسلام مٹوڑی دس معلم اور ایک چوکیدار کو وظیفہ کی صورت پر رفتہ ماہان اداکی جاتی تھی۔ وحشت مغربی پاکستان کے بعد ان افراد کو عکس اوقاف سے ماہان تنخوا ہیں دی جانے لگیں۔ اور اب حکومت بلوچستان بھی اس کی کوارٹ دیگر لاولنس نے بری ہے۔ اس پر سالانہ تقریباً ۹۶۳۰ روپے خرچ ہوتے ہیں (ج) پرانک ملکر اوقاف نے کسی مسجد یا مزار کو اب تک اپنی تحریکیں میں نہیں لیا ہے۔ اس کی اکمل کی تفصیل کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔
 (ج) مستقبل میں حکماء اوقاف نے عادس کھوٹنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جامِ میسر غلام قادر خاں

کیا وزیر اوقاف بتائیں سمجھ کر۔
 ۱۹۴۷ء کے بیٹھ میر دینی تعلیم میں جو تین پھیں ہزار روپے کی دشمن دکی گئی ہے اس کو کیسے خرچ کیا جائے گا؟

وزیر اوقاف

میں نے بتایا ہے کہ ۱۹۴۳ء پیش امام ہیں۔ اور دو خطیب

جاص میر غلام قاد نخان اے پوائیٹ آن ہر ڈسر۔ میرے خیال میں سعزاں وزیر صاحب
میرے سوال کا سلسلہ نہیں بچے ہیں۔ میں نے اپنے سے یہ پوچھا ہے کہ ۱۹۷۰ء کی جزویہ
روتھم بھٹ میں رکھی گئی ہے۔ اس کا تصریح کیسے ہوگا۔ آیا اس میں ہولوی حصہ
کی اپنی مرضی بھی شامل ہوگی؟

سر اسیکر - سوال نمبر ۱۱۵ پوسیں -

۱۱۵۔ جس میر غلام قاد نخان اے

کیا وزیر اپنکاری از راہ کرم بتائیں گے کہ اے
روپ صوبہ پاکستان میں ۱۹۶۰ء میں افیون پورس۔ کامبے کی پیداوار کیا تھی؟
ویہ راستے صوبہ کوئے۔ ۱۹۷۰ء میں کس قدر آمارتی ہوئی
وجہ کی حکومت اس تھم کی لش آور چیزوں کو منوع کرنے کے بارے میں کوئی ارادہ
رکھے۔ کیا حکومت ۱۹۷۲ء میں بھی، افیون کی کاشت کے لئے زیادہ روٹم
لطفومن کر رہی ہے؟

وزیر اپنکاری

۱۳۔ صوبہ پاکستان میں افیون کی کاشت سرکاری افراد کے لئے نہیں کبھی تھی۔
چرس اور کامبے چوڑکے سمعوٹا منیات ہیں۔ اس لئے ان کی کاشت نہیں ہوتی۔
(ب) کاشت پر کوئی کامنی نہیں ہوتی۔ البتہ سرکاری افیون جو صوبہ پنجاب سے مکمل
گئی۔ اس پر ۱۹۶۰ء کے دران سبقے۔ ۱۰,۰۰,۰۰۰ را روپیہ بلور کا کنس
فیں دصول کیا جائی۔

(۲۳) چرس اور گلاب جان پیشتر ازیں مذکور ہیں۔ جہاں تک افیون کا لائق ہے، اس کی
فرودخت کے لئے اسلامیہ رائٹنگ میں حکومت بتدیری پہ کھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔
(۲۴) صوبہ بلوچستان میں مخفیات کی کوئی کاشت پہنی کی جاتی ہے۔ لہذا تم مخفی
کرنے کا سوال یہ پسیدا نہیں ہوتا ہے۔

جامِ میر غلام قادر خاں :-

Sir, I don't want to press it.

سرٹ اپیکر :- سوال نمبر ۱۱۹ بلوچیں،

۱۱۹۔ میال سیف اللہ خاں برائچہ :-

کیا وزیر اوقاف و محسولات اسلامی کے کہا۔

۱۵۔ طرکوں - موڑوں - ڈیکٹروں اور موڑسائیکلوں کی تعداد بن کی وجہ پر کی
میعاد ۱۴ ربیعہ ۱۹۶۱ء تک ہے۔ کیا تھی؟

۲۔ ۱۹۶۱ء کے دران روڈیلیں کی رقمہ موڑوں، موڑسائیکلوں - موڑکاروں
برکشاوں اور ڈیکٹروں سے مصولی کی کیا کتنا تھی؟

وزیر اوقاف و محسولات :-

مختلف گاڑیوں کی جو بلوچستان میں دران سال ۱۹۶۱ء کے موڑوں ہیں۔ اعداد
جیسا ذیل ہے۔

۷۲۹۴	ٹرک
۱۲۲۷	موڑکار
۵۲۵	رکشہ
۲۲۳	ڈیکٹر

سوسائٹیل = ۱۹۷۹

۲ - اذکر ہے جزوی ۱۹۶۱ء کا ۲۴ دسمبر ۱۹۶۱ء کو دعویٰ تیکس کے تحت مسلمان
۷۰-۷۹۸ دعویٰ پڑھتے ہیں۔

جامعہ میر غلام قادر خاں:-

کیا دنیا ادغاف بنا سکیں گے کہ :- معلم سبیلی میں کس قدر ترک و جیزڑ ڈھونے ہیں؟

وزیر اوقاف و مصوّلہ:- مجھے معلوم ہیں ہے ।

جامعہ میر غلام قادر خاں :- آپ کو صرف کوئی کام معلوم ہے؟

وزیر اوقاف و مصوّلہ:- یہ تمام بوجستان میں جمع طور سے ہیں۔

مدرسہ اسپیکر:- ایک ایڈجیٹیشنل منٹریشن گزٹ بخش خاں ریاستی کالا خا - جو
حاضر ہیں ہیں۔ لہذا اخلاقی ادب ایڈجیٹیشنل نیترے پر بات چیت کر رہے ہیں۔
خالص اصحاب! قبل اس کے کہ آپ تحریر شروع کروں۔ میں آپ کے ذمہ میں یہ لانا
چاہتا ہوں کہ سارے گیارہ بجے تک ہم اس پر بات کر سکیں گے۔ اس کے بعد ہیں۔ اس
کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی کام ختم ہوتے سے دلیرہ گندھ پہنچنے والے تحریر یوں کا سندھ ختم کر کے
سوال کریں گے۔ آپ کے وہیں میں رہتے ہیں۔

میال سیدف الدین خاں پر اچھے:- اگر سارے گیارہ بجے تحریر ختم کر دی جائے تو باقی
تو چارہ بیس منٹ میں تمام کارروائی ختم ہو جائے گی۔ سیری درخواست ہے کہ اس جلسے
کو سارے بارہ بجے تک (continue) کیا جائے۔

مشیر اسپیکر۔ اے رولن لیسے ہیں کہ چاہئے پانچ منٹ میں یا پسند ہو تو مدیر نہ ہم ہو جائے
مشیر العلیہ خان اچھری۔ سے میرا رادہ نخواک میں حکومت کو ایریشین کیستیون پرچھ میں
 باقی بناوں۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ الجی الجی فتحے
 ایک خط فوجاگیا ہے جس سے سلام ہوتا ہے۔ اس عارض کے سلسلے میں دوسری باتیں
 کے سلادہ ایریشین بی بی اسی کا ایک سبب بنا ہوا ہے۔ مشرقی لفیر آباد کے گاؤں گورنمنٹی
 میں عزیب قائد اُنی قید آباد ہے۔ اس قبیلہ کے ازاد نے پٹ فیڈر کا ہزار سے شاخ
 لکالی ہے۔ تاکہ ان کی صدیوں بیڑا آباد نہیں برابر ہو سکے۔

جب قائد ہوں نے ہزار کی شاخ کو چلتہ کرنے کا کام شروع کیا۔ تو اتنی چیزیں جسے
 مجید نے کام بند کرنے کے لئے حصہ کیا جس کے نتیجے میں دو افراد پلاک نمبر ۱۷ زخمی ہو کے
 شریب قائد دایروں نے ہر جن دیکھ کی تین دھنہ العصراً اختیارت ہوئی اور کام بند پلاک پہنچے۔ اور
 کہا جاتا ہے کہ اس شاخ کے عامل ہوتے سے بست سارے نوگ آباد پر لگے۔ کہونکہ پہاں
 یہ بتا دینا ضروری ہے تو قائل بیڑا ہوں میں جسی تھیں گئے ہیں بلکہ وہ لفیر آباد میں پھر
 رہے ہیں۔

Leader of the House.

Honourable Member is not relevant as far as Cut-motion is concerned.

ایزوں نے کٹ ووشن کو لا ہیں اُرڈر کے ساتھ ملا دیا۔

مشیر اسپیکر۔ میں عرض کرتا ہوں کہ طاب بر قبرداں پس جعل نظم و نقیب ہے اس میں
 جو بھی چاہیں روئیں۔ اب relevancy کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

وزیر قائم وزیر گل خاں لفیر۔ جناب دالا! میں اس کٹ ووشن کی خلافت کرتا ہوں

بھی تکوں میں سب سے اہم سلسلہ آپاٹی کا ہے۔ جہاں تک بلوچستان کی سر زمین کے سطحی تاریخی
شوابد اور اشارتیں سمجھے اڑات عاداً ہوتے ہیں۔ کبیر دودھ اور بر زمانے میں بلوچستان
میں آپاٹی کے سلسلہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ اس وقت میں
جہاں اوان - خداون اور اسی ملاتے اس بیان تک کوئی اُدی اگر جائزہ لے تو اس میں کمی بہنلات
نظر آئیں گے۔ پھر دوں کے بُوئے تو سے مکڑوں کو بہایت فریضے سے بھا کر کے بُنار کی صورت دی
گئی ہے۔ اس سے غابر برتائے یا جیسے آگاہ قدمیہ کے ماہرین کا لامبا نہ ہے کہ اس ہڑخن سے بتایا گی
ہے کہ اس تک سے بارش کا ایک قطرہ پانی بھی سمندر میں رانیکاں زحلے۔ تو جہاں اہمیت نے
پانی روکا ہے اس پانی سے الہزوں نے آپاٹی کی ہے اسدا پانی سے تالابوں کے اردوگر درفت
اور جنگلات نگاتے گئے ہیں اور اسی پانی سے ان کے پھنسے اور دوسرا چیزیں ہوتی ہیں۔ تو یہ
طریقہ جناب بلوچستان میں بنت تدبیم ہے۔ بارش کے درجن میں بڑی بڑی پیاری کا باریا بہت سا
سیداب پانی کے کرائیں ہیں۔ تو اس کے لئے تین چار چھوٹوں پر بندات باندھے گئے ہیں۔ ترین الہزوں
نے بڑے بڑے کاکب اور اب رسانی کے ذخیرے کا راستہ اختیار کیا ہے تو اُجھیں جو مکروت
بلوچستان کی بادی۔ بلوچستان کی ترقی اور لوگوں کی فتوحاتی کی طرف پرستی توجہ دے۔ تو اسے
آن تمام چیزوں کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ اُن گذشتہ گاریز کے ہر قدر سے سبق اسے ہو گا اور
اُسے عمرو وہ دور کے طریقہ کار باما شیخنا آلات کر جی کام میں لانا ہو گا۔ بلوچستان کے اس تدبیم طریقہ
آپاٹی کے چارہ دوسری صورت پہاں پر کاریزات کا ہے۔ کاریزات کا سلسلہ بہت قدیم
ہے۔ جیسا کہ ان کے نام سے فارسی ہے۔ مشتملہ مکہان میں ایک کاریز نہیں جو کیا دس کے نام
سے سُبھر رہے۔ پت تدبیم ایرانی طرز کی آپاٹی کا ایک ذریعہ ہے۔ تو پر کاریزات بلوچستان
میں آپاٹی کے سلسلے میں دوسرا ذریعہ ہے۔ تو ان کاریزات کی وجہ سے تک میں آپاٹی
بھوئی ہے۔ لیکن شوئی آیام سے تک میں ایسیے حالات پیدا ہو گئے ہوں کہ لوگوں نے ان
کاریزات کی طرف کرنی توجہ نہ دی اور سینکڑوں کاریزات منہج ہے تک اس کی بھئی دوچلت
ہو سکتی ہیں۔ ایک بڑی وجہ بلوچستان میں خاص الحد پر قیادات ریاست کے علاقے میں یہ
خیل کر ۱۹ واں صدی ریاضت افغانوی صدی کے آخر میں مکمل، مکمل اسکے بعد

بیان پر خانہ جنگی شروع ہوئی۔ قبائل سرطینوں اور خان قلات کے دریان بیان وٹ سار کا ایک ملکی سلسلہ شروع ہوا۔ جر غائب ہے جیسی۔ اگلے سال تک رگوں کو اپنی پیٹ میں لے رکھ دیکھ دیکھا جائے کچھ سندھ کی طرف اور کچھ افغانستان کی طرف نکل کچھ اور یہ ملاتے ہیں یہی غیر آباد پڑتے ہے۔ اور کاریزات ہندومن بوجیگیں۔ دوسری وجہ پر ہوئے کہ پانچ سال کی اس طبقہ نسبت نیچے جائی گئی اور حکومت کی طرف سے عوام کے رخواات کی طرف وجہ نہیں دی گئی۔ حکومت کی طرف سے دکروں کو کوئی اعلاد نہیں دی گئی

تالکوہ کاریزات سطح کو خدوخ نیچے کر کے پان کی سطح کے بالا سے جائے۔ اور پانی زمینوں تک ملے جائے۔ اس پر لاکھوں روپے خرچ ہوتا تھا۔ تو اس وجہ سے نسبت مادرست کاریزات ہندومن بر جائے۔ اور یہ کہا جاتا ہے۔ کہ صرف ستونگ کے علاطے میں ۲۴۵ کاریزیں خس بیں میں سے آج بیشتر بیشک یا شین کاریزیں باقی ہیں۔ تو بلوچستان کی آبادی کے یہ اپنا شی کیلئے نسبت بڑی خرچ کاریزات ہے۔ اور ان کاریزات کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں کی نسبت ضرورت نیچے اسکے پیشہ پر ارادت نہیں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت کاریزوں کو صاف کرنے کا کام نہیں ہے۔ جو سہ خیال میں طالع کے شرکاء جن کا کاریزوں میں حصہ رہتا ہے وہ اپنی استعداد کے سطابق اُس کی صفائی کرتے ہیں۔

اس سطہ پر بتا بیسے۔ کچھ تکرہ رگ نسبت سریپ ہیں اُن کی اعتمادی حالت اپنی ہیں یہ تکہ زیادہ ہے ان کاریزات پر نہیں رکاسکتے۔ پس اوقات ایسا کہتا ہے کہ وہ دلک، بیشک پر زر خرچ کر کے اُس کو پارٹیکیلری کر، بھیس پنجا سکتے یا کم اگر وہ کام بڑھا جی دیتے ہیں۔ تو وہ کام صحیح طور پر نہیں ہوتا۔ اور چند دلک کے بعد پانی کی سطح پھر نیچے حلی جاتی رہے۔ وہ کامیاب ہیں رہتے تو یہ ایک نسبت بڑی رکاوٹ نے جس کے یہ بلوچستان کی حکومت کو لاکھوں روپے خرچ کرنے کی ضرورت اپنا شک کے لئے لگات گا۔ اس کے علاوہ بد قیمتی یہ ہے۔ کہ ہماری کوئی

جتنے اہلکار ہیں بالخصوص مال احتراک ہیں۔ یہ قدر تک خبری سے کہتا ہوں اور صنیع چاعنی کے بارے میں بھی بھی۔ شکر بخدا کعب پر زاروں سے ہے کہی کاریز کے پیسے منتظر کیے جاتے ہیں تو انہر مراجباں ان پر نسبت کہہ رکنم لگا کہ بالکل چیز ہم کہ جاتے ہیں۔ لہذا آباد کاری کے کام میں رکاوٹ بڑھ جاتی ہے۔

اک دو ریان میں صرف ایک سیسیں الیسا آباد خاداہ عہد حامی خان نالی پرشاد ایک بھٹان تھا۔ جو
سیاست قائدت میں ذریعہ ملا رہا تھا۔ تو اس نے یہ کہ شش کی۔ اس نے ایک طرفہ رائج کیا۔ کہ جنہیں کوئی
کاریزات پیں ان کی کھدائی از سفر نہ ہو۔ اور اس کے لیے انہوں نے یہ طرفہ اختیار کیا کہ حکومت
ایک افسوس فور رکھے اور جو مزدور کام کریں ان کو صفتہ ولار payment دیں۔ صاحب
کے سینکڑی خود جا کر کیا کرتے تھے۔ تو استطاعت سے ایک سال کے اندھے اس نے سترنگ
میں بیالیس یا جو لوگ کاریزات سترنگ میں از سفر نکالے تو رائیے طرفے ہیں کہ
بلوچستان کی آبادی ترقی۔ اور خوشحالی کو مدد فراہم کر کے اون چیزوں کی طرف ہیں بغیر خوبی و فوج
و فن ہوگی۔ اور ان بھیز دن پر کہیں زیادہ سے زیادہ سر بری خوشی کرنا پڑے گا۔ بلوچستان میں
بست کم ایسے حلتے ہیں جہاں کاریزات سے پانی دستیاب ہیں کیا جائے گا۔ اور یہ ایک بہت بڑا
درست اور اس پر حکومت کو کافی سر بری خوشی کرنا ہوگا۔

ب) ندوں پر سماں

کاریزات کے بعد بلوچستان میں اپاٹی کا ایک دوسرا ذریعہ یہ ہے جو پالنگ بتاتے ہیں۔ یہ دو
پہنچ کو بلیچی میں کو جو کہتے ہیں۔ ندی سے جو سیاہ اب نکلتا ہے تو اسی ندیل بلوچستان
میں بست ساری ہیں لیکن بدعتی سے یہاں کے لوگ معافی بھائی کی وجہ سے یہ اس
طرف توجہ ہیں دے سکتے۔

میں اس سیف اللہ خان پر اچھا ہے۔ اپ کیا کردے ہیں اپ اپناتا ہیں۔

وزیرِ سیم ۱۔ میں عرف کرتا ہوں کہ یہ اب کرنے کو آئے ہیں۔ اند الشاد الشہید
جلد تباہیں گے۔ کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور کیا کریں گے۔

میں اس سیف اللہ خان پر اچھا ہے۔ اپ خود irrelevant ہو رہے ہیں اند ہم پر اصراف
بھرنا چاہا۔

دنیو پر سلیمان اے۔ میں آپا شم کے سائی پر بات کر رہا ہوں اور جو در قسم حکومت نے آپا شملہ
میں لگا رکھا ہے۔ وہ چیک ہے۔ ہمارے ہے۔ بلکہ اس سے زائد بھی رقم ہونی چاہیے تو ان سب سے
میں ہمارے ہوں کہ کوئی کوئی سی ملت۔ جس جن کی طرف حکومت نے لو جو دین ہے۔ جس
حکومت کو رکھا ہے تو اسے تمناب چہاں تک تاریخ زندگانی کا سلسلہ ہے تو اس وقت یعنی میں اپنے
سلسلہ ہے۔ تو آپا شم کے سلسلے میں کوئی جو کوئی متعلق ایک وجہ قریر ہے۔ کہ لوگوں میں
الٹھاٹ ہیں بھی اور وہ صافی طریقہ سمجھتے ہیں لیکن ہمیں ہم اس ندی کو کہاں پہنچا جائے اور
پانی کے رنگ کو کس طرح تبدیل کیا جائے۔ اور دوسرا دوسرے ہے کہ ان کی حامل اور تکالیع میں
ہے۔ کہ وہ کوئی دیم دینہ و بناشیں البتہ وہ اپنے نکل قدر ایسے نکٹی کاٹ کر اسی پا پھر و پڑو
بھر کر بند باندھتے ہیں۔ جس سے قصوری بنت آبادی ہوتی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں زیادہ ذوق
دینے کی عزوفت ہے۔ بڑی بڑی خاندانیں یہاں ایک دنہ میں مالک کر میں گیا۔ دنیا ایک ندی
ہے۔ جو سارے گورنر صائب کی اراضیات میں سے جاتی ہے۔ تو دنیا پر اتنا بنت پانی بھر رہی ہے
تو دنیں بڑی بڑی کامیں دل کے بردار تھا۔ لیکن سارے گورنر صاحب دنیا پر چتری نہیں پر کاریز
کھکھ وادی ہے۔ میں نے کہا جناب یہ ہاں بڑی ہے پہ رہا ہے۔ اس کا اپ بند بنا کر اس اسی سے
زیروں تک لا سکتے ہیں۔ اسکے لیے کارپور پر بیٹھ۔ ٹھیک۔ پسروں روپے خرچ کرنے کی
کیا صرفت ہے۔ اجنباء ہمارے لوگوں میں جدید قسم کی زرعی اعلیٰ نہیں ہے۔ ان میں اس
بھرکر سمجھتے کا صلاحت ہیں ہے۔ ہمارے زیندار اور زنگر۔ اس بھرکر ہاں سمجھتے
ہیں۔ اور بزرگوں، محنت بھی بھیں کرتے ہیں۔ تو ہم توڑی گھنست کے بعد بھی ایکوں نے اسپر مل گیا اور
جب ایک پختہ نہیں ہمیں بالد عالمک صرف صوری پھرڑاں کر اس ندی کی بھر کر دی تو اس کے
بنت ساپاں اقرہ بنا پائیں چھ کوک۔ یا ان کی اراضیات کے لیے روان ہو گیا۔ تو
ایسے کوٹوں سیاہ اب ہو چنان میں تھبست ملتے ہیں۔ اور میں میں سے ایک خداون میں بھوکی ندی
نہ ہے۔ اس میں بھر کر وقت پالی ہتا ہے۔ اور کافی ہاتھ ہے۔ اکابر اگر ہمڑی بنت تمام خرچ کی جائے
تھیہ پانی سارے خداون میں جس کارپانی کی تلت ہے۔ اب پانی اور اب نہیں کوئی ہے۔ میں کافی نہ ہو اس سے
سلاخاں اباد رکھتا ہے۔ پھر خداون کے زراعتیں جملہ تک مجھ یاد ہے۔ میں پر ایک بندھو حصے کی بھر کر اور کافی بیں چار لکھ پر سچھڑے کو
سکتے رہے۔

لیکن جب بعد میں سیلاب کا پانی آیا۔ قدرہ مسند بھی کیا اور وہ سیکھ بھی گئی۔ اور پھر بھی گئے
اس طرح حمام کا یہ ناقص ہا معتقد ہا صفت کے ختم ہو گیا۔

میر جام غلام قادر خاں اور ہمارے عزیز بملان نے اس کی تدید کی ہے۔

وَلِعَلَّكُمْ أَنْجَابَ مِنْ سَاقِهِ حُكْمَتُونَ كَمَا كُرِدَ لَكُمْ كَيْ مُحْمَدِي مَثَلٌ دَسَرَهُوْنَ۔
اور اس سنت کی دوسری بہت بڑی ندی ہماں دشکی میں ہے۔ جس کو خی خدار کہتے ہیں۔
پہنچے اس میں اتنا بہت پانی آتا تھا کہ ہمارے دل کہتے ہیں۔ کہ الگ اس ہیں کو کافی بھروسہ ادا تھی گروہ
تیر پانی اسے بہاتے چاہتا۔ لیکن آجح حالت یہ ہے۔ کہ دشکی کے روکوں کو پینے کا
پانی اسی میسر ہوئی اور ہا ہے۔ نزدیک ٹوب دل لکھائے ہیں۔ اور حکمت ان ٹوبوں
کے ذریعے سے دوچوں کو ایک گھنٹہ تک اور گھنٹہ شام کو پانی دیتا ہے۔ اور ایک بوڑھے
 تمام پانی کے لئے بیکھتے ہیں۔ وجہ اس کی صرف یہی ہے۔ کوچب اس ندی میں بہت پانی آتا
ہے۔ پہاں اگر بیوں کے نامے جس لفظ پر ۱۹۷۲ء میں ایک ہنرمندی کی تھی۔ اوس اس
پرانی زمانے میں میرے خیال میں قبیلہ خوار و عوپے خرچ آئے تھے۔ جب ہماری نما حکومت شا
ہمارے نئے بخیر اصحاب کرنے۔ تو ہمود نے کہا کہ یہ سلسلہ جو اگر بیوں سے بنایا ہے۔ یہ
خراب ہے۔ اور اس کی معاد بپوری جو گئی ہے۔ اب اس کو توڑ کر ہم کوئی ناجائز نہیں تو خایہ جائز نامے
کے لئے ہمود نے یہ کہا کہ تمام زندگی کو بولنا اور ان حصے یہ کہا کہ درجھنے ہم اسی پانی کو نہیں
ٹکنے والا چاہا ہے ہیں۔ یعنی گناہ پانی ہم اب کر دیں گے۔ ہم اب رکھنے نے جو کوشش ڈیکھ
کے ساختہ جو دعوہ کیا ہے ایک ٹاہڑا فوج پانی اب نے اس ندی سے گرد گھنٹ کر دیتے کا
 وعدہ کیا ہے۔ اس کو اپ تین گناہوں۔ تو زندگی اور وہ نے کہا کہ بڑی اچھی بات بھے
گر اپ تین گناہ پانی ہم کو دیں گے تو ہم جی اپ کو پانی دیں گے۔ تو پہنچے ایک گھنٹ
یہ ہوا۔ کہ خیر احتہ اگر گھنٹ لے گی۔ جو اس ندی میں سے پانی مہرہ رکھا اجھی
کام جیسا شروع ہیں ہوا کہ ہمود نے اس سے جانی رکھا۔ اسکے شروع کیا اور دنیا

شناختی کے نتے سماں تک اور کالوٹیاں بنائیں۔ اور پانی کی بیب کے قابلیت کا زیر دید پہنچا گیا۔ اور کالزینوں میں ملیشیا کے ایک فوج کے افسریں۔ ڈبلیو۔ ڈبلیو کے رک رہتے ہیں۔ پانی کا تیراص حصہ تو وہ سمجھے اسے اہزوں نے کہا کہ جسے ہم پانی کا رہتے ہیں۔ اور پانی کو بناتے ہیں۔ قریب جو گئی ہے۔ فیض آغا پانی کے لیے تین گذاناں ہوتا ہا ہے۔ تو اس طرح سے سات لاکھ روپے کا ٹھیک دست کر اسی نامی کجوڑا ایک ایک بعد میں اہزوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ نالہ بر سات لاکھ روپے مزدوج ہو گئے۔ لیکن اب جو سیہا لاب اسے گا۔ تو وہ سیلاب مکن ہے۔ جو کام ہم کر رہے ہیں۔ اس کا نقشہ انہیں کیا ہے۔ تو اس کے لئے اہزوں نے تین سینٹ کی دلیوالیں کھڑی کر دیں جس پر تین لاکھ روپے خرچ کا لے۔ اس طرز سے کس لاکھ روپے گئے۔ اب جناب پھنسا ہے اسی زمانے کے پوشیں بخوبی صاحب نے اپنے ایک عزیز کو جو کو کامیابی کا ایک سلووٹ بھی خدا۔ اس کا اہنگ نے سامنے کو روپے کا ٹھیک دیا۔ کہ اس بھر کی بجائے دوسرا بھر نہاد۔ اب چاہیئے تو یہ خدا کہ اس بھرے کے کوئی چیز نہیں تھے۔ انہوں نے پہلے تو اسی گورنمنٹ کیا اس کے اور پہلے ہیں ملکی ڈالیں سینٹ ڈالا اور اس کو سمارک کرنے کے بعد جو میں پھر بنائی تو اس کو بجا نے کر یعنی چنان تک پہنچائے۔ تاکہ سخت نہیں بہ پانی تجھے البتہ سکر رہ جاتا۔ انہوں نے چارفت یا سمنفت کھود کر پھر باری۔ اب اس کر بنانے کے بعد تجھے یہ نکلا کہ بھیں تین گذاناں پانی میں کی بجائے جو ہملا پانی تھا۔ وہ سب قسم ہو گئی۔ قوشکی کے لوگوں کے ساتھ ہمیں پھر مالا بھری اب اہزوں نے ہماگی یہ پیڑیں ہے جو پہنچات کیوں کی پیٹ کی اٹاٹھا اور اس سے ساہنہ لاکھ تا ۲۰ لاکھ تھے زیادہ مرغ سر دے کی پیداوار ہوئی تھی۔ جو یہاں کوئی کی مدد کریں میں سرخ پکتا تھا۔ اور تقریباً ہزاروں پندرہ لاکھ روپے کا زیرہ پیدا ہوا تھا۔ اور گندم اس کے علاوہ تھا آنے اس کا نیچہ ہو گئے۔ کر دوں پر ایک روپیہ کا سر دے پیدا ہیں ہوتا ہے۔ اور خشکاپر میں شرکوں اور زردیک کے ریکٹا میں عدوں میں جو خوفناک بنت ہے۔ اس کے علاوہ رنال پر کہ ہیں ہے۔ پہنچ کے پانی کر گئ تھے ہیں۔ اب اہزوں نے ایک سی سیکم بنانا شروع کر دی ہیں لہذا گیکا۔ مجبوب دیں لگاتے کے یہے جو اجازت نامہ دیا تو وہاں پر ایک پہنچ دلتے ہو افغان اسی

ندی کے پورے خدا کے اور پر ایک جگہ کششگی نہیں تھی تو وہی بیوی کو اکار کرنے نہ مدد اس شخص نے انکے کنوں زمین پر رکھا گیا۔ اس پر ذمہ داروں نے ٹارا شرپ پہاڑا۔ اور وہاں تک فرماتے آئی کہ اس کو بندگی کر دیا۔ اس کے کوئی کوگل وار بنا۔ پھر درخواستیں پہیں شاہی جسم کی طرف تک ونڈ دیا۔ اس میں سروار نہیں دو واخفن میزیل اور حروم اور درستے لوگ آئے۔ ہمہ نے رقص ملا خدا کیا اور کہا کہ اس شخص سنجھوں کو کو غصت لکھے۔ اس کویس سے عدالتیکے درجے پانی سکال سکلتے ہے۔ اس کو یہ پہنچ دیں اس کے لیے اس کے بعد کسی کو بیان کروں کہ درستے کی احجازت ہیں ہوگی۔ اور کوئی یہاں پر مشتمل ہے، بزرگ اسکا لامیا لامیا کرے۔ جو شاید جو لوگ کا ایضاً درستہ ہے اس کے بارجوں اکثر سماجیں آئیں۔ اس اخراج نے جب دیکھا کہ ملکہ نے پس پڑے میں کوئی نہیں پڑی۔ اس کو کھانا کر دیا۔ اب کوئی اور موتیت پیدا نہ کر دیتا تھا۔ لیکن کچھ مذکور کے نہیں پڑیں۔ عیشیٰ کو کھانا کر دیا۔ اب کوئی اور کچھ موتیت پیدا نہ کر دیتا تھا۔ لیکن کچھ مذکور کے اپنے سے جھٹے میں اپنے کو زمینیں دیں لے کر کچھ حصر لاری زمینیں پھیکھا کر کچھ اور بستے۔ یہاں شیخن نکال کر دیا گردے۔ تو وہاں بخاب اپنے دستے ایکس ہر آدمی کو دیکھ لے۔ جس دوسرے شیخن کے دیکھی ہوئی۔ جو صحن مذکور کے اوپر لگائی ہیں۔ اور جو ایسی پانی پہنچتا ہے۔ اس اخراج نے جب دیکھا۔ وہ سی اُنہیں۔ اور لوگ پیاسا تھے۔ اور اخراج نے اس کو سہنار علاقہ دیا۔ اور وہ بھروسے گی۔ یاک اور کو لا کہ ڈیڑھ لا کہ روپے کی آنکھ نہیں۔ اور اخراج نے اس کو سہنار توگ جو اس نہیں پرستی تھی جس کا اس کی نہیں پرستگزارہ ہے۔ آج یہ بخوبی کہے جیسے ان کو پیسے کیتے ہیں۔ وہ بیان کر دیتے ہیں کہ الیور میں بچکس رہتے ہیں۔ بچکس میں سے ٹکرے اوقات ہوتے ہیں۔ اسے آنکھ بھونتے کیتے چلے گئے۔

سر اپیکر اس اب اپنے بولانت پر آئیے۔

و زیر عہدیم صحت جس اسی پر ایزٹ پر ہوں کہ اپا شاہی کے ذریعہ کو اور تسلیم دینا چاہیے
میال سیف اللہ حنان پر اچھے سیسا میال بہت ذریعہ صاحب ہے اس کی سختی کو
 رہتے ہیں۔ تاکہ ہر کوئی بات مذکور ہیں۔ ہم سخت ہیں کہ اپنے گیشیں والے بہت جوڑے ہوتے
 ہیں۔

قائدِ الیوان :- جب یہ چار چار گھنے متعاقب کرتے بیس نواں وقت آئیں تو کلام لکھنال اپنے یعنی

دریں علیم میں اپنی بڑیش کو زیادہ کلیر کرنے کے لیے یہ باتیں کر دیا ہوں۔

میر جام علام قادر خان :- براہمیت آن لفڑی سر بیش یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بولنے و فتوں کی بھرمنی۔ بھیں دشت میں ملے ہے۔ اور.....

سر اسپیکر :- یہ تو درست سے براہمیت آن لفڑی بھیں ہے۔

دریں علیم و صحبت :- جا بِ دلا؟ میں یگزارش کر طلاقا کا ابساشی کے جو ذرائع میں ان فرائع پر ناجائز طور پر یہ خرچ کیا گی۔ ان کی اصلاح کرنا ہے۔ ان کو ارزش تھیں کہ نا ہے۔ تاکہ لوگوں کی ابساشی کے لیے کام آئیں۔ تو اس سلسلے میں ہو ابادی کا فیر باہر خاوف بیرون سکتی ہے۔ وہ بیان کے چیزیں ہیں جو کہ پہاڑوں سے نکلتے ہیں۔ اسرت شدات میں یہ کچھ دو ران کا ہے۔ اور اس کا طرع دوسروں سے بڑے بڑے چیزیں ہیں ہیں۔ اور لولا کی بھی بھی چیزیں ہیں۔

میال سعیف اللہ خان پاچہ :- ابتدیکر پشتوں پر ملے گا۔ جا بِ اسپیکر

دریں علیم و صحبت :- جا بِ یہ یہ یہ ابساشی کا فریب ہے۔ اور یہ کہ اس پر بیات کر دیا ہوں۔

قائدِ الیوان :- کیا چیز سے پہاڑوں نکلتا ہے۔ بلکہ ابساشی یعنی کارا لکیا ہے،

عبدالصمد خان اپنے نے اس بوانستہ آف آرڈر شاہید وزیر صاحب اپنی تعریف میں کہ
خوش کو سمجھ دکھ کر رہے ہیں۔ کیسے اس کی اجازت ہے۔

درز پر یہ علم ام جناب عالی! میں کہتے ہوں کی خلافت کر رہا ہوں یا میں کہنے کی
گھاٹتے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل ناجائز ہے۔ جتنی قسم رکھ لی گئی ہے۔ وہ بھلی جائیز اور
 صحیک ہے۔ میں اصرحت اور مشکلات کے بارے میں فکر کر رہوں۔

میاں سعیف الدین پراچم جناب اپنے صاحب ایک طرف کہتے ہیں کہ کشوی زیادہ
کریں۔ دوسرا طرف یہ کہتے ہیں کہ ایک یونیورسٹی دوست بست بستے ہیں۔ اور ان کا بیٹہ ہبڑا چارچھپا

درز پر یہ علم اب تک جو ایزوں نے نعمان کیا ہے۔ اب یہ نہ ان کی اسلام
کر لی رہتے۔ تو جناب رالا ہبڑھا آہماشی کا ہو یوچھے ہے۔ اب لذت بر جند سالوں سے
لاریش نہ ہونے کی وجہ سے اور ان چشمروں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بالا کی نقدار بیت کم
ہو گئی ہے۔ یعنی اسلات میں دوران جسمانیہ یا جعلی لاوان کے درستہ حلاتے میں پہنچا جوئے
بڑے چھٹے ہیں۔ تو ان سب پر یورودہ سائنسیک طریقے سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کو
مناف کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ضرورت عسکری ہوئی تو ان کو مکروہ اور شاخیں نہ کالیں گے
اب دوران کا چھڑھتا۔ اسی دوران سے ایک ناس میں بیت کم آمدی ہوئی ہے۔ تو اس زمانے
کی حکومت نے ہمارے خان قلات نے اس کے ساتھ جو پہلوی ہے۔ اس پر تحریکیں لائیں
وہ پڑھنے کے ساتھی کے شجاع سے سب پانی اس میں بلالدیا ہے۔ پہنچان کو صاف کر کے اور شجاع
جو علیحدہ ہے ان کو فتحی ملا دیا۔ شجاعتوں کو اس ندی میں بلکر capacity کو بھیلا کی۔
اوائیں اس سے یہ سے جمال میں لاکھوں روپے کا پیداوار پور رہا۔ میں صرف دوران کے بیانات
سے چار لاکھ سال میں چار لاکھ میں رہتے ہیں۔

میر جام غلام قادر خان ۱۔ ہدایتی مارٹیٹیں کرنے چاہیں اب کی باتیں کریں۔

وزیر تعلیم : میں جناب اب کی بات کر رہا ہوں اور جزب اختلاف کرتے ہوں چاہیا ہوں کہ جس میں جزوں پر تو مجھے دوستی چاہیے اور جو ایک بھائی کا مرنے والے تواب ان چھوٹوں کی جن کی بیٹتے شاہزادی ہے۔ اسی درج کے عتیقے نو لا لائیں ہیں۔ اور تبدیلیک دوچھنے سونگ میں ہوئیں۔ ترجماب اس کے بعد پالیس اپاٹھی کا بھارت ہے۔ اور جو کہ بارہ حکومت کے پیش لفڑی چکری بھیجیا ہوں پسیم برجنان کی آبادی مدار آپاٹھی کے بعد مزدود ہوتی ہے۔ اور مگر پسیم جزع کریں گے اس سال تو یہیں ہنسیں آیا۔ مذہب برخوبی میں اس کے لیے زیادہ قدر محبت ہیں ویجیس گے۔ اور دو طور پر بندات کا ہے جو اپنے جنگی کے بُرے بُرے بندات ماذہ کے لیکے فروخت کریں گے۔ اور دوسرے یہ تباہ ہے۔ بھی مدد و مشتمل ملنے والے اپنے مذاہ کا جس کا خالص صاحب نہ ہو اس کا بھی ہے۔ اور ایک اور طبعیہ جس کو ذکر کریں اور جاہی کے درج کو جو جعلیں ہے زیادہ قریب نہیں۔ نادر کہتے ہوں مذہب سے اس وقت غصہ اور بہتر ڈالنے والا اپنے اپنے رسانی کے لیے تغیریہ ہے۔ وہ نادری کا مطلع ہے۔

میر جام غلام قادر خان بولائیں اُن اُردو جناب اپنے اپنے اس پیکر کو ملکوں میں کو جزب استدار کی طرف سے باقی ہو جائیں کا صاف تقصیم یہ ہے کہ اس ایران میں قسمی وقت مبالغہ ہوتی ہے جسیں ہر تو میں سمجھ رہا ہو اس پیکر کو یہ بائیں مزدود غفرانگی چاہیں۔

مشکل پیکر : جام صاحب بہاپ رہنما اُن پر کہا جو کی کاش دینو کوٹ کر رہے ہیں کوئی کے خلائے اپ کہ رہے ہیں۔ فنا سدل بتا دیں؟

وزیر تعلیم : تو جناب میں کوئی تھا کہ بلوچستان کے لیے اور بالخصوص میمنے تدبیم اکیان دھر کی ایک پیکر کا ہے ذکر کیا ہے۔ جناب؟ وہ جو آباد کاری کرتے ہیں یا الہزوں نے اُب پاٹھی کا اذیبو اخیدار کیا تھا تو اُن زمانے میں ان دو گوں کو کب کہتے ہیں۔ یہ انہوں کا میں نے دکر کیا ان کو لگا۔

بند کہتے ہیں۔ یہ اُسی تدبیم اور پاکی ملک کے لوگوں کا سر زمین میں آباد ہیں۔ یا آباد ہے اپنے منشکا متن
زماں کا اعلیٰ بھجے پڑے ہیں نے لڑکوں کی کوپہاریوں ندیوں پر اپنے نے بند بادھا عطا جا جا اپنے
نے آبا شہزادے کے لیے ہزار لاکالیں قیس۔ اصرار وہ اپنے اولادیت کو آباد کرنے تھے۔ لیکن یہ
درست رائے ہو نہادت کا اختیار کیا گیا۔ یا حمارے نہاد کا ہو طریقہ ہے۔ یہ زیادہ تر یہ اپنے علاقوں میں
اور ریاستی سلاقوں میں ہوتا ہے۔ تراکیا میں بھی یہ کامگیری وہ نہ بند خوشدل خان بنایا جو
ہس کی آنادیت کے متعلق حمارے بزرگ خان بہادر سعد خان نے اپنی تحریر میں ذکر کیا تھا جو
دور سے اصلہ نہیں بھی۔ . . .

مرکوزہ الحمد اچکز نے اہ براہنٹ اف ارڈر عہدہ اسمبلیوں کی یاد رکھ رہی تھے کہ جب دقت
خواز ہوتا ہے۔ تو دقت کو تعمیم کر کے تغیری پر پابندی کا دعویٰ جاتی ہے کہ اتنے منٹ یہی انکار
لوگوں نے ہے راس سے زیادہ ہیں اسی سکتا۔ وزیر صاحب کی اس تغیری کے پیش نظر ملکیت appy ہوئی۔

وزیریہ میم اہ جناب واللہ کب نے دقت کی پابندی ہیں رکھا ہے۔ اور جب اتفاق کے ممبروں
نے جنباوریت چاٹا اپنے نے لیا۔

مرکوزہ اچکز اہ آپ اتنا بتاویں کہ کتنا دقت اور لیں گے؟ پانچ منٹ یا اس منٹ؟

وزیریہ میم جناب نے الجھی جھٹکا کہا ہے۔

قامالیوان جناب معزز فہرستے جیا کہ اپنے زمایا عطا کر کری روک کرٹ کے لیزیں ایک
کاموالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسمبلیوں میں ایسا ہوتا رہتے ماسب عرض یہ کہ کہتے
ہفت کٹ رکھنے ہیں۔ بیان برائیں۔ ہفت رکھنے ہیں۔ اب ہٹ رکھنے پر اک دقت کیس طرح
کر لیں گے کیا ہے کہ اہم رکھنے کی طرف سے کئے آئی جوستے ہیں۔ اور جب افکدار کی طرف
divide

کی عنان سے بحث کرتے اور فرماتے ہیں فلاں ایک رئیس برلن اس پر تو اب وقت کا متعین کر سکتے ہیں۔ اب ۷
 کوٹ دشیں ہیں۔ ۷ کوٹ اُنہیں سے کسی بھرپور کوئی ورش withdraw ہیں کیا ہے۔ چھر اپنے
 کا شعبہ کیسے کریں گے اس کے ملارہ ہم نے ان کو سمجھے جیسے اپنے اپنے جو شعبہ general
 discussion دیکھ لیجئے۔ جناب جزر discussion کل پندرہ بحث کی ہوتی تھیں شقرہ ما تقریباً عالم
 الہامیں کے جبریل کے تو اپوزیشن کیلئے ہم کو طرف ہیں لگائے دیئے گئے جوہنے کوئی اصراریں ہیں
 کیا۔ ہم نے کہا کہ ان کا بوسٹے کا ہے۔ وہ ب شک بولیں۔ اب جملہ ہم پر اولادت رکھائے جاتے
 ہیں criticise ہم کو کہا جاتا ہے۔ توبیں یعنی تو پرنا جائیتے کہ ہم اس کو explain کریں
 کہ ان اُن خروبات کے میں لفڑی پر طائفت کیے ہیں۔ اگر اس کا مرکز treasury benches
 کو زوریاں تو ساری one sided game ہو جائے گی۔ الہامیں اپنے
 allegations کو لگا کر ہم کو کسے بوجہ جائے گی۔ اور ہم دنیا کو یہ تاثر دیں گے کہ تو
 بھرپور اگایے گئے ہیں وہ بھی یہیں اسلیئے ہیں یہ مرض کو treasury benches کے بویخون
 ان مرض سے ان کو حربہ رکھیں گا جات۔

مسٹر اسپکٹر اسیں وقت کا تین توڑواڑ صاحب ہیں اور وہ اپنے یہیں اگوں نے بیویہ دی یہے کہ
 کوئی ایسا دیکھنا پایا ہے کہ کوئی الجریز خودی بورپڑی ایوں کا وقت خالی نہ کرے۔

قائد الیوان اپنے نزدیکہ سلکتے ہیں جناب والی بک irrelevancy نہیں۔

مسٹر اسپکٹر اس سلیکتے ہیں صاحب سے پوچھ رہا تھا کہ...

قائد الیوان اس میں آبہا شی کی بات ہے۔ ایسیں ماہر کے بارے ہیں اور زادت کے
 بارے ہیں کوئی بات ہیں آئی سہی۔ اور کسی بد کی بات ہیں جوں بھیں ذریعہ صاحب بھرپور سے یا اخیر یا کر
 رجی ہیں ایسیں تمام ہیں ارجنگیش کی ہیں۔ اب یہ اور بات ہے کہ اپوزیشن کو بہت جلدی اسی اور وہ زور کی

ورن جاننا ہے۔ اور وہ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اس کٹ دشمن پر زخم بجٹ ہو اب اگر آپ نے اپریزیشن جبر کرو کوئی بھولتے ہیں نہیں۔ تو آپ دس سکتے ہیں اپنکو رہنمایا رہے۔ لیکن ہم یہ خود کہیں کہ کہاڑی حق تکنی ہو چکی ہے۔

میال سیف اللہ حان پر اچھا ہے۔

جانب پر اخیال یہ ہے کہ اگر آپ اوقات بامٹ دیں تو ہم تیرتے ہیں۔

مرٹر اسپیکر دم۔ (یہے بانٹ یہی)

میال سیف اللہ حان پر اچھا ہے۔

- ہم اپ اپ اپنام دیں۔ اپن ان کلام دسے دیں ہم چاہے ایس کٹ دشمن پر ہیں اور اگلائیں بولنے دیں گے تو وقت ختم ہو جائیں گا۔ اگر ذریعہ مالک یہ کہتے ہیں کہ آپ پہاڑیں ان کے اور ہیں۔

ڈر تھیلیم دم۔ جانب والا! میں عرق کر رہا ہوں کہ میں آپا شی کے سائل کے سبقت بول رہا ہوں۔

مرٹر اسپیکر دم۔ یہ مالک کتن دریا دریں سمجھے گے۔

فہریت قصیدہ۔ مجھے اندازہ ہیں ہے۔ کہ میں اس کٹ پر کتنا بول سکتا ہوں۔ کی کہتی دریں میں یہ سے بلاں کٹ ختم ہو جائیں گے۔ تو جانب والا میں عرض کر لے گا۔

میال سیف اللہ حان پر اچھا ہے۔ تو آپ نہ یہ نہیں بتایا اگر آپ کہنا وقت اور لیں سکے۔

و زمیر ہر عالم۔ جناب میں جلد از جلد ختم کرنے کی کوششیں کر دیں گا۔ جناب والدہ میں عرف نکر رہا تھا کہ بلوچستان میں آبائی کا پاؤ بلوں نزدیک اور جیسا کہ میں نہ کہا تھا۔ کہ پہلا نذریح وہ نذریح تھا۔ جو کہ عالم ایاد و نسل کے دلگوں نے کوستیانی ملاؤں میں قبیلہ تھا، انہوں نے بندات باندھتے۔ اور رہنم پرانہوں نے بندات باندھتے۔ اور ان سے انہوں نے چھڑا کا ہیں اور جنگلات پسپل کئے تھے۔ اور جو زریک سید الٰی علاتے ہوتے تھے ان کو وہ آباد کرتے تھے۔ لیکن ایسا، صحن میں جو پاؤ بلوں طریقہ ہے۔ یہ اس زمانے میں بھی اختیار کی گیا ہے۔ ایسی کو مولانا اور سید الٰی علاتے کے لیے املاکیں گیا ہے۔ تو اس سلسلے میں جیسا کہ ہمارے سترخان مصائب نے کل اپنی عقریب میں فرمایا تھا۔ کہ انگریز دن منے بند نوشید لے جائیا۔ اور اس سے سلاسلیں کا علاقہ آباد ہوا۔ اور اسی طرح ہریے منسلیے چامی میں بھی

سید حامی علام قادر خان، پرانٹ افت کر دیسر۔

سر اسٹریکر۔ جام صاحب آپ تشریف نکھیں۔

سید حامی علام قادر خان، اے میں بدل بتاتا ہوں۔

مذکور اپنے تشریف رکھیں دوں ہم خواہ کر لیا ہے۔ دہلی نیشنل سبھیکش نیشنل۔

The Speaker may, if he thinks fit, prescribe time limit for speeches during the debates on motions to omit or reduce demands for grants or supplementary demands for grants as the case may be.

بمانہ مسیکر کا اختیار ہے۔
عن کتنے بول کیجئے اس پر نہ منٹ پر مسیکر لے لے۔

دریغہ :- جذاب میں پندرہ منٹ تک ہوں گا۔

مذکور اے۔ اے۔ تقریباً انہی کوچکے ہیں۔

دریغہ :- جذاب میں پندرہ منٹ کیلئے تقریباً ہیں جسے اسے اس پندرہ منٹ دیجئے!

۱۵۷

سر اسکر دے آپ پستول پکھے ہیں۔ ہانپر مرت آپ کسے نہ اور ہیں۔

دریم سٹھم اسے میں جا بہائی شہر میں تو ہیں ایک پوکٹ فوجی پلٹر بنو کر رکھوں گا۔

تو جا بہائی دلائل بذات ہیں۔ بند خوشدل خان بھی ہے۔ اور اس مشتم کے درسے بھی ہیں۔ جو کو
چارسے علاقے میں نامہ بھی کہتے ہیں۔ مسید ان سلاقوں میں جہاں ریاستیں باشندہ اپنے میں ملکہ ہیں
دیاں بندہ باندھ کر پانی کا ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو نامادگیتے ہیں۔ اور اس ذخیرہ سے بعدیں
جاگو رہا بھی پہنچتے ہیں۔ اور اس سے پانی زدال کر کر پاسا شکار جاتا ہے۔ اور اس سلسلے میں پھٹاڑھتے
جو ہو سکتا ہے۔ وہ جو بوب دیلز کا ہے۔ کمی صنعتوں میں یہ بوب نہ کہتے ہوئے ہیں لہاسکی منصودنگاہ کا اعلان
پڑھنے پڑھے جس سلاقوں میں جو بوب دیلز کا ہے کہیں ان کو منتظر طریقے سے استھان لیا گیا ہے۔ ان کو
کاربزروں کے اوپر پا ان حصوں میں جہاں سے کاربز میں پانی آتا ہے۔ دیاں ٹیوب دیلز کے
ہیں۔ اور جس سے کہ ان کاربزروں اور جھشوں میں یہ بھی آرہا تھا۔ اس کو لفظاں پہنچا ہے۔
ان کا لارج اسٹھان، یہ یعنی چالیس۔ کہ ان کو لشیوں سلاقوں میں لگانا چاہیے اس حصوں پر اسکی جگہ میں
یہ بیان ہون گے ہاؤں کے کہیں جہاں ذریکی بالائی کوہ مصلحت سے امداد نہ کر سکے میں دغنوں سے نکل کر
شاراڈ کے ہوتے ہوئے دلکشی کے علاقے میں لعنتا ہے۔ تو ہاں پر ایک بہت بڑا اند
کا لیک ہے۔ اس میں یہ پانی جاکر جذب جاتا ہے۔ تو اس کے بعد تقریباً ریت کے شیئے
آتے ہیں۔ اس کے بعد جانشی کا علاقہ شروع ہو جائیں گی کسی زمانے میں سردار صاحب لیا تی سے
میاں این الدین صاحب کو سیش کش کی تھی۔ بہبہ مہاجرین کی آبادی کے لئے۔ تو جس کا
نام اُنہوں نے ابھی آباد رکھا۔

اب صاحب اور ہاں پر جو بوب دیلز لگائے جاتے ہیں، تدبیار سے میٹھا پانی لکھتا ہے
وہیں گھنٹے لیک پانی میں کمی نہیں آتی۔ پانی ہے پاپ چار اپنے یا چھ اپنے کا بہر۔ تو یہ طریقہ بھی
پھنسے نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ کاربزوں کے اوپر پانی کے جھشوں کے اوپر جو بوب دیلز لگائے گئے ہیں۔
اور جس سے لوگوں کو لفظاں پہنچا ہے۔ اور دیہا شکے دیہات اُبڑ گئے ہیں۔ اس کی املاع

کی جائے گی۔ میر امیر نے شہری ملکوں میں جہسا کر گند کا دریا ہے، اور سونا ب دنیا و جہاں پہنچ کر
بہت کامیاب رہی ہے۔ احمد اسی طرح بوجہستان کے تمام نہیں اراضیات کے علاقوں کے صورتے کیا
چاہئے گا۔ اور دیکھا جائے گا، کہ پانی کپڑا زیادہ ہے۔ علاقوں میں ہوف ہے۔ اور اگر فوجیہ بیرون
لگائے جائیں تو زیویں کی چشمہ یا کاریز کو لفڑان نہیں پہنچے گا۔ تو جاہب ہے ایکم جسی حکومت کے
ذریعہ ہے۔ اب سازمان اور میرے خیال میں سب سے بڑا طریقہ آپاشی بوجہستان سیلابی پالی
کا ہے۔ بوجہستان میں بہت بڑی بڑی ندیاں ہیں۔ بوصوبے سے حمندرنگل جاتی ہیں۔ جیسے نال کوہ
ہے، نادری ہے۔ اور مکان میں گش کو روپڑھہ بہت بڑی بڑی ندیاں ہیں۔ بود دسوئیں سویں
تک بہتی ہیں۔ تو سماں اور سب سے بڑا طریقہ آپاشی کا یہ ہو سکتا ہے۔ میکن اس کی طرف
بچیلی گھوٹول نہ کر کوئی خاص توجہ نہیں دکا۔ بولاں نہیں پہنچا۔ بولاں نہیں پہنچا۔ بولاں کے نام
سے ایک ایکیم بناتا۔ لیکن دُو بھی میرے خیال میں نہیاہ کامیاب نہیں ہے۔ اطرع نہیں کہاں
پر بھی اگے پل کر کر ریگو بیڑھے باز خستہ ہوں گے۔ آپاشی کے اس ذریعہ کو اور ترقی دینا چاہیا
اور نیادہ بہتر طریقہ یہ چنان ہو گا۔ اور نوٹکی میں بھی جو پانی نہیں ہے۔ یہ فریضہ میں قلات
اور گورنگ کا سارا پانی جو ہرگز جب دُو ڈاک کے میدان میں لکھتا ہے۔ جو کہ بہت بڑا میلن
ہے۔ تو وہاں پر حکومت کے زیر خود کی ایکجیہ ہیں۔ جو سے آپاشی کا کام یا جائے گا۔
تو ان چند الفاظ کے ساتھ جاہب والوں اپنی تقریب کو ختم کرنے جوئے گذاشت کرتا ہوں، کہ
آپاشی کے سلسلے میں بوجہستان میں بہت زیادہ خوبی کرنا ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس
وقت ہمارے آپاشی کے ٹکرے نے چیلی گھومتے، کے زمانے میں لکھا کام کیا ہے۔ وہ تقریباً نہ
پہنچ کے پیار ہے۔ اس میں آپا ان کی نا اہلیت کو خل رہا ہے مائن کی بد دینتی نے اس
میں زیادہ کام نہیں ہے۔ تو موجودہ حکومت ان سب غلطیوں کا انداز کرے گی۔ اور بیکٹ
میں جو پکر لکھا گیا ہے۔ اس سے بھی نزدیک اسے آپاشی پر طبیعہ کرے گی۔ اور بوجہستان
کو سر بیڑا اور شاداب بنانے ہیں کوئی کسر ائمہ نہ رکے گی۔

وزیر اسپاٹی رسلو جبل الاحمر :- اسپاٹی کا قعن تھر لکھ کر کے۔ اسی نتیجت
ساری جزوں کا اک بیان ہے۔ اس ساتھیں Winding up speech

میل میف اللہ خال پڑھو :- جاہب الامر کو چاہنہ ہیں دیجاتے۔ تو ہمارے لئے حالت
دکش آؤٹ کرنے کے لئے کوئی چاہنہ نہ ہوگا۔ کہ دکش آؤٹ کریں۔

اسپیکر :- صرف پندرہ منٹ تک وہ بول سکتے ہیں۔

Leader of the House :

This is not to throw threats to the chair. If they are not accommodated or their desires are not fulfilled they will stage a walk-out. This is just a clear cut threat to the chair. I would request the chair to consider if the Honourable Member could be asked to withdraw this threat.

Khan Abdul Samad Khan

No threat has been made. We will protest against your attitude, not to obey the ruling of the chair.

اسپیکر :- اس پندرہ منٹ تک تو اپ لوگن کہن سکتے ہیں۔ جتنے اسپیکر ہیں مجب کو
پندرہ منٹ تک لگتے ہیں۔

میل میف اللہ خال پڑھو :- ہم خوب سے عرض کی تھی کہ پورا مامکہ بانتشوں یا اپ
اس sitting کو extond کریں۔

let us sit till nine o'clock in the night.

میر حاکم خان : جناب والا ! اس کٹ موشی کی مخالفت کر دوں۔ جس صنعت ہے جس سے تعلق رکتا ہوں جو کہ قبیلے کے لئے اس کا بڑا سامان ہے جو کہ کبھی کہ کہا نہ ہے۔ ہر گز دن ہر چند گھنٹے کا کام ہے۔ جس کے متعلق میں دوں چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے ہے کہ اس صنعت کی مخصوصیوں میں آج بڑی کی تکلیف ہے۔ کافی تصور ہو جائے پر پانی ہنسی ملت۔ اور ان کے مو اصناف میں بھی۔ جس طرح لہڑی کے چند مو اصناف ہیں۔ سب اس مخصوصی کے لائق مو اصناف ہیں۔ جوں پر لوگوں کو پانی ہنسی ملت۔ بڑی فکر دعاز سے لوگ اپنی بیل گاڑیوں اور گدھوں پر پالی لاتے ہیں۔

جناب والا ! اسکے طرح پیر دور تعلیم ہے۔ دوں پر آج بڑی کافی تکلیف ہے۔ جس کے متعلق میں حرفنگ کرنا چاہتا ہوں۔ اس صنعت کے کافی مخصوصیوں میں شش بدر گھنٹہ ہے۔ جو کہ کافی مقدار میں چلے کر ذیر زمین پانی ہے۔ یا ہنسی۔

جناب والا ! مخصوصی لہڑی میں کافی جگہ پانی ملتا ہے۔ لوگوں سے بچے اور پکے کنوئیں بناتے ہیں۔ جبکہ پر کافی مقدار میں ہانی ملتا ہے۔ سشہ لہڑی شتر میں ذیر زمین کافی پانی ہے۔ لہڑی تعلیم سے اکٹھا میں قدر ایک نالہ ہے۔ جس کو بلوناٹہ لکھتے ہیں۔ جو کہ بھی علاقہ سے آتا ہے۔ دوں پر سارا سال پانی بہتار ہتا ہے۔ جو کم مقدار میں جھٹتا ہے، سیکن دوں اس کو آبادی تک دلتے کے لئے کلدی ایسی اسکیم ہوں ہے۔ تاکہ اس سے زمین آباد ہو سکے۔ یہ پانی اسی طرح ریت میں چل کر جذب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دوں لیکے پکی سیکم ہوندی ہے۔ تاکہ پانی لاشتکاری اور آباد کاری کے کام آئے۔

جناب والا ! اس طرح مذکوری میں بھی پانی موجود ہے، جو کہ سارا سال چلتا رہتا ہے جب باکش نیادہ ہو تو سارا سال چلتا ہے۔ اور جب باکشیں کم ہوں۔ تو ششہ چند سیکن میں کے بعد خلک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نو لوگ یہ پانی آبادی کے کام میں لاتے ہیں۔ سیکن کچھ تو آبادی کے کام میں آتا ہے۔ اور کچھ مذکوری کے ساتھ یہ کریت میں اور ادا خرچا کر جذب ہو جاتا ہے۔ جائز بھلی نافی بولان میں ایک اسکیم ایسکیمیں ہوں

نے بنتا ہے۔ کر دو، پانی بُگن نالی کے دریے دہاں لے جائے ہیں۔ لہذا بہان بھی ایک پچھلے نالی پر تیار چاہیے۔ تاکہ یہ پانی جو کہ چھ سوت کیسک کے قریب جو مذکور اسیل بنتا رہتا ہے، اس سے لوگ مستفید ہو سکیں۔ اور آباد ہو سکیں۔

جناب والا! اسی طرح بہان ہمارے ہاں تھیں چھٹر کے سارے حلقات میں کافی پانی موجود ہے۔ دہاں کے لگکھیں نے کتو یہ بنائے ہیں۔ لیکن دہاں پر پانی کھرا خروز ہے۔ اس کے مقابل میں عرض کرتا چاہتا ہوں۔ کہ دہاں پر تیز بہر ہے۔ تاکہ اس پانی کو کاشت کے لئے استعمال کیا جاسکے۔ اسی طرح دہاں پر ایک مقام ہے خلیجی۔ جہاں پر پیرے خیل میں پہنچے بھی ایسکیش کی ایک سکیم سنبھالنے کی تھی۔ کچنکے لیڈنہ ندا تیز آتا ہے۔ اور آبادی - - - - -

مشتراسیکر! - سردار صاحب! آپ کریاد رہے، کہ آپ اس کٹ موشن کے مکان بول رہے ہیں۔ کوئی تجویز اپنی طرف سے پہنچ دے سکتے ہیں۔

مشتری چاکر خان! اس تجاذب تریضیں پہنچ کر رہا ہوں،

مشتراسیکر! اس آپ اس طرح ہمیں کہ اتنا پیسہ خرچ ہونا چاہیے۔ یا نہیں۔

مشتری چاکر خان! اسی ذمی عرض کر رہا ہوں۔ کہ دہاں پر یہ ایسکیمیں بنائی جائیں۔ یہ پیسہ دہاں خرچ ہو۔

جناب والا! اسی طرح شکل ندی ہے۔ ہماری تھیوں کا بہت سا پانی اس ذمی میں چلا جاتا ہے۔ دہاں پر کوئی اسکیم ہوئی جو گیکا۔ اور سبند باند ہے چاہیں۔ تاکہ یہ پانی کو گور کے کام آئے۔ اور بہان پر ایسکیمیں بھی کام آئے۔

ایں ایک جناب والا اندھی ہٹھی میں ایک بگرچاپار اور کوٹا ہے۔ وہاں پر بھی ایسی سکھیں ہوئی چاہیں کیونکہ دہانہ
سال جنگری سے بہتے ہیں تو وہ مرتبہ بستے رہیں تاکہ وہ لوگ بھی مستحق ہو سکیں اسی طرح دہانہ ایک بندارگی ہے کہ
طرف سے بندھا گئے ہیں ایک ایگزیشن والوں نے جائی اور پھر ڈال کر کچھ اس قسم کا بندہ باندھا ہے لیکن یہ جانلے اور
پھر کا بندہ بہت حلاج ہے۔ اگر ایک بھی نہ رجائی کاموٹ جائے تو سارے پھر فرش چو جانتے ہیں اور سارے ہی کام
خوش ہو جاتی ہے۔ اسی دلے میں ہر عنکڑا ہوں گے اسی بندہ کو (Wingman) کی جملہ کا کاربی ہمیز ڈبر
مولوی ٹکر کن شاہ پر جناب اسپیکر صاحب!

سیرے علاقے کے عوام روڈ کے پکے پوچھی دچھے سے بیت لکھیت میں ہیں۔ ہمارے ملک کے
پڑائے ٹکراؤں نے ہمارے علاقے کے عوام کے لئے کوئی کام ہیں کیا ہے۔ میں نیت
کو شکش کی۔ مگر کسی نے بھی سیری بات پر توجہ نہیں دی۔ بلوچستان میں نظریہ تمام علاقوں
میں سوائے ہمارے علاقے کے کچے روڈ ہیں۔ نوکریوں میں کا روڈ پکا ہے۔ ٹکرستان کا
روڈ بھی پکا ہے۔ لیکن پیشین کے روڈ کی طرف کسی نے وجہ نہیں دی ہے۔ مشرق کے
اچار ۲۰ رہجن میں میں نے پڑھا تھا۔ کروزیر اعلیٰ صاحب نے یہ اسلام کیا ہے۔ کہ
پیشین بازار سے لے کر پرشور نک روڈ پکا کیا جائے گا۔ میں ان کا مشکل یہ ادا کرنا ہوں
کہ انہوں نے ایسے پہاڑہ علاقے جسے اب تک نظریہ کیا جاتا رہا۔ انہوں نے توجہ فرمائی
اس پکے علاوہ پیشین سے لے کر خاڑی کی روڈ کی سڑک بھی پکھا ہے۔ پیشین سے لے
کر بہتر کاٹھ کا علیحدہ خانہ کا راستہ بھی کھا ہے اور کہا جو راستہ عینی کا نہ بھی کھا ہے۔ میں ذریحہ احوال صوبی یہ
دھراست کرنا ہوں گے۔ پرلاہ پریانی ان علاقوں کی طرف یہ توجہ ٹکرستانیہ اعلوں کی ہے کہ انہوں نے کیا ہے
ہماری تحریت جادی تریکی۔ تو جارے کے نئے نیں وہیں گیرفت بارے رہتے ہے اس راستے میں موڑہ آتا
ہے اور یہ مادر اسی کو کم میں بندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا کہا اور رستہ ہے۔ کیشین بازار سے راستہ کاٹھ کاٹھی اور
مرزاں کا عبادت گھر کیلئے روڈ اگر پکا ہو جائے تو طرح سے حکومت کوئی حق ورت کے سلسلے میں رکاوٹ نہیں پر گی۔

مشیر لا بھی کے متعلق
مشیر اسپیکر۔ سروی صاحب!

میرزا کو کی اور مودودی کے لئے بھجوڑیں۔ دیلے روڈوں سے متصل بات نہیں ہو رہی ہے
یہ ایک خوبصورت تجھیض ہے۔ جس کو آپ پاشی کے اخراجات کی مد میں ہوش کیا گیا ہے۔
آپ کی بات اس سے مختلف ہے۔ اس نے آپ تشریف رکھیں۔

مُسْطَفَى عَبْدِ الصَّمْدِ خَالِدِ الْجَزَرِيٌّ ۔ پاٹنہ آن آرڈرسر

خاب اسپیکر میں نے اپنی بیکن کے متعلق اپنے بائیت کا حق کی کی تحریر کو فتح کر دیا کا
لیں آپ کی اس نتیجی پر چھوڑا ہے۔ کہب بھی کسی اور کٹ موشن پر اپنے ہیات
لے گئے نہ موقع دیں گے۔ دہ کون کٹ موشن ہو گا؟ اور کس وقت ہو گا؟

مُسْطَفَى عَبْدِ الصَّمْدِ : سے مولوی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

(اس موٹ پر مولوی حمود حسن شاہ صاحب کھڑے تھے۔ اس نے اسپیکر صاحب نے
ان سے لفظ بہ کر انہیں بتیئے کو کہا)

وزیر آپاشی و بریفات (امیر عبد الرحمن) : مرحوم اس کے لیے
لکھا لفت کرتا ہوں۔ سمجھے انہوں سے کہ کی اس کٹ موشن پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مُسْطَفَى عَبْدِ الصَّمْدِ خَالِدِ الْجَزَرِيٌّ ۔ مجھے جواب دے گا؟

مُسْطَفَى عَبْدِ الصَّمْدِ : دیلے یہ بول رہے ہیں پندرہ منٹ ان کے لیے ہیں۔

مُسْطَفَى عَبْدِ الصَّمْدِ خَالِدِ الْجَزَرِيٌّ ۔ اس کس وقت مجھے موقع ملے گا؟

مُسْطَفَى عَبْدِ الصَّمْدِ : بہب یہ بول چکے تو آپ کو اس کے بعد موقع ملے گا۔

و دیکھ کیا تھا۔ اب اس کاٹ موشن پر قبول چکریں۔ اس نے اس کاٹ موشن پر پہنچ بول
لیکن۔ کسی اور کاٹ موشن پر بولیں۔

میرزا سعید خان اپنے کمری۔ میں اس کاٹ موشن پر بدل رہا تھا۔ اور میں نے اسیکر صاحب
کے اس عددہ پر اپنا حق جھوڑا ہے۔ کوئی دوسرا کاٹ موشن پر بھی شکایات بیان کرنے کا
موح نہ ہے گا۔ یہ اسیکر صاحب سے ہے پہنچا ہوں کہ۔

میرزا سعید کر۔ آپ کا باری اکر جا ہے۔ خالصاحب! آپ وقت صاف کر رہے ہیں۔
پہنچ دہشت ہے بولیں گے۔ اس کے بعد دوسرا کوئی اگر بخندالانہ ہو تو پھر آپ کو موخر ہے گا۔
(اس کو حق پر منصب اختلاف دالے داک اکوت کر گے)۔

وزیر کا پیشہ۔ جناب اسیکر! جیسے کہ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ میں جس دلچسپی کا اندر
حرب اختلاف نے اس کاٹ موشن پر کیا تھا۔ مجھے موقع ہمی کہ ہم سے بھائیہ اسی تدر دلچسپی
کی موقع رکھتے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ نامعلوم کی وجہات کی بنا پر ہمون نے اپنی طرف سے
کوئی من گھلات ازام دلا کر کہ ہم دقت مانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سے داک اکوت
کیا جس کا بھے بے حد افسوس ہے۔

دلیے قبل اس کے کہ میں ان کے اختلافات کا حجابت دوں۔ میں جناب کی خدمت
میں بہترین کر دوں۔ کہ حرب اختلاف کے دو بیش نمبران کو نہ معصوم جس صنیع سے بری انعام
ہے کیوں قادری پڑا ہے۔

اپنے

میرزا سعید کر۔ یہ تو ^{relevant} (متعلق ہے) سردار صاحب!

ڈنیہ سماں پاٹھی ۱۔ سرا! میں ان کے جوابات دے رہا ہوں۔

مشترک اسپکٹر! - ان کے جوابات اکثر آپ سے متعلق ہیں ہیں۔

ڈنیہ آپاٹھی ۱۔ - ذہاب میں عرض کر رہا تھا۔ اس پر حب اخلاق کے مجموع نے اگریش کے مغلان کچھ سابق اسکیوں سے متعلق ذکر ہیڑا رکھا۔ جس کا کہ اسکٹ ہوش سے کئی مغلان ہے، تھا۔ اور سری اس بجٹ میں ان کے لئے کوئی پیسہ ہے۔ المیت یعنی عرض کر دوں کا خود حزب اخلاق تجہ اقتدار سے مغلان تھا۔ ان کے زمانے میں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ملکان کے ملادہ حصہ سری اسکیوں میں بھی خرچ ہوا۔ لیکن یہ سارا وقتوں نہیں ہے۔ جس کا دکٹ ہوش میں ہم پر ایام لگاتے ہیں۔ یہ اتحادی بڑی اسکیں ہمیں کر اگر ان پر صبح طور پر خرچ کیا جانا تو آپ اسی میں اتنا خرچ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن مجھے انہوں نے دوسرم کیوں توجہ نہیں دی۔ یا کچھ ان کی دالنت میں فرق تھا۔ ایسی تکمیل بنائیں کہ جن پر لاکھوں کر درادیں روپے خرچ تو ہوئے۔ لیکن ان سے لکھ اور عالم کو کوئی خالکہ نہیں ہوا۔

اُزیں بھر بولس بیل سے مغلان رکھتے ہیں۔ ان کو شکایت ہے کہ پنجستان کے بجٹ میں خاص طور پر میرے مطلع کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اور سارے خند میرے مغلان کو الٹ کے لگتے ہیں۔ مجھے انہوں نے کہ میں لس بیل کا تفصیل دیتے حق اُزیں بھر کی بیز مو بودھی میں وہ وضسم بتا رہا ہوں۔ اگر وہ یہاں ہوتے تو شاید ان کو امین ہو جاتا ہے، خداشی ہے کہ وہ لایا کے لیے اشارہ کر رہے ہیں۔ کہ آپ برسے جائیں میں سن رہا ہوں۔ تو میں ان کی معلومات کے لئے عرض کر دوں کہ اس سال کے بجٹ میں اگریش کی حد میں ایک کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ وضسم لس بیل میں خرچ کی جا رہی ہے۔ اور اس کے مقابلے میں سابق اسکیوں جو جل رہی ہیں۔ ان پر اور کچھ نئی اسکیوں پر کل اکیس لاکھ

وہ پہلے خوبی کئے جا رہے ہیں۔ اب ایک کروڑ بھی کام کی نسبت انہیں لا کھو سے کریں۔
 تو کام بھیلا پھر کو یہ پتہ چل جائے گا۔ کہ ہم کتنے خراج دیں ہیں۔ اور ان سے اختلاف کیجا گے وہ
 ہم نے ان کے صنائع کو سارے بلوچستان میں سب سے زیادہ امتیزی دی۔ لیکن ان کا چھوٹی
 سی چیز ہے۔ معصوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان کو ہمارے صنائع سے قدیماً چھوڑ ہے۔ غالباً اس
 کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اتحاد ہاتا ہیں مگر ان بیطرف سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ دوسری وجہ
 جو ہم نے بجٹ مرتب کرتے وقت پہنچنے والوں کی سیاست ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے ہماسن
 سے نظر انداز کئے جاتے رہے ہے۔ جہاں پہنچنے کا پانی بھی میرنہیں تھا۔ جہاں لوگ پانی
 پہنچنے کے لئے بیس بیس میل سے گدھوں اخواز نہیں پر لاتے ہیں۔ ان کی پانچ سو سالہ راجح
 وحشی میں انہوں نے یہ تکلیف نہ کی۔ کوہ الی بھٹکوں کے لئے پانی کا اختلاط کریں۔
 ہم نے وہ چاکس دن میں یہ خوشی کی۔ کو دس بار۔ نہ رار کی آبادی کو پانی کی جو تکلیف ہے
 اس کو کسی طرح سے ہم جلد از جلد دُور کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے جن جام صاحبان نے پانچ
 سو سال تک اور ماڑہ کے پانی کی طرف تو بُرے نہیں دی۔ ہم نے چاکس دن میں یہ خوشی
 کی کہ ان جام صاحبان کے لئے کہاں کم کھڑ کریں۔ جو جام صاحبانے میں ایکس ہو رہے تھے
 اب جام صاحب کو خوش، ہونا چاہیے۔ کہ اب تک اس کا رابطہ اور ماڑہ سے ہے۔ اس
 کے صنائع سے ہے۔ اور اس پر پانی کی سپلائی کے لئے ہم چیز کر رہے ہیں۔
 ان کی عادت ہو گئی ہے۔ کہ جب یہ بچتے ہیں۔ کہ جو اسکیم ہم شروع کرنے والے ہیں
 وہ اس کا مطلب لیبر کرتے ہیں۔ حالانکہ بجٹ میں اس کا ذکر ہے۔ لیکن وہ مطالعہ صرف
 اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اسکیم پاس ہوتے وقت ان کا نام لیا جائے۔ کہ انہوں نے مطالعہ
 کیا تھا۔ اگر ان کو اتنی نظر ہوتی۔ تو پارچے سو سال پہلے اپنی سلطنت میں یہ کام صور کرتے۔
 اب وہ کریڈٹ لے جانتے کے لئے بار بار لیجوں ندی اور ماڑہ کے پانی کا ذکر کرتے
 ہیں۔ اور ماڑہ والوں کو معلوم ہے۔ اگر ان کی نسبت ان کے لئے اچھی ہوئی تو اس
 سے پیشتر وہ یہ کام کرتے۔ نیوں ندی پر بھی ہم نے الٹیلیگیشن کے لئے عکوڈے دیا ہے
 اسی نذری سے شاید اور ماڑہ کے پانی کی سپلائی کر رہے ہیں۔ اگر اسکیم مناسب ہے

تو اس پر بھی آپا ہٹی کے لئے کچھ کر سکیں گے۔

سب سے زیادہ اعتراض حزبِ اختلاف کا گوارد کو پانی کی سپلائی کے متعلق تھا۔ میں صاحبِ اسچکر؟ یہ عرض کرو دی کہ گوارد والٹر سپلائی سیکم عن سال پہلے شروع کیا گئی ہے۔ اور گذشتہ تین سالی میں اس پر صرف چاہیں لا کھو رہے تھے خوب ہوتے ہیں۔ یہ اس عملات کے لئے کوئی بڑا کارماں نہیں۔ یہ شہر و پہنچ کے پانی کا نتیجہ تھا۔ اور جسی کے ساحل سے سات کروڑ یا آٹھ کروڑ کی پیکن کے لئے فراہم کی جا رہی ہے۔ تو یہ عذر دی ہے کہ گوارد کے لوگوں کے لئے کہ اذکر پہنچ کے پانی کی سروت ہر لڑکے تھی۔ اس کے بار بار ذکر کرنے کا مطلب یہ تھا کہ دو گوارد کے لوگوں کو خواہ مخاہ اپنے سے ناراضی کر رہا تھا ہے ہیں۔ جہاں تک مونیمانی کو پانی کی سپلائی کا حق ہے۔ حکومت اس بارے میں بھی عذر کر رہی ہے۔ جیسا کہ آنے والے حام صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ ملیٹان بند کے پانی کو کیاں کے ذریعے یہ جانتے کا ہم لوگوں نے انظام کیا ہے۔ اس پر تقاضہ یہ ہے کہ چونکہ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

آنے والے پہنچی لیدر آٹ ری اپڈیشن صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ کوئا لٹا شہر میں انہیں خدا نہ ہو رہا ہے۔ کہ پہنچ کے پانی کا انظام شاید آگے ہوں کر تکمیل دو ہو جائے۔ سروت موجودہ استھانات کافی ہیں۔ لیکن کوشش یہ کہ چارہ ہی ہے۔ کہ آبادی کے بڑھنے اور صورت میں اضافہ کی بنا پر ہم اپنی طرف سے سردے اور کوشش کریں گے کہ ایک بعد جمیں اس کی مضبوطہ جگہ کے لئے تیار گریں۔

جہاں تک پلاچہ صاحب نے بہت گھری حد تک دارالگیر میں کی جو زی پیش کا ہے، اس کے متعلق میں نے ماہرین کی راستے لی ہے۔ ان کا گھنی یہ ہے کہ یہ (feasible) اس وقت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے اخراجات اس کی آمدی کے توازن سے زیادہ ہیں۔ ان کے عملادہ پیرس کچھ دستاویز نے مجھے کچھ تجارتی ہیں جن میں مکران خارائی اور پچھی کے نمائندوں کے نام قابل ذکر ہیں۔ جن جن اسکیوں کے متعلق انہوں نے انہیں رخیاں فرمایا تھا۔ مجھے انکو

کے لئے دستہ ملا با کچھ زائد نہیں بلے میں نہ دُوڑ کر لئے ہیں۔ اٹا، اللہ ان کی خواہیات پوری کرتے کی کوشش کی جائے گی۔ کہ جو زیادہ فائدہ مند ایکیں ہیں ان کو ہم اپنے پروگرام میں شامل کر لے کی کوشش کریں گے۔

آنجلی خان عصدا الصمد خان نے اس حکم کے کام اور ماہرین کی خدمات کے بارے میں کچھ شکوہ کا انہمار کیا ہے۔ ہمیں بھی ان کی گلزارشہ کا رجسٹریوں پر اطمینان نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ہم نے یہ کام اپنیں ہمیں سے کرنا ہے تھم کوششی کرتے ہیں۔ کتابت اتنی آزادی سے نہ ہو۔ بلکہ ان میں سوتی حالات مقامی راستے اور بزرگ کام پاس ہو۔ تاکہ جو فتح اب ایرجیشن پر فوج کی جائے، وہ کم از کم صحیح اور جائز طور پر خوب کی جب لے۔ ان کی جویز میں سند خوشدل خان کی قسم کا پروگرام لختا ہے جن کا ہم خود بھی اس سال رکھ کر رہے ہیں۔ اگر کچھ فائدہ مند ہوا تو اس پر کوشش کریں گے۔ اسی طرح شیعہ کیناں کے بارے میں بھی اپنی فرمایا تھا۔ جس کا اس سال ہم سروے کر رہے ہیں۔

یرے درست آنجلی میر گلی خان المفیر صاحب نے اس صورب میں کاریزون کی ایمیت اور ان کی حفاظت کے لئے چند ماعنی ارشاد فرمائی ہیں۔ جن کے مابین میں میں عرض کر دوں کہ بنکران کے آپنی کے لئے بڑا اہم سکھا ہے۔ لیکن کہم ایک پرانے طرفی کار کو اگر نظر انہا زیاد ہے تو کہا ہے ہیں۔ تراں کے ساتھ یہم سردی ہری فرود بر ت رہے ہیں۔ اور ایک نئے مشینی درد میں داخل ہوئے ہیں۔ جہاں تک نہ ترقیات کا مسلک ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ دُوڑ زیادہ۔

مسٹر اسپیکر:- سردار صاحب!

آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

دینی کمپانی م۔ اگر آپ مجھے کچھ وقت دیں۔ توہن دامنہ مل آپ کروں۔

تو سیری الکارڈ کرنے کا سطح یہ تھا۔ کہ جہاں ہم ایک جامع مصویہ سندی کے ساتھ اس صوبہ میں پڑی معتقدادیں بجرب دیں وغیرہ لگانے کی کوشش تھیں وہیں۔ وہاں ہم بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اب قبائل پاشی کے طریق کار کو کوئی نقصان نہ سنبھے۔ اس کے لئے ہم ماہرین اور مختلف لوگوں کی اکار حاصل کرتے کی ارشش کر رہے ہیں۔ لکھاڑیوں اور بیویوں کے درمیان فاصلہ کیں این مقامات پر کتنا لکھا ہو۔ تاکہ ہمارے موجودہ آبپاشی کے طریقہ کو نقصان نہ پہنچے۔ اور زیادہ حد تک طریقہ بھی اختیار کر سکیں۔ مجھے انہوں نے کہ جماں اسیکا! کہ وقت کے کم ہونے کی وجہ سے جس باقی اعتراضات کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن پونکہ حزب اختلاف کے ارکین خود پہلی تشریف نہیں رکھتے۔ اس لئے اس کی صرف دست بھی عوسمیں نہیں کی جا رہی ہے اس لئے میں اپنی خفری ختم کر رہا ہوں۔

مرٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ بائیس لاکھ روپے کے کم مطالیہ زر بدل م۔ ۱۷ (۱) (آبپاشی) را خاصات کار میں لپکر اکیس لاکھ تناولے پر زردار نوسنالاے (۹۹، ۹۹، ۹۹) روپے کی تخفیف کی جائے۔

(اس موقع پر حزب اختلاف کے میران ایوان میں دوبارہ تشریف نے آئے) جو اس خفریک تخفیف کے حق میں ہو دہ ماں کہہ دیں۔ اور جو اس کے خلاف ہوں۔ دہ نہ کہہ کر باہم اٹھائیں۔

(ایوان میں اکثریت نے اس کے خلاف رائے دی)

خفریک تخفیف رہ گئی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک رسم جو بائیس لاکھ سے تجاوز نہ ہو۔ گورنمنٹ اخراجات کی لفالت کے لئے مطالی جائے۔ اب جمال سال فتنہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۷ء کے

دوران بسلسلہ کے ۱۸ (۱۸) اکتوبر (آخر اجات کار) برداشت کرنے پڑیں گے۔
جو اس کے حق میں ہو دہ ہاں کہہ کر بنا اٹھ لیں۔ اور جو اس کے مقابل ہوں وہ نہ کہہ کر بنا
لٹھ لیں۔

(ہاں راستے الگزت میں تھے)
معاف نہیں بخوبی پاس ہو گیا۔
مطالبہ نہیں ہے ۔

Finance Minister

Mr. Speaker Sir, I now move that a sum not exceeding Rs 20,09,200/- be granted to the Governor to meet the Other Expenditure for the financial year ending on 30th June, 1973 in respect of "18—Other Revenue Expenditure excluding Establishment Charges on Irrigation.

مسٹر اسپیکر ۔ تحریک بابت کہ یہ کوئی قسم بوجیں لاکھ ذہنرا در دوسرو پر (۲۰،۰۹،۲۰۰) سے باہر نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کمیت کے لئے سماں کی جائے۔ جو مالی سال اختتام ۶ جون ۱۹۷۲ کے دوران بسلسلہ کے ۱۸ (۱۸) دیگر مالی اخراجات سوا کے مصارف مسئلہ اپنائی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اس کے حق میں ہوں وہ ہاں کہیں اور جو مقابل ہوں وہاں کہیں
معاف نہیں بخوبی پاس ہو گیا۔
مطالبہ نہیں ہے ۔

Finance Minister

Mr. Speaker Sir, I now move that a sum not exceeding Rs 44,54,850/- be granted to the Governor to meet the Other Expenditure for the financial year ending on 30th June, 1973 in respect of

18-(i) -Charges on Irrigation Establishment,

مسٹر اسپیکر اس تحریک یہ ہے کہ ایک قسم ۸۵,۵۲,۳۲,۰۹,۵۴,۰۰/- روپے سے بجاوز نہ ہو گر زکار ان اخراجات کی لفالت کے بعد مل کی جائے۔ جو اس سال لختہ ۲, ہجوم ۱۹۷۲ء کے دورانِ بیسیم ۱۸ (i) صادر عمدہ آپاٹھی برداشت کرنے پڑیں گے۔

No Opposition

بینرو مطابقہ منظور ہو گیا۔

اب مطالبہ بینرو

Finance Minister

Mr. Speaker Sir, I now move that a sum not exceeding Rs 1,47,69,310/- be granted to the Governor to meet the Other Expenditure for the financial year ending on 30th June, 1973 in respect of

“25 -General Administration”

مسٹر اسپیکر اس تحریک یہ ہے کہ ایک قسم ۲۱,۳۲,۰۹,۵۴,۰۰/- روپے سے بجاوز نہ ہو گر زکار ان اخراجات کی لفالت کے بعد مل کی جائے۔ جو اس سال لختہ ۲, ہجوم ۱۹۷۲ء کے دورانِ بیسیم ۲۵ عام نظمیت برداشت کرنے پڑیں گے۔

چامبیر غلام قادر خاں بعد حذاب اسپیکر اسی بیکٹ میشن (Move) کا ہوں یعنی ۶۴,۰۹,۳۷,۰۰/- روپے کے کسی مطالیہ پر زبردست ۲۵ عام نظمیتی میں پیدا ۶۴,۰۹,۳۷,۰۰/-

سچنپے کی تحقیق کی جائے۔

مشترکہ حکومت ہریک یو ہے کہ ۵۰،۳۶۰،۵۹،۲۴۰ رواں را رد پے کے کل مطالعہ نر لسیدہ ۷۵،۲۴۰
تمہارے نامیں موجود ۵۹،۳۶۰ را رد پے کا تحقیق کی جائے۔

جامیں میرے خلماں قادران و صدر خضراء!

میں یہاں پرانی باتوں کو نہیں دھرا دیکھا۔ لیکن چند پرانی باتیں ایسیں۔ جبھیں دہرانا ز صنعت سے متعلق
کے لئے بکریہ سکر خیال میں پورے بلوچستان کے عوام کے لئے مفید ہو گا۔ جیسا کہ میں اپنی بجٹ کی انصری
میں پسے بھی کہہ چکا ہوں۔ اگر ہم ذاتیات سے بالآخر ہر کوادر سیاست سے بالآخر ہو کر اگر ہم طاقت از
نظر ڈالیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے سکر بجٹ میں اس بیسے کا ایک آدمی بھی ہمیں ملے گا۔ اور ہم
میرا فرض ہے کہ ان حقوقی تھے موجودہ حکومت کو لکھا کر دوں۔ جیسا کہ حزب اختلاف کے ڈپٹی یونیورسٹی
نے فرمایا تھا۔ کہ یہ ایک بہت بڑی کامی ہے۔ تو میرے خیال میں یہ بھی ایک بہت بڑی کامی ہو گی۔ اگر
بلوچستان کے عوام کو یہ اس کے لئے لوگوں کو ان کے حقوق سے خودم رکھا جائے۔

اب چند چیزوں میں جذب کیج دست میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صنائع اس بیسے کے ساتھ اگر میں
یہ کہوں کہ ہمیشہ ہوتی ہاں جیسا سلوک کیا گیا ہے۔ تو یہ بے جا نہ ہو گا۔ اپ جانتے ہیں کہ صنائع اس بیسے
کو مختلف وقوتوں میں کبھی بلوچستان کے ساتھ رہنا پڑتا۔ کبھی مرکز کے ساتھ رہنا پڑتا۔ اور کبھی ان
کو کراچی کے ساتھ رہنا پڑتا، تو میں اپ کے ساتھ ایک تفصیل پیش کرتا ہوں۔ جس سے اپ اذانہ لگا
سکتے ہیں۔ کہ صنائع اس بیسے کے لئے کیا گیا ہے۔ میں صرف ٹیوب و ٹیوں کی تفصیل بتانا ہوں۔
ایک ہزار ٹیوب و ٹیوں کی تفصیل جو اس بیسے کے لئے تباہی گئی ہے۔ وہ بھی اگر ہم صحیح اعلاد و شمار
معلوم کریں گے تو زیادہ تر لوگوں نے پانچ اخراجات پر خریدے ہوں گے۔ ملکیت تینیں
چالیس مشنیں کچھ سالوں سے صنائع کو ملی ہوں۔ لیکن زیادہ تر اس بیسے کے عوام نے خریدہ کام
کیا ہے۔ جب تک اس بیسے کے تلاط کو آپ دیکھنے والی پر ۴۶،۸،۲،۶ ٹیوب دیتی ہیں۔ میں دھوٹی سے
کہ سکتا ہوں کہ اس بیسے کو قلعی طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جس طرح کہ ہم سے معزز زد دست
نے کہا کہ ہم نے پانچ سو ماں کے اندر اور ماڑہ کے لئے کچھ نہیں کیا۔ تو میں ان کی سندت

۴۸

شیخ صہرت نے اور عرض کرتا ہوں گردنی یا نی، دیسی تاریخ اور کریم سند پنائے ہیں۔ اپنے دعاویٰ حکومت میں آج اسی پالی سے اس بیان کے عوام مستفید ہو رہے ہیں۔ میں اور ماڑہ کی بات کر رہا ہوں۔

تو جواب عالیٰ امتصاذ زیر صاحب نے کاریزات کو بڑی اہمیت دی ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو ۱۹۶۷ء میں کاریزات کیلئے دس لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ لیکن ۱۹۶۸ء میں ان کاریزات کے لئے صرف چھ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ تو میں کہنا ہوں کہ یہ contradiction ہوگی کہ پہلے تو انہوں نے دس لاکھ روپے رکھے اور اس سال صرف چھ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ مجھے ایک بات یاد کی کر چاہیے۔ خدا جب حسوس دیتا ہے تو نزاکت آہی جاتی ہے۔

تو میرے معزز دوست ناابزرادہ صاحب! یہ ناکہ میں نے خاران کے عوام سے مذاق کیا۔ لیکن اس پر مجھے ایک اور شعر یاد آگیا ہے۔ کہ

ع۔ ”تیری شانِ تعالیٰ پر میری شوختی صدقۃ“

یہ اچھی بات ہے کہ خاران بحث بناؤ رہا ہے۔ اور اب مزید کچھ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہیں بلکہ ادیبے دزیر اعلیٰ کی حکومت میں عرض کروں گا۔ کہ عاصم طور پر یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے معزز سردار صاحب کی تقریر اس میں چار سے معزز ممبران صاحبین نے سئی۔ ان پر مددوم ہیں اُس کا کیا روز عمل ہوا۔ تو انہوں نے شاید یہ حسوس کیا کہ سردار صاحب یہ چاہتے ہیں کہ اس بیان کے عوام کو پھانکی برداشت کیا جائے۔ ایک چھوٹی سی مثال میں ان کی حکومت میں عرض کروں گا۔ کہ یہ ایڈمنیشنس اعمال ہے۔ کہ پورے انتظامیں اس بیان کے لوگوں کو کہا گیا ہے۔

میر عبید الحمد خان! پکنی! ۔ جناب اسپیکر!

پدرہ منٹ تک بولنا ان کا حق ہے؟

جامِ میر غلام قادر خان:۔ میں صرف یہ کہتا چیز اپنے بتانا ہوں۔ اگر اس پر غرض فراہمی۔

تو یہ ہے کہ اس بیدار کے عوام کو بکار گا ہے کہ تم اپنی بھیڑ را بکریاں روخت کرنے کے نئے اس بیدے سے کراچی بیس سے جاؤ گے۔ میں اس فرز کا نام بھی نہیں لینا چاہتا اور یہ کہا گی ہے کہ مذکون فرد کی پھٹی لاگ۔ تو آپ کو احذات دی جائیں گی۔ تو یہ سارے بوجھدار کیجئے ہے تو مجھے ہے اور اگر یہ بوجھیں کا کوئی صادر ہے تو پھر بھی جسمی ہے۔ مگر من شہر کا حکمہ نامہ بوجھیں کے علاوہ کچھیں ہو جائیں گے تو مجھے اور اگر اسید کرنا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس پیجز کو ^{reel life} مکریں گے جیسا کہ میں سنے بھٹ کی تقدیر ہے میں بھی کہا تھا۔ کہ پھر نہ کچھ قوازن ہو جائیں گے۔ جس پر وزیر اعلیٰ صاحب سنے لہما تھا کہ اس بیدے کے لوگ بھی بخیر لامسن کے سلولر کو سکتے ہیں۔ وہ میں عرض کرنا ہوں۔

قدم ایوان ^{revise} جناب! میں سنے ہے پیس کہا۔ کہ رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ ان نے اس

میں۔

جماعہ میسر علام قادر خان:— یہ رے ہے بخوبی کام مطلب یہ تھا۔ کہ کھل کی بات ہے۔ کہ ایک شخص مسی تاریخ میں جا بولتی یخداوت شاید کسی نے شکایت کی۔ کہ اس کے پاس بغیر لامسن کے ہتھیار ہے اس شخص کو جناب والا وجیل میں ڈال دیا گیا۔ اور تحقیقات ہو رہی ہے۔ تو میں اگر میں کہتا ہوں کہ اگر ایسی بات ہوئی ہے۔ تو جناب وزیر اعلیٰ اس صادر پر توجہ فرمائیں گے۔ اور انہیں کو یہ ہدایت کریں گے۔ کہ وہ ایسی چھوٹی بھجوٹی پیجزوں سے اپنے آپ کو بالآخر رکھیں۔ اور نظمہ راست کے ساتھ میں قوازن روا کریں جیسا کہ میرے درست عہد از جلن صاحب نے کہا کہ ہم نے اس بیدے کے لئے بہت ساری ایکیں رکھی ہیں۔ ان کا شکریہ۔ لیکن وہ اگر دیکھیں کہ جن ایکیوں کو اس وقت برداشت کا راستا لایا گیا ہے۔ وہ نام کی تمام پڑائی ایکیں ہیں۔ اور ان کو بھٹکے ہیں ^{revise} کیا گیا ہے۔ کہنا کہ یہ میرا احسان ہے اور میں نے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر صلح کا ہے قانونی حق ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہب ڈیم کے لئے آپ نے ایک گروڑ روپے رکھے ہیں۔ میں یہ درستم آگئی۔ صوبہ سندھ نے بھی ہب ڈیم کے لئے دستم دیا ہے۔ تو یہ ایک مشترک

ذمہ داری ہے۔ سندھ والے بھوکر سکتے ہیں۔ کہ ہمارا تم سے کوئی متعلق نہیں۔ البتہ ہم نے بھی قربانیاں دی ہیں۔ اور جن کا ذکر میں کہتا ہوں اسکے لیے ایوان میں کرنا ضرور ہے۔ اور اس حکومت کو تو ساختہ، ستر دن بھی ہیں گذرے ہیں اور یہ کہہ دینا کہ تمام مسائل پر غصہ کریں۔ اور سارا کچھ کام یہ حکومت کر دے گی۔ یہ بھی غلط بات ہے۔ البتہ میں اسید کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت یہ تصور اپنے ذہن میں رکھے گی۔ کہ ہم سب بوجٹتی فی بیں۔ اور ہر ایک کے مفاد کا جیسا رکھے گی۔

ایک بات رہ گئی میں اپنے مفترم بولانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ انہوں

مسٹر اسپیکر! — جام صاحب نظم و نسق کے متعلق بات کریں۔

جام سیر غلام قادر خان! — توجہ ایڈ منسٹریشن کے متعلق عرض ہے۔ کہ ان کو پرانی بائیں اپنے ذہن سے لکال دینا پڑی۔ جس طرح کہ کہا گیا ہے۔ کہ اب ایک الیسی دفنا اس ملک میں پونچ چاہیئے۔ جو ملک اور قوم کے۔ لیکن فائدہ مند ہو۔

مسٹر اسپیکر! — یہ جو کٹ موشن ہے۔ یہ جام صاحب۔ خان عبدالصمد خان اور پراچہ صاحب ان نیزوں نے دیا ہے۔ تواب خان عبدالصمد خان بولیں گے۔

خان عبدالصمد خان! — جناب اسپیکر صاحب!

پندرہ منٹ میں صرف میں باہر سے آئی ہوئی شکایات کے پندوں کو ہی پیش کر سکوں گا۔ ہر کے بنانے پر دو آدمی ملت ہوتے۔ اور ابھو تک اس پر کوئی ایکٹھن نہیں لیا گیا ہے۔ اس میں غیب بات یہ ہے۔ کہ جب شکایتی لوگ ڈپٹی کمشٹر صاحب ہی کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ بھے اس وقت بہت زیادہ گری لگ رہی ہے۔ میں موقع پر جانے کی تکلیف نہیں کر سکتا ہوں۔

۷۱

شاید امریکہ کے نظام میں بھی ہے لیکن ہیں۔ جس کو پاکستان پورٹ کہا جاتا ہے۔ اور جو پارٹی
حکومت بر سر اقتدار آئی ہے۔ اس کے منظور نظر اس پر مقرر ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ پہلے
اس پر سٹپ پر ہوتے ہیں۔ اور وہ از خود شریعت کو درپا سفرا دے دیتے ہیں۔ جس حکومت
کی یہ پالیسی سوم ہونی ہے۔ کہ بھارت کی تمام باعزت لوگوں رپاکن پرست پر تفضیل کی
جائے۔ سیکھ ٹریٹی ہیں کوئی بھان سوانی نیازی کے جو سیکھ ٹریٹی کے عہد سے پر فائز ہے
نہیں ہے۔ انہوں نے ان کو مختلف بہادری سے لکھا اور ان کی جگہ اپنے آدمیوں کو لائے۔ اور
اس کے بعد تادلوں کے سند میں سیکھ ٹریٹی میں سیکھ افسروں تک کے عہد بیان دیں کہ جو
پشت بولنے والے تھے۔ چن چن کر ان کا تبادلہ کر دیا۔ اور ان کی جگہ پر غیر بخوبی لوگوں کو لے کر سیکھ
افسروں کی بیجوں پر فیر پہنچوں گوگوں کو جو بہت ہی جو نیز ہے ان کو لے کئے۔

جناب! میں نے اپنی ایک تقریر میں لکھا۔ کہ میں بوجہستان کی اس حکومت کی توجہ جتنا سمجھا
جتنا کہ تو انہا اور اس حکومت کے اس میں سے اس بارے میں بحث کر رہا تھا۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ بوجہستان کی
کل سیوا ایک معزز حکومت نہ سے اس بارے میں بحث کر رہا تھا۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ بوجہستان کی
کا ہے۔ اگر بوجہستان خاص ایک گروہ، ٹوٹے یا اصل اور ایک زبان کے لوگوں کے لئے ہے۔ تو یہیں اس
کی امداد بہتری اور سبق سے کیا فائدہ ہے۔ اور اگر بوجہستان ہم سب کا ہے۔ ان کا اور ہمارا دوستوں کا
ہے۔ تو اس میں ہمیں بھی دیکی حقوق اگر ہوں گے۔ تو ہم تعاون کر سکتے ہیں۔

اپ کو افسروں کا ایک کار رام اور بتانا ہوں۔ خدا کرت اس کا اس حکومت کے تسلیق نہ ہو
ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں آپ کو یہ المناک خط کہہ رہا ہوں۔ تو یہ سُنْهَادا: اور آزان
کو لواہ اور نائلیں آگ کلکتی جا رہی ہے۔ بالترتیب۔ ۲۲۰ افراد جہاد میں۔ ۸۰ کو لاہ بہ ساروں
اور ۱۰۰ افراد گریٹر میں گرفتار کئے جائیں ہیں۔ شہید آغا محمد۔ محمد حسن پہلی عوای حکومت پر قربان
ہو گئے ہیں۔ ان کو درمذہ صفت سردار صاحب شاہی کے حکم سے نظم اور اللہ نے شوٹ کیا ہے
جو کہ جائیگر داری نظام مشک کی وسیعی سے انکا رکر رہے تھے۔ جنہیں کے غلاف آواز اُجھا رہے
تھے۔ جس کا نصب العین ایڈی آزادی حاصل کرنا تھا۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی جرم نہ تھا
بوجہستان کے بیان میں جہاد کا سکل اٹھا کر اپنے طریقہ اور میں جو اس کا حق تباہ کیا ہے۔ میر علام

ساختی اس دقت جیوں میں خوبیں کر دیے گئے ہیں۔ ہم صرف اس نے بیٹھ گیا۔ کہ جیس اس دقت سرواروں کے ساختہ سخنداں میں کیس کر رہا تھا۔ ہماری آخری پیشی ۲۹ مریمی کو بھی۔ جس میں ان کو شکت ہوئی اور انہوں نے اشتایی کا دردانا کرنے کا ارادہ کیا۔ اور انہوں نے ہمارے ملاجی میں ظلم و بربریت کا وہ عکس شروع کیا۔ جسے چنگیز خان تزاری نے کیا۔ یا ہمارے خان سنه بعد داد کو تباہ کیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہمارا قصور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی زین ہر صدیوں سے ہمارے آباؤ اجداد کے قبضے میں چلی آ رہی ہے۔ ہم اس زین پر پوری تکمیل رکھتے ہیں۔ اور ہم لوگوں نے خون پسند ایک کرکے اس پھری اور بجزیرہ میں کو آیا کیا۔ ہم نے اس کی بہت خدمت کی۔ اس زین پر ہل چلا یا۔ زیع بیویا اور پانی دیا۔ کسی شخص نے کوئی خدمت نہیں کی۔ تیکیں گردانٹ کو نہیں دیا۔ ہمروں اس زین کے سر طرح تکمیل ہو سکتے ہیں، جب ان زینوں کو ہم نے آباؤ کیا ہے۔ قابلِ بحث بنایا ہے۔ عرصہ آٹھ سال سے تیکی ہم دیتے آ رہے ہیں۔ ہم اپنا زینوں کو فروخت بھی کرتے ہیں۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ یہ سب انسوں کی غلطی ہو، حکومت کی منتداہی نہ ہو۔ میں حکومت کی توجہ پھر اس طرف دلتا ہوں۔ کاشت لیک کام عامل۔ — — — — —

فتائدِ ایوان :- اپ ان کا نام بتائیں؟

عبد الصمد خان اچھڑی اس حکومت کا سربراہ ہونے ہوئے اپ کے لئے یہ معلوم کرنا آسان ہے۔ مجھ سے اگر کہہ دا جا سکتے ہیں۔ تو میں سید علی الکریم۔ ماسٹر العطاءں احمد بن بخشو۔ سید محمد۔ میر خان۔ ماحمدا میں نہ ہو۔ خدا نکھنے والے ہیں۔

فتائدِ ایوان :- سے کہہ دار مکان بتے؟

عبد الصمد خان اچھڑی :- یہ کراچی سے ہے۔

اس کے علاوہ اور اپ کو سماں۔ افسوس کا معامل ہے۔ کہ جائے گھر میں گلگلی ہوئی ہے۔

لیکن نیشن مراہی پارٹی والے کہ رہے۔ کوچھاڑ کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں کسی کو گرفتاری نہیں کی گیا ہے۔ یہ افسوس کا حکم ہے۔ وہاں پہاڑیں بھی ہوتی ہے۔ ہر ان کے پہنے گردیں جس آگ لگی ہوئی ہوتی۔ آن کا کیا حال ہوتا۔ لیکن دُہ تو کوئی میں یہی ہیں۔ لیکن جیز۔ تو میں پہنے بھی ذریعاتی صاحب کی خدمت میں عرض کر جاہوں کو سندھیاں ختم نہیں ہو گا۔ کوئی چیز نہیں سیکھنے ہوئی ہے۔ اگر پالیسی بھی رہی کہ سو سال چینز کو اپ دصول کرنے رہے۔ اپ بظاہر بالکل نظر آتے رہے۔ لیکن کسی حکومت یا کسی حاکم کی ایک نظر نے اس سے اپ کو خود کیا۔ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کو خود کیا۔ تو ان کو میر حقوق کرو دیا گا۔ کہ اس حد تک کوچھانے کے لئے کوئی قدم اٹھایا جائے ایک اور صاحب ہیں جو سید بیکل کا بیٹا میں داخلہ کے متعلق شکایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہیں۔ بلکہ صرف (over-age) قرار دے کر داخلہ سے خود کیا جائیے ہے لیکن اس کے بعد دادا اور آدمیوں کی لفڑا شم اور عقبہ الحد کو داخلہ دیا جائیے۔ جو (over-age) تھے اور آن ور (casual) ستوڈنٹ کی صیحت سے تقسیم حاصل کرنے کا موقع دیا گیا ہے یہ چاہتے ہیں کہ انہیں بھی دیجی حقوق دیئے جائیں جو دوسروں کو دیے گئے ہیں۔ بیسکے بزرگ آنے زیادہ ہیں۔

یہ تھوکش ترین نہرتو پرانی رو دلکش کا خط ہے۔ یہ اپ کے جزیل اٹیڈ منٹریشن والے کر رہے ہیں اس کے بعد میں اپ کی وجہ چمن والے دائیں کی طرف میبدول کرنا ہوں۔ یہ ابھی تک بغیر بازیں کے پڑا ہے۔ اور ستم کر لیتی ہے۔ کہ ذریعاتی صاحب جیسے نجیہہ آدمی نے کہا کہ ہم کسی آدمی کو ذریعاتی کی ملاتے میں پاپوڑ نہیں بن سکتے۔ ہر دلعزیزی کا جہاں تک تعلق رکھا۔ وہ ایکشہ بیک آپ کے سامنے آگی۔ ہاتھ کلکن کو آرسی کیا؟ آپ کے اسیدوار کی صفائت حذیط ہوئی۔ اور میں اپ کے علاقے میں آؤتھے سے زیادہ دوٹے کر کا سیاہ ہوا۔ پاپوڈیسری کا میران آپ کے سامنے یہ ہونا چاہیے۔ ایک آدمی کو جو اپ کا حصیکیدار ہے۔ آپ کا راشن ڈیلر ہے۔ آپ کا جزیل ہلدر ہے۔ وہ آپ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہی میں کرتعجب ہوا۔ کہ ہاتھے ہاں کہتے ہیں۔ کہ جوبات عورتوں نکل پہنچ جاتی ہے۔ وہ انتہائی (serious) ہوئی ہے۔ بیری عزیزہ مس نصیلہ عالمیاں صدھجہ نے فرمایا کہ جو لوٹھا اسیں پڑھئے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری عجز متعلق ہائیں ہیں۔

سرکاری خان نے کہا کہ ڈپلی مکٹر کو بڑے اپنے پھرستہ ملازم ہے جو خرازی ہے۔ ذہ بیری قوم کا ہے اور بیری اس کے ساتھ رشتہ داری ہے۔ اس نے آپ کے جلسے کا انعام کیا تھا۔ اس سفارت کی پوشش خرچ کے جلا تھی۔ اس نے اس کی محاب طلبی کی اصل لفظ یہ ہے۔ کہ بزرگ یونیورسٹیوں ڈپلی مکٹر کو کام کا لئے سی چین کو مقام جواب طلبی۔ ملٹی سس فوجی تھیں جبکہ پروٹوپریوری کو نیپ پشتون خواہ کے صدر عبدالصمد خان اچکزئی اور اس کے ساتھی درپرہ کو آپ کے خفر پر مدح و شکر۔ پارٹی کے جلسے کا اور ایکشن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپ نے سرکاری ملازم ہونے پر یونیورسیٹیوں کو اپنے گھر کھانا کی نے کی دعوت دی۔ اور انہیں پرانے گھر یکوں بٹھایا۔ جب کہ بخشش سرکاری ملازم آپ کو اس امر کی اجازت نہیں ہے۔ مہنا درد دن کے اندر سبھی آپ سے اس کا خریری جواب طلب کرتے ہیں۔ خیر عالم یہاں ختنہ نہیں ہوتا ہے۔ بیرے بیٹھے ملازمت ہیں ہیں۔ بیرا بھیجا اور عزیز ملازمت ہیں ہے۔ اگر قاعدہ یہ ہے کہ کوئی ایسی کامبیر کو کیا پارٹی کا رکن کی سرکاری ملازم کے گھر نہیں ٹھیں سکتا ہے۔ تو مجھے اپنی ساری زندگی پر خود کرنا پڑے گا۔ کہ یا تو ادمی ملازمت کرے۔ یا پھر اس قسم کی سزا یہی برداشت کرے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سزا یہی شیخ حمدیہ اور گورنمنٹ سی کے ساتھ دفن ہو گیں۔ یہ خداونکے بچوں نے اس جرم ہیں کہ انہوں نے مجھے خانا کھدیا تھا۔ جسیں میرے دوست نائب خیر بخش خان بھی شامل تھے۔ اس جرم میں ایک سال بکھر اس سے زیادہ چباب کی گئی میں تبدیل ہوئی گئی سزا کاٹی ہے۔ اور اگر آپ نے یہ کہا کہ یہ بول ہے۔ تو کوئی سیاسی آدمی، وزراء تو اس سے ضرور مستثنی ہوں گے۔ سرکاری پارٹی کے ممبر یہی اس دل سے مستثنی ہوں گے۔ پوزیشن کا کوئی میرے یہیں کر سکتا ہے۔ کہ اپنے کسی عزیز کے گھر میں ملنے جائے۔ روٹی کھائے۔ اور قتوڑی دیر آرام کرے۔ تو یہیں یہ بتانا چاہیے۔ تاکہ ہم اپنی زندگی کا نصف اور رشتہ بدیل ہیں۔ ابھی یہ معاملہ تازہ ہی تھا کہ ہیں اسلامی ہے کہ سبی کے ڈپلی مکٹر صاحب نے اپنے مالکت افسروں کو حکم دیا ہے کہ اپوزیشن کے قسم کیں مشرشیاتی کے خلاف مقدمہ بناؤ۔ اس پر زندگی اجھیں کر دو۔ اور جب ذہ اس ہیں کافی نہیں ہوا۔ تو اس آفسر کو وہاں سے ہٹا دیا گی۔ وہاں سے تبدیل کر دیا گی۔

یہ چھر کہوں گا کہ خدا کرے ہماری حکومت کا اس میں اشارہ نہ ہو۔ اگر اس ہے تو یہ بڑی

۴۵

تیجھی کی بات ہے۔ ایک بات اور جو خود دزیر اعلیٰ صاحب سے کہی ہتی۔ دُریز کو مستونگ کے سوڈاٹ اکٹھ پوچھ کے تھے۔ اور انہوں نے درمیان میں قرآن شریعت رکھا تھا۔ اور اس پر حدیث ہٹھی یا لھتا۔ کہ ہم کتنے بوق کو ہاتھ نہیں دکایں گے۔ اور اس کے باوجود دنیل میں ہیں ہوں گے۔ اس دانہ پر دزیر اعلیٰ خدا کو وزیر اعلیٰ صاحب حلفت و ناداری کے سلسلے میں سوڈاٹ دیکھیں ہیں جائیں گے۔

ذوہ اس بات کا تذکرہ کریں گے۔ اور جو بھی اس کا ذمہ دار ہے۔ ہم کو ملک کریکے لیکن ملک پر ہر کجا ٹھیک ہے۔ بھوؤں کی ماڑبرداری ہونی چاہیئے۔ بچوں کے ساتھ زرم رہیہ اختیار کرنا چاہیئے۔ دنیا کو وزیر اعلیٰ صاحب سے لپٹنے والے دستے کو ہدایت کی کہ ذوہ سیاسیات میں حصہ لیں۔ نواب ریاستی، بیرونی یا کسی اور کی مخالفت ہو۔ کوئی حریج نہیں۔ یہ اُن کے الفاظ ہے۔ اگر یہ قسم اور ذبھوں کا یہ حال ہو۔ تو ہم کہاں جائیں گے۔ اس اپیل منٹریشن پر خرچ کرنے کا کیا فائدہ ہو گا۔ اس کے علاوہ دنیا سردار صاحب نے کہا کہ اگر کوئی ہماری مخالفت کرے گا۔ یا ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالے گا۔ یا ہمارے پروگرام میں رکاوٹ بنے گا۔ تو ذوہ ہماری لاشوں پر سے گذر کر ایسا کر سکے گا۔ یا ہم اُن کی لاشوں پر سے گذریں گے۔

جناب اعلیٰ اُبیدیت کی جگہ بیٹھ بکھر کا، دایج اس نے چلا۔ کہ اس مضم کی خرابیاں دو۔ ہو سکیں۔ اور پھر بوجھستان ہیسے ملک میں پرستی سے یا خوش تیقی سے بدی بالخصوص مسئلہ درمنش بیان ہلکی ہے۔ یہ اپنی حکومت اور ساتھیوں سے بڑے عاجزانہ طور پر دخواست کرنا ہوں اور اُن کی شان اور ہند کا خیال رکھ کر یہ کہتا ہوں کہ یہ طبقہ بول دیا جائے۔ اس طریقے سے ملک آباد نہیں ہو گا۔ بلکہ دیران ہو گا۔

ستر اسپیکر:— ستر پاچہ!

میاں سیف الدین خان پرچھ:— جناب اسپیکر ایں نے یہ کل موشن اس دامت پیش کیا۔ کہ جس کو درمنش کی پالیسی کی مخالفت کر سکوں۔ سب سے پہلے دزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں یہ مزماں ایک ۷۶-۷۷ء میں کل بیوچھستان کا (one year yield) ۸ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے پر بھوگا۔

جس میں سندھ بیکسر ۲ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنور ۱۹۴۷ء میں
صوبائی نیکس ۲ کروڑ ۴۱ لاکھ روپے ہیں۔ جناب اسپیکر! اب اپنے گزندزاری میں کم ۲ کروڑ
۴۹ لاکھ روپے میں سے ایک کروڑ ۵۶ لاکھ روپے جنرل ایڈمنسٹریشن پر خرچ ہو رہے ہیں
یعنی کہ صوبہ پنجاب میں اس دستخط دبادیک آگئا۔ کہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے اندر لوگوں کو زیریں
فرماہم کی جائیں۔ میں اپنی حکومت سے یہ بار بار درخواست کر رہا ہوں کہ اس صوبہ کی مزیدی کو
کو دیکھتے ہوئے جنرل ایڈمنسٹریشن کے اخراجات کو کم کیا جائے۔ اور صوبے کی امدانی کے مطابق
مسدروں کا چاہئے۔ جوں تک جنرل ایڈمنسٹریشن کے کار ناولوں کا تسلیم ہے۔ وہ دو تین دن ہے
بخارے سامنے آفکار ہوئے۔ ایسا خوفناک طوفان کو کوئی شہر میں بھرے علم کے مطابق بھی ہیں
کیا ہے۔ یہ طوفان ۲۱ مئی کو ہوا ہے۔ اُس کی تباہی کا اندازہ آپ خود جاہشده
گھروں کے ذریعے لگا سکتے ہیں۔ یا پھر انباروں کے ذریعے اندازہ لگ سکتا ہے۔ آپ نے
خود متاثرہ علاقوں کا دورہ بھی کیا ہے۔ اور دیگر ایکین نے بھی متاثرہ مدداتے دیکھے

حزب اخلاق کی طرف سے میں ریاستی صاحب، خان صاحب اور دوسرے ایکین بھی
گئے ہیں۔ حق تو ان کا یہ تھا۔ کہ جنرل ایڈمنسٹریشن ان دکھنی لوگوں کے لئے فراہم بندوبست کرنا
اور طوفان کے بعد فوراً طوفان زدہ لوگوں کے لئے کمپ ڈھانٹے۔ اور جو لوگ ہے گھروں
جس کے گھر طوفان میں تباہ ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے راتیں اپنے بال پھوپھیت کھلے اسماں کے
پیچے گذاریں ہیں۔ ان کے لئے ان کمپوں میں بندوبست کیا جانا۔ اندھاں کے لئے کمپوں
اور ہماراں کا انتظام کیا جانا۔ اس کے علاوہ کارکرہ دوڑ نایکف میڈ اور دیگر بیماریوں کی
ردک خاتم کے لئے دیکھی ششی کا بندوبست کیا جانا۔ تاکہ یہ صیحت زدہ لوگ بیماریوں میں
سمیت لانے ہو جائیں۔ جہاں پر بارش کے باقی سے بڑے بڑے تالاب بننے ہوئے ہیں۔ اور
باقی ابتدک وہاں پر کھڑا ہے۔ ہر قویہ چاہئیہ تھا۔ کہ دہان پر پل پلکا کر اس پانی کی نکاسی
کی جاتی آج میں نے اخباریں پڑھا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ان لوگوں کے لئے ریلیف فنڈ
میں ایک لاکھ روپے ہماری صکوت کو دیا ہے۔ حق تو یہ تھا کہ اس ستم کی وقت میں ان لوگوں کو
لپٹھ گھر جو تباہ ہو گئے ہیں۔ بناءً کے لئے دسی جاتی۔ مگر انکوں ہے کہ ہماری ایڈمنسٹریشن اور

حکومت کی فوج داں نہیں بھڑا سکتا ہے۔ ان کے دوستیں یہ ہوا ہے۔ ابتو نے جسیں جسیں
رہے فتحا مذکور کئے ہیں۔ اور مجھے مسلم ہوا ہے۔ کوئی لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہ ہم اس کو تحریل
نہیں کرتے۔ یہ بخاری جیزیل ایڈمنیسٹریشن اور موجودہ حکومت کا کام نہ ہے۔ اب یہ اس ذمہ داری
سے ہیں پا سکتے ہیں۔

جانب اپیکرو! جیزیل ایڈمنیسٹریشن ہر قیاس داسٹے ہے۔ کہ جب کوئی ایسی صعیبت آئے تو
ذرائع مصل کیا جائے۔ میں نے اسے ہے۔ جب ۱۹۷۵ء میں زلزلہ آیا تھا۔ تو جیزیل ایڈمنیسٹریشن
نے پڑھے شاذدار طریقے سے کام کیا تھا۔ جب گھریلوں کے زمانے میں یہ جیزیل ہو سکتی ہیں تو یقیناً ہیں
وقوع ہے۔ کہ بخاری عوایی حکومت کے ذریعے ایسے اچھی ہوں۔ مگر اخنوں؟ ایسا نہ پڑھا اور
ایسیں تک لوگ در بدر پڑھتے ہوئے ہیں۔ اور کہ جب ہم ایسیں لفڑیوں کو کہے تھے کہ وہ پر بھاش
کر رہے تھے۔ اس وقت ایسیں کے باہر ایک جلوس یہ اجتبايع کر رہا تھا۔ کہ بخاری عوایی حکومت اور
جیزیل ایڈمنیسٹریشن نے صعبت زدہ لوگوں کے لئے کچھ کیا ہے۔ ہم در بدر ہیں۔

جانب اپیکرو! ایڈمنیسٹریشن کے سلطنتیں اس سے پہنچ کر میں درسرے صنون پر جاؤں
سمجھے دوست میں بھے ایک اور لفہتہ دیا ہے۔ کہ بخاری حکومت اہل پولیگل پارٹنرز کو (confidential)
کے مطابق درسرے صوبوں اور مرکز سے ریلیف فرماں میں دستم دینے کے لئے اپیل کرے۔ مگر یہ
چیزیں رہیں رہیں۔ اب چونکہ وقت بہت طوڑا ہے۔ اور پیزورہ مرنٹ ہیں۔ میں ایک دوپاہیز ف
کے متلف اور عرض کرتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت ہمارا شہر ایک کھوکھوں کا شہر
بن رہا ہے۔ جبکہ آپ جائیں گے۔ کھوکھوں کے بازار کے بازار ہیں۔ اگر لوگوں کو کھو کے بنانے
کی اجازت روزگار کے لئے دی جائے اور جنہوں نے جگہوں پر دی جائے۔ تو اس پر میں اعتراض نہیں کرنا
ہوں۔ اب یہ حکومت کا کام ہے۔ کہ وہ دیکھے کہ کون کون سے بازاروں میں کھو کے بنانے کی اجازت دی
جائے اور کس جگہ رہی جائے۔ بلکہ ایک جیزیل میں صورت اعتراض کر دوں گا۔ کہ نائز بریگیڈ کے سامنے
کھو کے بن گئے ہیں اُن سے اُپر اجرا کے ساتھ ایک کھوکھی تھی۔ اس کے ساتھ کھو کے بن گئے ہیں۔ اور
جبکہ اس بریگیڈ دوست سخن کرتے ہیں۔ کہ بھائی یہ سارے سڑکوں کو صاف کر دے۔ اور اگر ہم کسی کارروائی

۶۲

دیجہ سے دس پہنچہ عہد بھی لیت ہو جائیں ۔ تو سارے شہر میں تباہی پیغام دیتے گی ۔ اس پر کوئی محظی
داوی نہیں نہیں از بریگیڈ اول کے ساتھ جگڑا کیا ۔ اور ایسا سکھ باتی عدو میونسپلی کے ذریعہ جنرل
ٹینٹنٹریشن نکل دینا یا کیا ہے ۔ مگر اج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے ۔ کل اگر خدا غیرہ
سمی پہنچتا تو اس میں آگ لکھ کر کمیٹی ہائی کورٹ کا نتیجہ سخن نہیں کہ ابھی روکا دوئی کی وجہ سے بازار جلوی
پہنچ ہے اگر یا صد کے علاوہ جل کر تباہ ہو جائیں ۔ یہ الی اہم ہے، جس کی طرف ہماری جنرل
ٹینٹنٹریشن کو توجہ دینی پڑے ۔ اب ٹینٹنٹ کے مکاواں کے متعلق ذرا سیش ہے :

سوی ہسپتال کے پہنچ کو اڑ رہے ہیں ۔ مگر ٹینٹنٹ نے اپنے سٹاف کے لئے بنا کے ہیں۔ مگر ہر سے
نوش تیں لا دیا گیا ہے، اور یہ اخبار میں بھی آتا ہے ۔ ایک شخص محمد سعید خان سوی ہسپتال میں میں زس ۴۴
اگسٹ نے بھر کر ٹریال کی ہے ۔ اس کی جزو ۲۷ رجون کے اخبار میں آئی ہے ۔ یہ اخبار کی کہانی ہے۔ مگر اخبار
کا نام اس وقت نہیں ہے۔ بیری مصلویات میں یہ بات ہے۔ کہ جب کوئی آدمی ٹرانسفر ہو جانا ہے۔
تو پھر وہ اپنا گھر پر ٹوٹی پر دے دیتا ہے۔ دوسرے افراد کو اصولاً تو یہ ہونا چاہیے۔ کہ جو کوئی کسی
گھر میں بیٹھا ہوئا ہے۔ اگر اس کا نیا دل ہو جائے تو وہ جانتے وقت اسکی آدمی کو دو ٹھندر سے جو
اس کی جگہ پر تعینات ہو کر کیا ہو۔ مگر ایسا نہیں ہوتا ہے۔ جو افسران باہر سے چار چار سو سیل دوسرے
بہاں پر کتے ہیں۔ ان کو ہماری موجودہ حکومت کوچھ ہے۔ کہ تم دس یا پانچہ فی صد لے لو۔ یا جو بھی
ہے وہ ہاؤس رینٹ لے لو۔ یہم اس گھر کو ناٹی نہیں کر سکتے ہیں۔

اگر سات فی صد ہاؤس رینٹ ہے۔ تو اگر دس روپے کا ملازم ہے۔ تو اس کو چندہ روپے میں
لے گے۔ جتنا ایسا کون گھر را مکرہ ہے۔ جو موجودہ نہیں مہوار کرایہ پر ملتا ہے؟ یہ تو بڑی چوری چھوٹی باتیں
ہیں جن کی ہیں نے وضاحت کی ہے۔ جلدی جلدی میں مشاکوں کے تصور پر بیان کر رہا ہوں۔ کیونکہ
وقت بہت قصور ہے۔

مسٹر اسپیکر ۔۔۔ اپ کے لئے مرٹ ٹائیٹ عہد اور ہیں ۔

میال سعیف اللہ خان پر اچھا ہے۔ ٹنیک ہے ۔

اپنے ایڈمنیسٹریشن کا حال ٹرکیوں کے متعلق ہیں؟ ہماری گرفتاری کے پاس ٹرکیوں کی کم خواہ ۱۱۷ ہے۔ جسیں یعنی تو ۵۵ لکھ یا ۱۹ میں آئے تھے۔ اور ۱۹ میں تھے ۱۹۶۳ میں باقی اس سک ٹرکیو کا نام ہے ہیں۔ ان کا ذرا کارنامہ دیکھئے ۱۱۷ ٹرکیو میں سے ایک ٹرکیو میں ایک سال کے اندر اس طبق ۴۲ گھنٹے کام کیا ہے۔ یعنی کہ اگر میں یعنی تو دلوں کا بھی سال دکھلوں۔ علیہ اور دسری ۵۷ ہفتہ دارچسٹیاں بھی دکھال دوں۔ تو اس حساب سے ایک ٹرکیو نے روزانہ ایک گھنٹہ میں منت کام کیا ہے۔ یہ ہماری ایڈمنیسٹریشن ہے اور یہ ہماری کواليٰ ہے۔ اگر حکومت نے زراعت کو ترقی دیتی ہے۔ اور لاکھوں روپے خرچ کرنے والے (performance) کو پہنچانے کے لئے اس

جناب اسپیکر! اس عززِ ایوان کے ذریعے چاہتا ہوں کہ یہ تمام خامیاں اپنی موجودہ حکومت نکل پہنچاؤں۔ پہاں پر موجودہ حکومت کا تصور ہیں ہے۔ میں وقت و قیمت کی تسلیم کرنا رہتا ہوں۔ اب چونکہ نما حکومت کو دہ مہینے ہو گئے ہیں۔ پاہنے والے ہیں۔ جو معاملات ان کے دوڑ کے ہیں۔ جیسے یہ مدد و بیان کا معاملہ ہے۔ جس میں ایڈمنیسٹریشن نے ملکیت اہل کا ثبوت دیا ہے۔ اس کی ذمہ داری سے کسی طرح بھی ہماری موجودہ حکومت اپنا دامن پاک بنو کر سکتا ہے۔

لا، اینہاً کوڈر کے متعلق ہم سے دوست خیرم عبد الصدیق اچکزی نے تمام باتیں بتائی ہیں ششک کام عامل اس عززِ ایوان میں پار بار آیا ہے۔ اور الیسی پیزیری اس موجودہ حکومت کے ذرور میں ہو رہی ہیں۔ جس کی ذمہ داری ہماری موجودہ حکومت کے کندھوں پر ہے۔ وہ اس سے جان لیں چکڑا سکتی ہے۔

میں ایک اور چیز کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے اور میں نے اپنی بیوی تقدیر میں بھی عرض کیا تھا۔ کہ پیلسن پارٹی کے لوگوں کو نیپ کی طرف سے تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور میں سے خیرم کوت سروار اعلاء اللہ صاحب نے بھی یعنی دلایا تھا۔ کہ الیسی پیزیری اپنی پوں گی۔ سوکھ میں اُن کی وجہ جو عالم ہیں پوچھیں چوڑا ہے۔ اس طرف دلایا چاہتا ہوں۔ کہ پیلسن پارٹی کے جھنڈے دفتروں اور گھروں سے زبردستی اُنکے گے۔ اور پیلسن پارٹی کے لوگوں کو مارا گیا۔ اور جب ایڈمنیسٹریشن کو شکایت کی گئی تو اس پر ایڈمنیسٹریشن نے کوئی ایجاد نہیں لیا۔ اگر بھی روپیہ رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں سے صوبے میں جہودیت خطرے سے ہیں ہے۔ میں بڑے مودعاً نظر پر اپنی عوامی حکومت سے درخواست کر رہا ہوں کہ اپ

۶۰

بلاہ مہر رانی ایسی چیزوں کو نہ کہیں اور کاپ روک سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ طریقہ لٹیک نہیں ہے، ہمارا صوبہ حال میں ہی نہ ہے۔ اور ہم یہاں پر بھروسیت کی اپنی اچھی روایات تکمیر کر رہے ہیں۔ اگر بھروسیت کا مطلب یہ ہے کہ دوسری سیاسی جماں سنی کو دیا یا جائے۔ ان کے جلوسوں میں خل ڈالا جائے۔ ان کے عین درجہ اور جسیں ابھی کی کاروں پر پڑوں پھر رکا جائے۔ اور کسی لٹکائی کی کوشش کی جائے۔ یا جلوسوں کو درجہ پر یہی جائے۔ یا ان لوگوں کی چوریاں کرو دی جائیں۔ اور حال ہی میں جو واقعہ تھے میں ہوا ہے۔ اس کو آپ دیکھیں۔ ہماری اپنی مشائیں کاہی کام ہے۔ کہ جب ایسی شکایات موصول ہوں تو وہ واکھن ہیں۔ مجھے ایسی ہے کہ ہماری موجودہ حکومت اور وزیر اعلیٰ خدا ایسی چیزوں نہیں چاہتے ہوں گے۔ مگر میں ان سے دوست کروں گا کہ وہ کارروزوں کو کنٹرول کریں۔ اور اگر نہیں کریں گے تو آخر کار لفڑان اسی صورتے کا ہرگز

مشراست پیکر۔ اب ایوان کو آدمیتی گھنٹے کے لئے مستوی کیا جانا ہے۔

{ دن بھر تین منٹ پر ایوان کی کاروائی آدمیتی گھنٹے }
کے لئے مستوی ہو گئی }

{ ۱) نیکے ایوان کی کاروائی دوبارہ شروع ہوئی }

وزیر تعلیم ریسیر گل خان (پیغمبر):- جناب والا! میں اس کٹ موشن کی فیلفت کرتا ہوں۔
فخرم خان عبد الصمد خان الجزری نے اپنی لترری میں فرمایا۔ اور سوالیہ انداز میں پوچھا کہ بلوچستان میں کام ہے؟

کہ تریں جانا ہے کہ بلوچستان بلوچوں کا دھن ہے۔ لیکن یہ شاید تنگ لفڑی خیال ہوگا یہ فیض چہری نظر ہے۔ لہذا میں ایسا نہیں کہتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان اُن سب لوگوں کا ہے۔ جو بلوچستان میں آباد ہیں۔ جو بلوچستان کے ساتھ پہنچ سود و زیان کو راستہ رکھتے ہیں بلوچستان لوگوں کے دکھ درد اور تکالیف کو کیاں سمجھتے ہیں۔ بلوچستان کی ایک قبیلہ۔ قومیت یا طبقت کا نہیں ہے۔

ہم، ہماری جماعت، اور حکومت جو لیشیں عوای پارٹی اور جمیعت العلما، اسلام پر مستقر ہے پر یا اس امر کا اسلام کرچی ہے۔ کہ جو چنانچہ کے باشندوں کے ساتھ بیکان سلوک کیا جائے گا سب کو ایک ہی انفرادی حکم جما جائے گا۔ ملاز متلوں میں تباہت ہیں اور ذراائع معماش کے قوام و ساقی میں سب کو ایک جمیع حق حاصل ہوگا۔ یہرے حوال میں یہ کہنا سراسر زیادتی ہے۔ کہ اس حکومت نے یہ سرانجام آئندہ ہی ایک خاص گروہ یا طبقت کی طرزداری کی ہے۔ یا ایک کسی خاص گروہ اور قوتیت کے خلاف کام کیا ہے۔ ہم اس کا کام پار اسلام کرچکے ہیں۔ اور آج ہماراں معزز ایوان کے ساتھ پانچ روپے کو دہرات رہتے ہیں۔ کہ جو چنانچہ میں کسی کو اس حالت سے کڑوہ کسی مذہب سے نہیں رکھتا ہے۔ اور کون ہی نہیں بنتا ہے۔ کس معاشی طبقت کے ساتھ مشکل ہے۔ اور کیا اونٹنگر کی ہے۔ کسی کے ساتھ بھی اس نیڈا پر نامضافی نہیں کی جائے گی۔

جانب والا اس صنیعی مشکل کے معاملے کو ہمارا کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سند میں کوئی بارہ صاحث کی جا چکی ہے۔ کہ یہ مسئلہ کافوں اور سرداروں کے درمیان نہیں بلکہ یہ ایک درمیانی طبقت جو کہ پہلی پڑا ہے۔ اور کافوں کا اختصار کر رہا ہے۔ ان کے درمیان یہ ایک جگہ ہے۔ اس سلسلے میں اگر یہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ کہ دہال آگ لگادی گئی ہے۔ لوگوں کے محروم ہٹے گئے ہیں۔ عوام اور کافوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ یہرے حوال میں سراسر ہے۔ ناجائز اور مغلوب بریانی ہے۔ دہال پر حروف ایک ہی واقعہ ہوا۔ جبکہ اس طبقت نے جو کافوں اور زہینداروں کو اس پر آگ رہا تھا۔ انہوں نے اس سرکاری ڈپرنس پر مسد کیا۔ جسے میاپنی خانے میں رکھا گیا تھا۔ حکومت کے دامنِ احکامات کے پادچو دکر یہ نصیل اس میں سے کافوں کا حصہ نکالت کے بعد جو مالک اور مٹبند کا حصہ ہو گا۔ ناصفیہ مقدمہ میاپنی خانے میں ہے گا۔ تو اس دامنِ احکامات کے باوجود اہنؤں نے کافوں کا اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کی۔ اور اس ڈپرنس پر مسد کیا۔ جس پر دہال کی تعمیلدار یا کسی افسوس نے جیسے ہارے دزیا ملی صاحب اس کی پہنچے وہ معاہت کر چکے ہیں۔ گولیاں نہیں چدای۔ اور فائرنگ کی۔ جس سے ایک آدمی مارا۔ باقی جو لوگ اس میں موت تھے اس میں شک نہیں کر ان کی گرفتاری کے داریت جباری کے لگے ان میں اکثر پہاڑوں میں جا کر چپ گئے۔ لیکن بعض اہنؤں نے یعنی آپ کو حکومت کے حائل کر دیا

بہسنا تک اس مسئلہ کا تقسیل ہے کہ کسی موقع پر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے طلباء کے سامنے تقسیم کرتے ہوئے انہیں یہ کہا ہے۔ کہ تم سیاست میں حصہ لو۔ اور یہ بھی کہا کہ ہمارے ہونے والے ہیں۔ اور جو فحالت کریں گے۔ ان کو چاری لاٹوں پر سے گزرنا پڑے گا۔ یا ہم ان کی لاٹوں سے گزرنا ہو گا۔

جناب والا! میں اس اجتماع میں خود موجود تھا۔ وہاں پر طلباء کو صاف اور واضح الفاظ میں کہا گیا۔ کہ آپ اپنا قبیلی وقت اپنی تقسیم پر صرف کریں۔ آخر اس ملک اور نظام حکومت کو آپ لوگوں نے ہی چلانا ہے۔ اگر آپ تسلیم حاصل نہیں کریں گے۔ تو یہ ذمہ داری ہو۔ کل آپ کے کندھوں پر آئے دالی ہے۔ اس کے پھر آپ پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکیں گے۔ جیسا کہ لاٹوں پر سے گزرنے کا تحدیت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اور بلوچستان کا ہر راشدہ جس کو اس ملک کے ساتھ ہمسروروی ہے۔ جو اس دین کو اپنی زندگی اور ہر ایک چیز سے تریادہ مختدی اور مقدم بھتا ہے۔ اس کا بھی یہی نظر ہے ہے۔ کہ جو سازش بلوچستان کے خلاف ہو رہی ہے۔ یا ہو گی۔ کوئی شخص جو یہ جمادات کرے گا۔ کہ وہ بلوچستان کے وجود کو مٹا دے یا لفڑی میں تبدیل کرے۔ بلوچستان کے نام کو تبدیل کرے۔ یقیناً بلوچستان کا ہر عینور باشندہ جیسا کہ میں نے عرض کیا۔ کہ جسے دین کے ساتھ تھا ہے۔ دو لفڑیاً اس بات کی اجازت نہیں دے گا۔ اور اس حد تک مقابلہ کرے گا۔ جس حد تک ایک ان کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ ہم اور ہماری حکومت اور ہماری جماعت نے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کبھی یہ نہیں کہا ہے۔ کہ بلوچستان میں صرف بلوچ نہیں ہیں۔ ہم نے بار بار یہ کہا ہے کہ بلوچستان میں بلوچ۔ چخان۔ ہزارے اور بابرے آئے ہوئے بھائی جو اپنے آپ کو آباد کر کر ہیں۔ سب آباد ہیں۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ بلوچستان ایک آزاد ملک ہے۔ اور اس میں کوئی آزادی پسکھ قریب چل رہی ہو۔ ہم نے ہمیشہ ابتداء سے آج تک بلوچستان کو پاکستان کا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ اور اب بھی اس کو پاکستان کا ایک حصہ لاٹیٹھک سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جو لوگ جس انداز سے۔ برا علیہ

یا خنیہ اس سارش میں لگئے ہوئے ہیں۔ اور یہ خواب دیکھ رہے ہیں کہ وہ بلوچستان کے جنے
بھٹکتے کر رہی گے۔ وہ بلوچستان کی جنگلی ای محیثیت کو شادیں لے گے۔ وہ بلوچستان کی تاریخی ای
کو علم کر دیں گے۔ ان حضرات سے ہم پہلے بھی گذارش کر چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی بھی گذارش
کر لے رہی گئے۔ کہ جلد

ایں خیال است دھنی است دمجن

بلوچستان کے باشندے جو اپنے آپ کو اسلامی مملکت پاکستان کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔ وہ
اس پیرزی کی اجازت نہیں دیتا گے۔ چاہے ان کو اس کے لئے کتنی بڑی قدر لامبا۔ دینی پڑائے
چاہے والا! اسی سلسلے میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ اور چونکہ وقت بہت غور ڈا ہے۔
لیکن ایک بات جو ہمارے وزارشنا کے ذمیٰ لیڈر ملزم سعف الدُّل پر اچھے تر ہے وہ مکمل
کے متعلق ہے۔

جنابہ والا! اس میں شک نہیں کہ کمی اور بیوں کو کھو کر بنانے کی اجازت دی گئی رہے
واقعہ یہ ہے کہ ہمارے بے روزگار باشندے جس میں الکتریٹ پٹھاؤں کی ہے۔ اور کچھ بزرگ
بھی ہیں۔ وہ اپنے کاروبار کے لئے بجود رہتے۔ پولیس کی طرف سے ان کو ناجائز تنگ کی
جا رہا تھا۔ ان سے پیسے دھویں لئے چاہے تھے۔ اور بہ اوقات ایسا ہوتا تھا۔ کہ وہ
اپنا اٹھا کر اپنے لگدھوں پر رکھ کر یا ریڑھیوں پر لاد کر یہاں لاتے تھے۔ اور شام کو بھی
چیزوں اٹھا کر لے لے لگدھوں کو سلے جاتے تھے۔ ان کے حفظ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ ان کو
کھو کر تحریر کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن اس کی کمی و بوجہات نہیں۔ کچھ بیوں کا لاپچھا
بڑی بڑی رقومات فی جاتی تھیں۔ تو اس سلسلے میں ہم نے اسے مناسب سمجھا کہ ان شاہزادوں
پر بھیان پر کوئی رکاوٹ فریق میں پیدا نہ ہو۔ اور نظام میں کوئی گروگڑہ نہ ہو۔ تو ان غمزدوں
کو جسی کے ذریعہ معاشر میں کوئی صورت نہیں ہے۔ انہیں بھاں کھو کر تحریر کرنے کی اجازت دی
گئی ہے۔ مدارس کے ساتھ ہی ساتھ کوئی دیوبندی کیسی کوئی لکھا گیا ہے۔ کہ وہ کھو کر ہے پس
کیمی کے قواعد کے مطابق تحریر کے جائیں۔ جہاں میوں پلٹی مالے دیکھتے کہ تھا ہواہ اس

گذرگاہ میں روکا دش پیدا ہوتی ہے۔ وہاں ان کو اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ اور
نہیں دیں سمجھے۔

تو جا ب رواں! مجھے لہذا بہت کچھ ت۔ اور وقت ختم ہو رہا ہے۔ لہذا ان الفاظ کے
ساتھ میں اپنی تفہیمی ختم گرنا ہوں۔

قصایدِ الیام ۔ جایسے والا؟ میں اس تحریک کٹوئی کی مخالفت کرنا ہوں۔ وقت
حرمت پذیرہ منش ہے۔ اور مجھے تمیں مسز زمیران کی بالوں کا جواب دینا ہے۔ شاید میں مکمل نہ
کر سکوں۔

رب سے پہلے ایک مسز زمیرے میں نے رب سے پہلے تفہیمی کی تھی۔ ابھی سے
بھیجا یا میں کیں۔ سیسید نزدیک ان کا مسئلہ کٹوئی کے ساتھ کرنا براہ راست مصلحتیں
خدا۔ اس نے میں اگر ان کا جواب دوں تو میں خود (Commit yourself) کروں گا۔
سوائے اس کے کہ ایک دو بالوں کا جواب دوں گا۔ ابھی سے فرمایا کہ اس سے بدی
کے بکریاں لے جائے پہ پاہدی رکھیں گی ہے۔ دراصل لا یو سماک چونکہ اس سکھی ہے
ہے۔ اس کے بیچے ہمارے پاس کوئی ایں قانون نہیں۔ جس سے ہم اسے روک سکیں۔ سو اس
اس کے کہ دفعہ ۱۰۰۰ تا خذ کر دیں۔ اور دفعہ ۲۰۰۰ تا خذ ہوتی ہے کا اگر。 تا خذ (To commit)
ولیکھ مصلح سے باہر نہ جائے۔ یہ دفعہ آج کی ناہد کی ہوتی نہیں ہے۔ بلکہ کافی عرضے سے ناہد
کی ہو جائے۔ اس کا مطلب حرمت یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ بیلی یا بکریاں وغیرہ ایران کی طرف
یا ساحل کی طرف نہ جائیں۔ جہاں سے وہ اسکھل ہو کر باہر جائیں گے۔ جہاں تک ان کے کراچی^(Karachi)
لاٹ کا قتل ہے۔ قتل؟ آج ہم ذکری سے منع کیا ہے۔ اور نہ آپ کہ ان کو کوئی منع کر لیا
اور میرے خیال میں یہ مسز زمیر کو خود بھی پڑتا ہے۔ کہ اس بیلے جو بیلوں کے علاوہ میں
کافی (Rich) ملا تھا۔ آج اس بیلے میں آپ کہ ایک ہزار روپے میں ایک بیلی
نہیں ہے گا۔ اس کا وجہ یہ ہے کہ سارے کے سارے بیل اسکھل ہو کر باہر چلے گا اس
 تو اگر اس ستر کی پامنڈیاں نہ لگائیں، تو رب سے پہلے اگر فتح مان ہو گا۔ تو مسز زمیر کو ہو گا

سے کے ملائے تو ہو گا۔ پھر وہی آئنے کا نتیجہ کریں گے۔ کہ ہمارے سارے بیل تو اصل چور
بھی ہے۔ اور لوگ کاشت کی، چیز سے کریں۔

دوسرے سوال انہوں نے ایک آدمی کی گرفتاری کے متعلق اٹھایا تھا۔ کہ بغیر کامیابی کے کام
رکھنے کی وجہ سے ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک طرف تمدنیہ اعتراف کرنے ہیں۔ کہ

وہ بغیر کامیابی اسلوب رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر کسی کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اور
یہ صحت سے اس کا لفظ ان کے ملائے سے ہوتا ہے۔ لہذا اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ صاحب
ان کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ مرض کرنا میں مردروی سمجھا ہوں کہ چاہئے کوئی بھی ہو۔ اس کا لفظ
چاہئے معزز مہربک ملائے سے ہو۔ یا کسی اور ملائے سے۔ اگر کسی جگہ بھی کسی کو قانون کی خلاف
درخواست پڑتے دیکھا گی۔ تو اس کے ساتھ فرمی ہیں برقی جائیں۔

اب میں اس معزز اپارٹمنٹ کے ایک مہربکے اعتراضات کا جواب دوں گا۔ اور میں کوشش کروں
گا۔ کہ میں زیادہ وقت نہ دوں۔ کیونکہ وقت بہت کم ہے۔ انہوں نے بے بیٹا اعتراض کر
کیا ہے یہ سہی کہ اس حکومت کے آئندے کے بعد پرانیز پوسٹوں کا جگہ اس کا جوہراہ ہو رہا ہے۔ اور جس کی
Support میں انہوں نے چند شاہین ہیں کیا ہیں۔ کہ کوئی پختون سیکرٹری
انہوں نے نہیں چھوڑا۔ سارے چٹ کر لے۔ سیکشنس فورس کوئی نہیں چھوڑا اس کا سچنا یا کر دیا۔
اور سیکیوریٹی کو فلک امداد کر کے جو بغیر لوگوں کو پیغام بلازیں کے اوپر پردازش دے دیتے ہیں
جسے ایک حد تک اطمینانی سا پہنچا۔ اور صدر اس انکو سمجھ ہے۔ کہ حان صاحب جو اس معزز
اپارٹمنٹ میں بہت ہی پرانے سیاست دان بھے جاتے ہیں۔ لہذا اس سے سہٹ کر ایک بہت بھی چوڑی
خواں میں ملا گئے۔ لیکن آج یہ بات ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔ اور اس معزز ہمان کے سارے مہربک
رہے ہیں۔ کہ اس معزز مہربک صاحب نے جنہوں نے یہ اعتراض کیا۔ ان کا چھل لدپ کیا ہے
اس سے پہلے کو وہ خوش چیزیں مبتلا ہوتے۔ یہ حان صاحب کے متعلق کوئی معلومات کیا کام
کرتے یہ بات واضح ہرگز ہے۔ کہ حان صاحب کی نگاہ کی دستت کہاں تک جاتی ہے۔
دلیے بن کی اسلامی کے بنے ہیں یہ مرض کر دوں کریں ہماری گورنمنٹ آئی مدد ہے ذلیل
سارے کے سارے سیکرٹری شاہید پنڈوں نے۔ میں کوئی بے ہٹالیا۔ (خطریہ امداد میں) اور

ہا سی اینڈ ڈبلیو کے مشریعہ شاید کوئی پہنچنی ہوگا ।
 ہا ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ — علیحدہ سے بڑی وجہ لکھ دیا جائی ہے۔ پرہیز کوں تھا
 ہا فناں سسکرٹریا — سسکرٹری اور چاونی
 ہا سروسر اینڈ بجز ایڈمنیٹریشن کے مشریعہ محمد احمد پہنچن۔

- ۷ — پلانگ اینڈ ڈبلوپمنٹ کے مشریعہ اچیز نی ۱
- ۸ — ہوم ڈیپارٹمنٹ کے مشریعہ نیازی
- ۹ — بورڈ آف بیویو کے مشریعہ محمد پٹھان
- ۱۰ — لاو ڈیپارٹمنٹ کے مشریعہ رشید کا گرفتار

اب یہ ہمارے پٹھان "سیکرٹری" تھے۔ جب ہم آئے اور انہیں ہم لے نکالا ہے۔ ان
 میں سے ایک کیوں کیش اینڈ درکس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری تھے۔ ان کا تباول ہوا ہے
 ایریگیشن کے مشریعہ بساد لے پڑیں۔ اور رفتہ پاشا بوجک چیف سیکرٹری تھے
 ان کا تباول ہوا ہے۔ مشریعہ احمد کا تباول ہوا ہے۔ تو جناب یہ سارے کے ساتھ
 سیکرٹری پٹھان تھے۔ جس کو ہم نے مہیا کیا ہے؟ یہ میں عرض کروں کہ خالصاً باب
 کوئی لوگوں سے مزدورت سے زیادہ لگاؤ رہے۔ صرف ان لوگوں کی باتیں یاد رکھتے ہیں
 اور جن لوگوں سے رکاوٹ لہیں ہوتا ان لوگوں کی بائیں انہیں یاد نہیں آتیں۔ ویسے
 یہ یاد ہو گا جا لصاحب کو چھپل گوئی نہیں تھی ایک افسر مشریعہ ضریحیں مالک
 جو شاید پہلی "یامہاجد" تھے۔ اور ایک دوسرے افسر مشریعہ دردک دوہ بھی شاید پہلی
 تھے۔ ان سب کو ہٹایا گیا۔

پیرسے حمال میں خالصاً بکے حافظے نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ درست دوہ ان کو بھی
 ذکر کرتے اور اختراع کرتے۔ والستہ طور پر دوہ لوگوں پر اتنا جسم تھیں کرتے ان کی
 یادداشت کے لئے ہیں نے ان کو بتا دیا ہے۔ کہ یہ بود دکاری اُس وقت بڑی اہم
 پوسٹوں پر سے ہٹائے گئے تھے۔ شاید ان کو دھوردار بھی ٹھہرا یا گیا تھ۔ بگ انہیں نہ

شاید پتوان کے معاملے میں کوئی ہمدردی کی تھی۔ ان کا گناہ بھی ہی تھا۔ نہیں خاصاً کہ یہ بھی تباہی کہ ان دلوں پتوں افسروں کو ہم نے سترل گرفنت سے جس کے آئندہ بڑے ہی خیرخواہ ہیں۔ ہم نے دربارہ مانع تھا۔ لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اگر آپ کہ ان کی اس بات پر اعتراض ہے۔

مسئلہ صاحد خان اچکزی ۔ کیا مسٹر درک نے خود اپنی آئندے سے انکار کیا تھا۔؟

قت الدیوان ۔ نہیں سترل گرفنت نے دینے سے انکار کر دیا تھا۔

مسئلہ صاحد خان اچکزی ۔ جذب! مسٹر درک نے خود انکار کیا تھا

قت الدیوان ۔ نہیں سترل گرفنت نے انکار کیا ہے۔

مسئلہ صاحد خان اچکزی اسیں نے اس سے پوچا ہے اور اس نے کہا کہ ہم نے خداوند کیا ہے۔ یہ حال ہی میں اس سے ملا ہوں۔

Leader of the House

This Central Govt, has refused to give us, saying that a case is pending against him. If you want the details I will provide to you.

۴۶

آن کے خلاف کوئی کیس ہے۔ پوش پرینیٹ کے مردوں کے سلسلے میں اس وقت دہ کراچی میں تھے۔ اور آن کی ڈیولپمنٹی۔ اور انہا کو کیا چل رہی ہے۔ اس نئے افسوس ہم نہیں دسکتے ہیں۔

خالصاً ہب نے ایک بہت بی طباہ چڑھتے خط پر مصروف نہیں کر دیا ہے۔

مشیرِ بندِ الصمد خان اچکزی اُنی وہ جن کو ششک نے معاشرے میں قتل کیا گیا وہ اچکزی تھے؟

فتاویٰ الوال :- خان صاحب نے آن آدمیوں کی بڑی بھی چڑھتی چھپی پر مصروف نہیں کیا۔ اس کے مقابلے کچھ جواب تمیزگی خان صاحب نے بچکے ہیں۔ میں صرف اتنا کہوں گا۔ آن میں آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ یہ جو آدمی مارا گیا۔ یہ سیلف ڈیفنشن میں ملا رہا گیا۔ دہلی پر چھ آدمی یویز کے بعد ناقسم تھے۔ کی تقدیر اور گورنمنٹ فورس کی چھ سد دیوبونگی کی تھی۔ ہوا یہ کہ مغل کو سیاستی حفظ نہ اس وقت کیا۔ جب دہلی مارے گئے کامیں میں ^{صلح} _{صلح} ہونے والا تھا۔ مُلکہنہ اور ملک کا آپس میں ^{صلح} _{صلح} ہونے والا تھا۔ اس وقت گورنمنٹ نے اس فصل رکھی۔ آگریں یہ عبد الکریم جس کا اپ ذکر کر رہے ہیں۔ اُن کی ^{instigation} پر انہوں نے کہا کہ ہم یہ فصل زبردستی میں ہیں۔ جب ان کا شکر ^{disperse} ہوئا اور اب صرف چھ آدمی نہیں۔ تو آن کے آدمیوں نے کہا کہ ہم ان چھ آدمیوں کو over power کر سکتے تھے اور اونے جعل کیا آن آدمیوں نے سیلف ڈیفنشن میں اتنا کیا کہ اپنی جان بچائی۔ دہلی سے ہب بھاگے ہیں۔ فائز کرتے گئے۔ اور اس طرح ایک آدمی کو گھبٹ لگ گیا ہے۔ جس کا نام تھا یہ کرم داد ہے۔ پندرہ میل پر جا کر ان یویز دالوں اور نظمی نے پناہ دی۔ اور اُس کے بعد جو آدمی جو آئے ہیں۔ نسبتیہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کی پوزیشن میں جلتے نہیں تھے تھے وہ سادہ سکنی لوٹ کر لے گئے۔ اب کوئی بھی آدمی کی بھی گورنمنٹ میں خواہ دہ عبد العمر کی گورنمنٹ کیوں نہ ہو۔ الگ اس طرح قانون کو اپنے ہاتھ میں لے، تو کیا اُس کی اہمیت دی جاسکتی ہے؟

اُس نے صرف ایک من گھر تکہا لی تو گوں کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے، ایسا دعا نہیں ہو سکتا۔ خالص عاب نے چلنے پڑتے باعثہ لئنگن کو آرسی کیا۔ حالی مثال دی، کہ جناب میں وہاں کامنٹب ملائی ہوں۔ اما۔ اور جو جملائے والا نے کی باتیں کی ہیں سادہ ہیں کی کوشش کی appreaciate ہی۔ نہیں کرتا ہوں۔ جس آدمی نے بھا آپ کی ہمیپ جلوٹ کی کوشش کی حقی۔ سیسل لو اپ نے خود ڈالا تھا۔ ترقی صرف انسان سے کہ اس نے آپ کی ہمیپ جلوٹ کی دھمکی دی تھی۔ آپ نے کہا مجھے دوٹ دو، درست میں خود پانے پر تسلیم ڈال کر اپنے آپ کو جلاوں گا۔ (ایلان میں تھہرہ)

دیے سڑا نیٹس کے بارے میں خان عاصم نے کہا ہے۔ کہ پولیس میں حمد لیں۔ یہ مرد اپنی رائے ہے کہ طلباء کو سیاست میں حصہ لینے کا ایسا ہی حق پہنچا ہے۔ جیسا کہ جو کو اور آپ کو پہنچا ہے۔ ان فوجوں نے آئندہ چل کر اس طبق کو چلانا ہے۔ سارے کے ساتھ بالمعنی ہیں۔ ہم ان کی راہ میں صرف اپنی ہولت کے لئے رکاوٹ ڈالنے ہیں چل ہے ہیں۔ یہ حق میں مخالف ہیں۔ ہم بھوکوں کو نہیں دیتا ہوں۔ جو ہمارے حق ہیں ہیں۔ بلکہ ان بھوکوں کا بھی وہی حق ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ یہ حق میں سب کو دیتا ہوں۔ کم از کم آپ اچھی باتوں پر اعتراض نہ کیا کریں۔ اور بھی بہت سی چیزوں ہیں۔ جن پر آپ اعتراض کر سکتے ہیں۔

خان جمال خدا ان اچکزی :— بھوکوں کا پولیس میں بھر لینا یہ سدھے خیال میں اچھی بات نہیں ہے۔

فت ام الیوان :- میں نے ان کو econdamn کہا ہے۔ کہ بلوچستان کی کالاؤ شاہزادہ ہیں ہے۔ کہ آپ پہاں گاؤٹ لہ بیانیں۔ اور اسٹریٹ ذلی نچے لا کر بارے جانے کریں۔ جن کو کچھ پڑھنا نہیں آتا۔ اور جن سے اس صوبے کو کوئی فیض نہ ہے۔ یہ باتیں تو آپ کو تو ہیں ہوتیں۔ جیسی یہ قوائے کی پرانی عادت ہے۔ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جس کی بیشکایت کر دیں۔

مسٹر اسپریکر۔ سوال ہے گلدارہ بخ کئے۔

فائدہ ملیوان ہے اچا جواب ؟

With these words sir, I had to say a lot and Mr. Peracha should be thankful to the time.....

I oppose this motion

مسٹر اسپریکر۔ اب سوال یہ ہے کہ ۲۱.۱، ۵۹، ۳۴، ۱۰۶ پے کے کم مطابق نزد
بندہ م ۲۵ عام قائم و نتیجے میں بحث ۲۱.۱، ۵۹، ۳۴، ۱۰۶ را دیے کی خفیہ کی جائے
جو اس تخفیف کے حق میں ہوں دہ "ہاں" کہیں اور بخلاف اس ہوں دہ "نہ" کہیں۔
تخفیف مسترد کر دیا گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۱۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک دسمبر ۲۱.۱، ۵۹، ۳۴، ۱۰۶ پے سے مبنادہ
نہ ہو۔ تو روز کو ان اخراجات کی کفارت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مال سال مختصرہ ۲۱.۱، ۵۹، ۳۴، ۱۰۶
کے لئے کوئی دفعہ کے حق میں ہوں دہ "ہاں" کہیں اور بخلاف اس ہوں دہ "نہ" کہیں۔
مسئلہ نمبر ۱۱ منظور ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۲۔ سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۱.۱، ۵۹، ۳۴، ۱۰۶ پے
سے بی او زمہ ہو۔ تو روز کو ان اخراجات کی کفارت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مال سال
مختصرہ ۲۱.۱، ۵۹، ۳۴، ۱۰۶ کے دران بندہ م ۲۷ عبدالحق قاسم برداشت کرنے پڑیں
گے۔

جو اس مطابق کے حق میں ہوں وہ "ہاں" کہیں اور جو نمائنگ ہوں وہ "نہ" کہیں۔
کوئی اپوزیشن ہنسیں مطابق بہ منظور ہو گیا۔

مطابق نمبر ۱۲۔ سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۷۰۰۰۶۵۹۶۳ سے تجاوز نہ ہو گورنر کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے جوں ^{۱۹۸۵} کے دریافت
بسلدہ مد ۳۸۔ قید خانہ جات اور آبادگاری بسرا یاں نگان "برداشت کرنے پڑیں گے
جو اس مطابق کے حق میں ہوں وہ "ہاں" کہیں اور جو نمائنگ ہوں وہ "نہ" کہیں،
مل بہ منظور ہو گیا۔

مطابق نمبر ۱۳۔ سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۷۰۰۰۶۵۹۶۳ سے
تجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال ختم ہے
جوں ^{۱۹۸۴} کے دریافت بسلدہ مد ۴۹۔ پولیس برداشت کرنے پڑیں گے جو اس مطابق کے حق میں ہوں۔ وہ "ہاں" کہیں اور جو نمائنگ ہوں وہ "نہ" کہیں۔
کوئی اپوزیشن ہنسیں مطابق بہ منظور ہو گیا۔

مطابق نمبر ۱۴۔ سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۷۰۰۰۶۵۹۶۳ سے تجاوز نہ ہو گورنر
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال ختم ہے جوں ^{۱۹۸۵} کے دریافت
بسلدہ مد ۴۹۔ شبہ جات سائنسی برداشت کرنے پڑیں گے۔
کوئی نمائنگ ہنسیں مطابق بہ منظور ہو گیا۔

مطابق نمبر ۱۵۔ سوال یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو ۰۷۰۰۰۶۵۹۶۳ سے
تباہ نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال ختم ہے جوں
^{۱۹۸۵} کے دریافت بسلدہ مد ۴۷۔ فلسفی برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مٹا بے منظور ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۴ :- سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۳۰/- دوسرے سال تکارز نہ ہو گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ہو ماں سال مختصر ۲۶ جون ۱۹۶۸ء کے دروان بسلد مدد ۲۸ - الف شعبہ اسے صحت " برداشت کرنے پڑیں گے۔ بہ اس مٹا بے کے حق میں ہوں وہ ہاں " کہیں اور مخالف " نہ " کہیں۔ مٹا بے منظور ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۵ :- سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۰۰۰/- دوسرے سال تکارز نہ ہو گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو ماں سال مختصر ۲۶ جون ۱۹۶۸ء کے دروان بسلد مدد ۲۹ - صحت عامہ " برداشت کرنے پڑیں گے۔ کوئی مخالفت نہیں مٹا بے منظور ہو گی۔

مسئلہ نمبر ۱۶ :- سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۰۰۰/- دوسرے سال تکارز نہ ہو گورنر کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو ماں سال مختصر ۲۶ جون ۱۹۶۸ء کے دروان مدد " زراعت " برداشت کرنے پڑیں گے۔ کوئی مخالفت نہیں مٹا بے منظور ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۷ :- سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۹۰/- دوسرے سال تکارز نہ ہو، گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے مٹا کی جائے ۔ جو ماں سال مختصر ۲۶ جون ۱۹۶۸ء کے دروان بسلد مدد " ۳۹۰/- بی، ہائی گیری " برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مٹا بے منظور ہو گیا۔

مطالب نمبر ۲۰: اس سوال یہ ہے۔ کہ ایک رسم بر۔ / - ۲۲، ۲۳، ۱۹۶۷ روپے سے بجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے معطی کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۱۹۶۷ء کے دوران بسٹد مڈ "۱۳" تکہ ملارچ جیوانات "برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں۔ مطالبہ منظور ہو گیا۔

مطالب نمبر ۲۱: اس سوال یہ ہے کہ ایک رسم بر۔ / - ۹۶، ۹۷، ۲۰۰۰ روپے سے بجاوز نہ ہو گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۱۹۶۷ء کے دوران بسٹد مڈ "۲۳" امداد یا ہمیٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔ کوئی مخالفت نہیں مطالبہ منظور ہو گیا۔

مطالب نمبر ۲۲: اس سوال یہ ہے کہ ایک رسم بر۔ / - ۵۲۰، ۸۳۹، ۱۹۶۷ کے نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۱۹۶۷ء کے دوران بسٹد مڈ "۲۳" مصنف دھرفت "برداشت" کرنے پڑیں گے۔ کوئی مخالفت نہیں۔ مطالبہ منظور ہو گی۔

مطالب نمبر ۲۳: اس سوال یہ ہے کہ ایک رسم بر۔ / - ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۱۹۶۷ روپے سے بجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۱۹۶۷ء کے دوران بسٹد مڈ "۲۴" مصنف تک تکہ جیات "برداشت" کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مطالبہ منظور ہو گیا۔

مطابق نمبر ۲۷:- سوال یہ ہے کہ ایک دسمبر ۱۹۰۱ء، ۱۳۰، ۸۸، ۰۰، ۰۰ روپے سے تجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال خستہ بہر ہونے والے ۱۹۰۱ء کے دوران بسٹلڈ میں "۵۰ سویں درکش اخراجات عسد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گی۔

مطابق نمبر ۲۵:- سوال یہ ہے کہ ایک دسمبر ۱۹۰۰ء، ۱۳۰، ۸۸، ۰۰ روپے سے تجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال خستہ بہر ہونے والے ۱۹۰۱ء کے دوران بسٹلڈ میں "۵۰ سویں درکش اخراجات عسد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گی۔

مطابق نمبر ۲۶:- سوال یہ ہے کہ ایک دسمبر ۱۹۰۱ء، ۱۳۰، ۸۸، ۰۰ روپے سے تجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال خستہ بہر ہونے والے ۱۹۰۱ء کے دوران بسٹلڈ میں "۵۰ ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں۔ مطابق منظور ہو گی۔

مطابق نمبر ۲۹:- سوال یہ ہے کہ ایک دسمبر ۱۹۰۱ء، ۱۳۰، ۸۸، ۰۰ روپے سے تجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال خستہ بہر ہونے والے ۱۹۰۱ء کے دوران بسٹلڈ میں "۵۰ ریلیف منٹ لاوسنر دپشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گیا۔

مطلبہ نمبر ۳۱ - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰-۲۴۰، ۹۶، ۳۴۰/۱۱ سے بجاوز نہ ہو گزر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو بالا سال خسر ۰-۷۰ جون ۱۹۶۳ء کے دوران میں "۵۵ اسٹیشنری اور پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گیا۔

مطلبہ نمبر ۳۲ - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰-۱۶۰، ۵۵، ۱۸۲، ۱۱ سے بجاوز نہ ہو گزر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو بالا سال خستہ ۰-۵۷ جون ۱۹۶۳ء کے دوران بدلہ میں "۵۵ مconfidential" برداشت کرنے پڑیں گے۔

کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گیا۔

مطلبہ نمبر ۳۳ - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰-۰۰۰، ۵۰، ۰۰ پرے سے بجاوز نہ ہو۔ گزر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو بالا سال خستہ ۰-۲۷ جون ۱۹۶۳ء کے دوران بدلہ میں "۵۵ سعاد مدن پیش ہا" برداشت کرنے پڑیں گے۔
کوئی مخالفت نہیں۔ مطابق منظور ہو گیا۔

مطلبہ نمبر ۳۴ - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰-۰-۰-۱۲، ۱۲، ۰-۰-۰-۱۲ سے بجاوز نہ ہو۔ گزر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو بالا سال خستہ ۰-۲۷ جون ۱۹۶۳ء کے دوران بدلہ میں "۸۵" سے سرکاری تجارت کی صورتی ایک جوں

پر صرف سرباہی ۶۰ بروادشت کرنے پڑیں گے۔
کوئی مخالفت، نہیں مطابق منظور ہو گیا۔

مطالبہ ۳۵ سے: - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۹،۲۹۷ روپے سے
تعداد نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مال
سال نئتھے ۲۰ جون ۱۹۴۷ء کا کے دران بسلد م ۳۳۰ بی ترقیات بروادشت
کرنے پڑیں گے۔
کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گیا۔

مطالبہ ۳۶ سے: - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۰/۰۰۰ دسم ۳۸۸ روپے
سے تعداد نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مال سال نئتھے
۲۰ جون ۱۹۴۷ء کے دران بسلد م ۴۰ تعمیرات آپاشی کے کام بروادشت کرنے
پڑیں گے۔
کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گیا۔

مطالبہ ۳۷ سے: - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۰/۰۰ دسم ۴۶۰ روپے
سے تعداد نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مال سال
نئتھے ۲۰ جون ۱۹۴۷ء کے دران بسلد م ۴۰ صرف سرباہی برائے صحت عادۃ
بروادشت کرنے پڑیں گے۔
کوئی مخالفت نہیں مطابق منظور ہو گی۔

مطالبہ ۳۸ سے: - سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۰/۰۰ دسم ۵۸۸ روپے
سے تعداد نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مال سال

خشتہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۷ء کے دوران پسلدہ دا“، حروف سراجیہ بنا کے اسکیم نزدی
تریات و تحقیقات“ برداشت کر لے پڑیں گے۔
کوئی عالف نہیں مطالبہ منظور ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۹ ۸۔ سوال یہ ہے کہ ایک دستم پر ۷۰،۰۰۰ و ۲،۵۲،۷۰۰ روپے سے تجاوز نہ ہو۔ کورٹ کو ان اخراجات کی کافیت کے لئے عقلاً عقلاً بانٹا جائے۔ مالی سال ختم ہوتے ۲۰ جون ۱۹۶۳ء کے دورانی میں بلند تر ہے۔ ۸۔ اسے سرو زیر حساب سماحتی تحریکات ہے بنا شد کرنے پڑے گے۔ کوئی خلافت ہمیں مطابق مظہور ہو گی۔

مُطْكَ كَ الْبَقِيرَةِ ۚ - حال یہ ہے کہ ایک دشمن کو ۲۰,۰۰۰ روپے
رہ پے سے تجاوز نہ ہو۔ گورنر کو ان اخراجات کی کثیر مدت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی
مال قرضت، ہمارا ہے کوئی خلاف کرنے کے دروازے بستھے ہیں۔ اس سے یہ حساب یا بابت سول روپیہ
برداشت کرنے پڑیں گے۔
کوئی خلافت نہیں۔ مٹک ال بقیر کو چوہا گی۔

مطہر الجنگلہ را سال یہ ہے کہ ایک قسم ۷۰۰، ۸۰۰، ۹۰۰ میلیون روپیے
سے بیچ دیتے ہو۔ گورنر کو ان اختیارات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جنمیں سال
خستہ ہر جن ^{۲۰۱۶} کا میج کے دوران پہلے مقرر ہو چاہیں گے۔ اذ
صوبائی حکومت برداشت کرنے پڑی گئے۔
کوئی مخالفت نہیں مطہر الجنگلہ تھوڑی تھی۔

تمام مطابات زراس الیان نے پاس کر دیکھیں ۔

اب اس ہاؤس کو کلی صورت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(«بچ کرہ» منٹ پر الیان کی کارروائی درستے دیں

نک کے لئے محتوی ہو گئی ।